وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا

کتاب مستطاب

مکتوبات

امام العارفین قدوۃ الواصلین شہباز بلند پرواز لامکان غواص بحر لاتناہی عشق و عرفان قطب الاقطاب فرد الاحباب جعفر ثانی حضرت خواجہ

صدر الدین ابو الفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی

قدس اللہ سرہ العزیز

بہ حسن توجہ

جناب معلی القاب نواب محمد امیر علی خان بہادر دام اقبالہم ایم ایچ سی ایس

صوبہ دار (کمشنر) صوبہ گلبرگہ شریف و ناظم جاگیرات صدر نشین مجلس انتظامی کتبخانہ ادارہ روضتین

و بہ تصحیح و اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ایم اے سی ایس

ناظم تعمیرات (وظیفہ یاب) سررشتہ تعمیرات سرکار عالی

در عہد آفرین برقی پریس حیدرآباد دکن طبع شد

شوال المکرم سنہ ۱۳۶۲ھ

وبسلسلۂ برکات عہد عثمانی خلدہ اللہ تبارک تعالی شایع شد
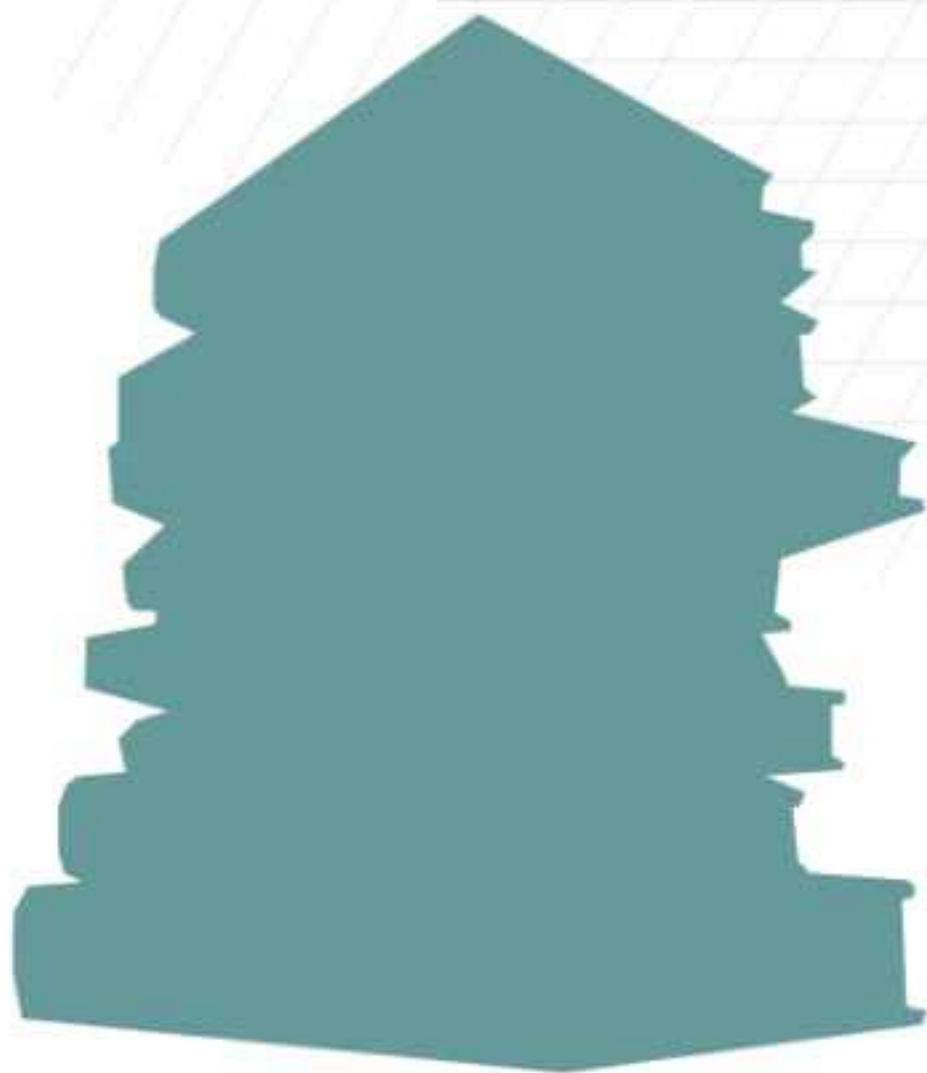
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الواحد الاحد الذی خلق اللوح والقلم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الاکرم الذی اوتی جوامع الکلم وعلی آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین الذین انفجرت من ذواتھم القدسیہ عیون العلوم والحکم۔

حضرت سلطان العارفین مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز کے **مکتوبات** کا یہ مجموعہ بحمد اللہ طبع ہوا اور اہل ذوق کے استفادہ کے لئے شایع کیا جاتا ہے۔ ان مکتوبات کے جامع مولانا رکن الدین ابو الفتح علاء قریشی فرزند ارجمند حضرت شیخ علاء الدین گوالیری قدس سرہما ہیں۔ امیر تیمور نے جب دہلی پر حملہ کیا اس واقعہ سے تقریباً ایک ماہ پیشتر حضرت مخدوم بندہ نواز نے ۷ ربیع الثانی ۸۰۱ھ کو دہلی چھوڑی اور ۲۲ ماہ مذکور کو گوالیر داخل ہوئے۔ شیخ علاء الدین گوالیری کو جو دس سال پیشتر مرید ہو چکے تھے۔ حضرت مخدوم نے اطلاع کر دی تھی (مکتوب سیزدہم صفحہ ۳۴)۔ گوالیر پہنچ کر انہیں کے مکان میں مقیم ہوئے اور ۱۷ جمادی الثانی ۸۰۱ھ کو وہاں سے گجرات کی جانب روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل شیخ علاء الدین گوالیری کو منصب خلافت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت مخدوم کے مریدوں میں یہ پہلے بزرگ ہیں جنھیں خلافت دی گئی۔ اس وقت تک اپنے فرزندوں میں سے بھی کسی کو اونھوں نے خلافت نہیں دی تھی۔ مولانا رکن الدین ابو الفتح علاء قریشی اس وقت سے دو سال پیشتر حضرت مخدوم سے بیعت کر چکے تھے۔ اور

چند سال کے بعد خلافت سے بھی مشرف ہوئے۔ حضرت علاءالدین گوالیر چھوڑ کر کالپی چلے آئے اون کے ہمراہ مولانا رکن الدین ابوالفتح بھی مع اہل وعیال کالپی آئے اور یہاں متوطن ہوگئے۔ ان دونوں بزرگوں کے مزار کالپی میں ہیں اور ان کو بجائے گوالیری کے کالپوی لکھتے آئے ہیں۔

شیخ رکن الدین حضرت مخدوم کے زمانۂ حیات میں گلبرگہ آچکے تھے۔ اون کے رحلت کے چند سال بعد پھر آئے اور چندے قیام کرکے اور پیر کے مزار کی زیارت سے مشرف ہوکر بیدر گئے۔ بیدر اس وقت سلاطین بہمنیہ کا دارالسلطنت ہوچکا تھا۔ یہاں بھی چندے قیام کرکے حجاز گئے اور حج وزیارت سے مشرف ہوکر وطن واپس آئے۔ حضرت مخدوم کے مکاتیب جو اونھوں نے شیخ علاءالدین اور مولانا رکن الدین ابوالفتح کو لکھے تھے ان کے پاس موجود تھے۔ بیدر میں ایک دوست سے اور بھی بہت سے مکاتیب ان کو ملے اور زیادہ تر اونہیں کے اصرار پر حج سے واپس آنے کے بعد ۸۵۲ھ میں ان کو جمع کرکے کتاب کی شکل میں مرتب کیا۔

اس مجموعہ میں حضرت مخدوم کے چھیاسٹھ ۶۶ مکتوبات ہیں۔ ان میں ایک مکتوب (مکتوب نمبر ۳۹) سلطان فیروز بہمنی بادشاہ گلبرگہ کے نام اور ایک (مکتوب ۶۶) حضرت مسعود بک چشتی رحمت اللہ علیہ کے نام ہے۔ بقیہ سب مکاتیب مریدوں اور خلفا کو لکھے گئے تھے ان کے علاوہ مولانا رکن الدین ابوالفتح نے حضرت مخدوم کے بڑے فرزند سید محمد اکبر حسینی کے سات مکتوب اور ان کے فرزند اصغر حضرت سید محمد اصغر حسینی کے چار مکتوب اور قاضی سراج الدین مرید حضرت مخدوم کا ایک مکتوب بھی شریک کیا ہے۔ ان میں دو مکتوب انہیں کے نام کے ہیں اور بقیہ دس مکتوب ان کے والد حضرت علاءالدین کالپوی کے نام کے ہیں۔ آخر کتاب میں تین خلافت ناموں کی نقلیں بھی شریک کی گئی ہیں۔ ایک خلافت نامہ حضرت شیخ علاءالدین کو اور دوسرا

حضرت رکن الدین ابوالفتح کو دیا گیا تھا اور تیسرا عام خلافت نامہ جو حضرت مخدوم نے
لکھوا کر محفوظ رکھا تھا جب کسی مرید کو خلافت دیتے اوس کی نقل کروا کر اون کا نام لکھکر
اونہیں دیدیتے ۔

حضرت مسعود بکؒ جن کے نام کا ایک مکتوب اس مجموعہ میں ہے چشتیہ طریقہ
میں نہایت ہی ممتاز بزرگ تھے ۔ سلطان فیروز تغلق کے وہ قرابت دار تھے ۔ امیری
چھوڑ کر فقیری اختیار کی اور شیخ رکن الدین بن شیخ شہاب الدین امام قدس سرہما کے ہاتھ پر
بیعت کی اور خلافت سے سرفراز ہوئے ۔ یہ دونوں بزرگ حضرت محبوب الٰہی نظام الدین
اولیا کے مرید اور خلیفہ تھے ۔ حضرت مسعود بکؒ خواجہ بندہ نوازؒ کے ہمعصر تھے
حضرت خواجہ کی سکونت پرانی دہلی میں تھی جو اب قصبہ مہرولی کے نام سے مشہور ہے
اور حضرت مسعود بکؒ اس کے قریب کے ایک قریہ میں رہتے تھے جس کا نام
لاڈو سرائے ہے اور وہیں ان کا مزار ہے ۔ حضرت سید محمد حنیف جو سید السادات
کے لقب سے مشہور ہیں اور جن کا مزار بیدر سے ایک میل شمال مغرب جانب ہے ۔
حضرت مسعود بکؒ کے مرید اور خلیفہ تھے ۔

حضرت مخدومؒ کی دوسری تمام تصنیفوں کی طرح ان مکتوبات کا مجموعہ بھی نہایت
ہی کمیاب ہے ۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد میں ۱۲۱۵ھ کا لکھا ہوا ایک نسخہ (۱۶۳۰
تصوف فارسی) موجود ہے ۔ نواب معشوق یار جنگ بہادر کو رائچور میں ایک نسخہ بہت خراب
ملا تھا جس سے انھوں نے نقل لی تھی اور گلبرگہ شریف کے کتب خانہ روضتیں میں داخل کر دیا
تھا ۔ بے حد جستجو کے بعد مجھے کسی تیسرے نسخہ کا پتہ نہیں مل سکا ۔ یہ دونوں نسخہ بہت
غلط لکھے ہوئے ہیں بریں ہم ان کے باہم مقابلے سے جس قدر ممکن ہو سکا تصحیح کی گئی ۔
کتب خانہ آصفیہ کے نسخہ میں صرف اکسٹھہ مکتوب ہیں ۔ اس لئے اون کے بعد کے
مکتوبوں کا کسی دوسری کتاب سے مقابلہ ممکن نہ ہوا ۔ سیر محمدی میں تینوں خلافت نامے

مندرج ہیں۔ ان کی تصحیح اس کتاب سے مقابلہ کرکے کی گئی۔ نہایت افسوس ہے کہ کسی تیسرے نسخہ کے نہ ملنے کے باعث خاطرخواہ تصحیح نہ ہوسکی اور جا بجا الفاظ اور جملے مشکوک رہ گئے۔ ایسے اکثر مقامات پر استفہام (؟) کی علامت لکھدی گئی ہے۔

شرح رسالہ قشیریہ اور جواہر العشاق کی طرح یہ کتاب بھی ہمارے محترم کرم فرما جناب **نواب محمد امیر علی خاں بہادر** دام اقبالہم صوبہ دار صوبۂ گلبرگہ و ناظم جاگیرات "روضتین" کی حسن توجہ اور اون کی سرپرستی میں منجانب کتب خانہ روضتین طبع ہوئی اور اہل ذوق کے استفادہ کے لئے شائع ہورہی ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ اون کو دارین میں جزائے خیر دے۔

حضرت خواجہ بندہ نوازؒ نہایت کثیر التصانیف بزرگ تھے اون کی تصنیفات کا زمانہ تقریباً ۸۰۰ھ اور ۸۲۵ھ کے درمیان کا ہے ان کی جلالت شان کے باوجود بہتری تصنیفیں زمانہ دراز سے مفقود ہیں اور نہایت جستجو اور تگ و دو کے بعد جو دستیاب ہوسکیں اون میں بھی اکثر کے دو نسخوں سے زیادہ کا کہیں پتہ نہیں ملا یہ برکت و سعادت خداوند تبارک و تعالیٰ نے ہمارے آقائے ولی نعمت ظل اللہ فی الارض سلطان العلوم

اعلیحضرت آصف جاہ سابع اطال اللہ عمرہم و دام اللہ ملکہم و دولتہم کے نہایت مبارک عہد ابد مدت کے لئے ہی مخصوص فرمائی کہ اب چھ سو سال کے بعد وہ کتابیں جو مفقود تھیں طبع ہوکر منظر عام پر آرہی ہیں اور اہل دل اور ارباب ذوق کے استفادہ کے لئے شائع ہوتی جارہی ہیں۔ آقائے ولی نعمت اور شاہزادہ گان بلند اقبال کیلئے بارگاہ رب العزت مجیب الدعوات میں صمیم قلب سے نہایت عجز و الحاج کے ساتھ میری وہی دعائیں ہیں جو حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز قدس سرہ نے سلطان فیروز بہمنی کے لئے کی تھیں (مکتوب ۱۳۹)۔ حق سبحانہ و تعالیٰ شرف قبولیت سے

ممتاز فرمادے بحرمت النبی و آلہ الامجاد۔

اس کے بعد کے صفحوں میں مکتوبات کی فہرست دی گئی ہے۔

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؎

مکتوبات حضرت خواجہ گیسو دراز کا ایک خطی نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال میں موجود ہے۔ بحوالہ "مسلمان مجددوں کی تحریکیں" ص ۵۲ مولفہ ڈاکٹر سید اطہر عباس رضوی مطبوعہ آگرہ یونیورسٹی ۱۹۶۵ء

درّہ
محمد اسلم مجددی
۲۱ جنوری ۱۹۷۲ء
لاہور

خاکسار

سید عطا حسین

مکتوبات کا ایک اور خطی نسخہ مکتوبہ ۲۰ شوال ۱۰۳۶ھ

حیدر آباد دکن
شوال المکرم ۱۳۶۲ھ

ذریعہ ۹ : ۹۳۷ فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی ۱۲۷۷ ملک ۱/۹۳۷ ایران میں موجود ہے۔ بحوالہ محمد تقی: "دبیری و نویسندگی" مجلہ ہنر و مردم شمارہ ۱۰۰ تیر ۱۹۷۱ء۔ درّہ محمد اسلم مجددی
۲۶ اگست ۱۹۷۲ء

فہرست

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہٗ

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہٗ

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہ

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہ

(ج) مکتوبات مخدوم زادگان منجانب مخدوم زادہ بزرگ

وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا

مکتوبات

امام العارفین قدوۃ الواصلین شہباز بلند پرواز لامکان
غواص بحر لا تناہی عشق و عرفان قطب الاقطاب فرد الاحباب
جعفر ثانی حضرت خواجہ

صدر الدین ابو الفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی

قدس سرہ العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد و ثنائے بے عدد مر خداوندے را کہ مراسلات کلام مجید و مکاتبات سور فرقان حمید
بر ذات حمیدہ و دوست برگزیدہ خود در بست و سہ سال نجماً نجماً بفرستادہ و در دل
محبان خود از آن حظے وافر و ذوقے متوافر نہادہ و تحف صلوات و طرفہ تحیات بر روح مطہر
ن متواتر
و قالب معطر آن عنوان صحیفۂ سعادت و دیباچۂ نمیقۂ ہدایت قدوہ اہل صفا حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بر یاران و پیروان او کہ دفاتر علم و عرفان و مولود کشف و
ایقان بودند صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین ۔ اما بعد می گوید فقیر حقیر محب ارباب تصوف و
درویشی ابو الفتح علاء قریشی کہ کمترین مسترشدان و واپسترین مریدان و مجاوران قطب العارفین
مقتدی الواصلین سر حلقۂ عاشقان سر افراز ولی اکبر سید محمد حسینی الملقب بہ گیسو دراز
المخاطب بالصادق من اللہ الجواد علی القطب الشیخ نور الدین پاے زادہمت برکاتہما چوں
فقیر بہ نیت زیارت کعبۂ معظم و زیارت روضۂ پیغمبر زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً از محمد آباد
عرف کالپی بیرون آمد و زیارت شیخ خود در گلبرگہ حاصل کرد و رخت در دار الملک بیدر
فرود آورد یارے عزیز از اہل آن دیار چند مکتوب حضرت مخدوم برین فقیر آورد و این
فقیر را باعث شد مکتوبات دیگر کہ بجانب این فقیر و والد این فقیر خدمت شیخ علاء الدین
کالپوی کہ پیش از ہمہ خلفا بشرف خلافت مشرف شدہ بودند و دیگر یاران و بعضے خلافت

نامہائے مخدوم و بعضے مکتوب مخدوم زادگاں جمع کنند ۔ تا طالبانِ
حق را در کار سلوک ممد و معین باشد ۔ و بواطن ایشاں موجب مزید
ذوق و شوق گردد بعد مراجعت از زیارت حرمین رزقنا اللہ العود الیہما در سنہ اثنی و خمسین
و ثمانمائہ ہم در ذیل آن مکتوبات دیگر الحاق کردہ شد حق تعالیٰ خوانندگاں را و شنوندگان را
موجب مزید حال و حسن عاقبت در مآل گرداند و این فقیر را از آنچہ در طی ایں مکتوبات مندرج
است و مقصود حضرت شیخ ماست بحظے کامل و نصیبے شامل محظوظ گرداند بمنہ و کمال کرمہ۔

مکتوب اول

بجانب بعضے مریدان و معتقدان

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علیٰ کل حال والصلوات علیٰ
رسولہ بالغدو والآصال تسلیمات سنیات و تحف تحیات بنعت تقدیم کہ
از مراسم دین داراں و مواجب اہل اسلام است اصحاب ارادت و ارباب سعادت
محقق دانند کہ اہم المہمات و اعز الطلبات با ہمہ عفت و عافیت بحسن العاقبت است
اللہم اختم امورنا باحسن الخاتم بحق خاتم الانبیا و اہل بیت الاصفیاء و ہر کجے
حسن عاقبت او بحسب حال و مقام و قدر روزگار او شمارند عوام علما چوں از شرک برہند
و از دائرہ کفر جلی خارج گردند تا آخر الانفاس بدیں اختصاص جان برسول رب الجنت والناس
سپارند ہمہ گویند عاقبت ایشاں مقرون بخیریت شد و امید از آسایش و آسودگی بہشت
کہ باجماع کبار دار القرار است گشت الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن و درد
روزگار او باشد و اہل طلب ارادت را بہترین احوال و شریف ترین آمال عند سادات الکمال
بدین انحصار قرار گرفتہ است ہر روزے و شبے و ہر دمے و طلبے از دریائے شوق موج باوج
رسد و ہر نفسے آشنائی بسوزے و اندوہے گرہ ابد آیسے ۔ بلیت

ن حسن

؟ رب الجن والناس
رب الجنۃ والنار

ن رسانند

مجنون عشق را دگر امروز حالتست ‌‌‌‌ کاسلام دین لیلی و دیگر ضلالتست

دانستہ اند و نیکوتر شناختہ اند۔ مصرع

جز یاد دوست ہرچہ کنی عمر ضائع است

ایشاں نگویند اگر محبوب بحسب حال مطلوب در بر باشد زہے دولت وزہے لذت وزہے کرمت وزہے عزت ورنہ سر بر در باہمہ درد و ذلت خواہند در بر باشند واگر روزگار قلب بازو بارے بر در رسد اما اینکہ نہ بر در باشند و نہ در بر معاذ اللّٰہ بہ بلائے اسیر گشتہ بوندکہ بار آنرا سماوات سبع و ارضین بسیر برون نتوانند و حال آن نتوانند گشت رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا از جملہ خواہان ایشاں باشد اگر درد در دل ایشاں اندکے می گذرد مضطلم شود خویشتن را از جملہ کافراں وجہنمیاں داند سید الفقرا میدانی کرا نامند عمر درازے ہمتے بلندے جز او را نخواست و جز ید و نہ پرداخت شررے ازاں در بروے کشادہ کردند و فرجۂ دراند نیافت وروے فتح بابی ندید با این ہمہ شہباز سرافراز باصد ہزار ناز و نیاز سر از آشیانش برند اشتہ می گوید۔ بیت

من نہ آنم کہ دل از یار خویش برگیرم ‌‌‌‌ ؎ ‌‌‌‌ وگر ملول شوی دلبرے دگر گیرم

والتفات ہائے بقبولی و وصولی ندارد بلکہ میگوید۔ بیت

کفر کافر را و دین دیندار را ‌‌‌‌ ؎ ‌‌‌‌ ذرۂ دردت دل عطار را

ایں جوانمرد بدرد و سوز آن ذوق و لذت دارد چہ دانم کہ واجد واصل را ہست یانے۔ بیت

ذرۂ دردے بود در دل ترا ‌‌‌‌ ؎ ‌‌‌‌ بہتر از ہر دو جہاں حاصل ترا

اے عزیز طلب آن شئے نیست کہ طالب ہرگز بزیاں افتد خسران و خسارت ازاں مرحلہ رخت بربستہ اند ہمیں طالب حجر و ربحے رائج و فضلے راج وار دایں تجارتے ست

ن من ندام
ن صاحب ا

هرچند زبان بیشتر بندید سودمندتر گردد گفتار دوستان است۔ رباعی۔

با دل گفتم مرا ببر بر در او — کو محتشمست و من ندارم سر او
دل گفت که این حدیث بیهوده مگو — یا در بر او کشند یا بر در او

هیهات هیهات با تو چه گویم وصل وهم و خیال ست درد و اندوه و فراق و ثبوت المحال است لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کجا افتاده ام المقصود حسن عاقبت اهل درد و طلب آن ست که جان بجانان سپرند در حالتے که دریائے شوق در شورش و شور خویش باشد و او را بزور خویش در غطے و غوط انداخته باشد و او دران حالت دست و پاے میزند و باضطراب تمام دلش همبدان داده جان را بسلامت از هوائی و نوائی داشته بدست دوست سپارد اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ همین نعمت را خواسته است و هم برین عزت پرداخته است و بحق حقیقت اهل تحقیق برانواع و اصناف باشد مردے که ایشان را اگر از ایشان به پرسند از نیک و بد از دنیا و آخرت از دوزخ و بهشت از معراج و از عاج از ارتقا و استوا و از کشف ارواح و اشباح از منکر و نکیر از نعم و تحریم از تحقیر و تعظیم از تجلی و کشف و کرامت و زیادت و نقصان و رد و قبول و فوت و حصول و حرمان و وصول از طاعت و معصیت از عبادت و ملالت سوال بکنند آنجا ایشان همچنین فرمایند۔ ابیات

آنجا که منم نه لاست نے جائے نعم — زیرا که همه یکیست نه فزونست نه کم
بیزارم از وصال و از هجران هم — بیکارم از وجود و لذات و الم
نے حال بماند و وقت نے ذوق نعم — نے ماندم و من نه او همه گشت عدم

این بزرگوار فانی فِی الْوَاحِدِ الْقَهَّار است اگر او را تو در شانے شیئے بینی تحقیق دانی این قدر بر گفت من تقلید کنی که توئی در میان نیست این شیخ فانی بحق معنی باقی است من الازل الی الابد ماموں فی امان الاحد او قرار اصل است امر خود را

خوند کار است کار او بیرون ہر کار است او را مادر و پدر نزادہ است او یکے ازاں افراد است
وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ حکایت ہم ازاں مجاز است
طائفہ طبقہ چنیں ہم باشند کہ در انواع تجلیات مبتلا اند تجلیات قہر ہست تجلیات جلال است
تجلیات لطف تجلیات جمال است ہر چہ بعزت و عظمت و ہیبت و کبریا و رفعت کشد
ایں را صفت جلال نامند و ہر چہ قیاولت مکروہات شرعی کنند و صورت خسیسہ چناں کہ
ستور و خر و غیر آں و موذیہ چناں کہ مار و کژدم و شیر و گرگ و غیر آں و ایں را نعت قہر نامند
اما لطف و جمال ہر چہ بالقا و ایصال راحت است و اثبات کرامت ایں را لطف نامند
و ہر چہ از ملاح و حسان باشد و از دلال غنج بود و از کرشمہ و ناز اشارت برود و غیر آں ایں را
تجلی جمال خوانند اگر چہ قہر و جلال اخویں اند لطف و جمال اختاں تواماں باشند تحقیق خود
ایں است جلال در جمال مندرج است و جمال در جلال مندمج حسن عاقبت ایں خدا است
جز ایں نباشد کہ مختتم بر تجلی جمال می باشد بہ حسے کہ مقصود و مطلوب او بود امیر المومنین
حسن علیہ السلام در آخر وقت می گریست پرسیدند فرمود اقدام علی سید لم اراہ
تجلی جدید یاست تا بکدام صفت باشد عظیم خوف است ایں آں تجلیات اختیار نیست
تا او چہ سازد و چہ بازد تا دکمین علم نفسی چہ چیز باشد ہم ازیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمودہ است لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ تجلیات را
نہایتے نیست بر ہیچ یکے دوبارہ صورت ننمودہ است و کذلک دو کس را بیک صورت
در ایں چنیں گرداب افتادہ اند زبان شاعر نالہ می کند۔ **بیت**

مرا دل والہ و معشوقہ خود کام ندانم بہ چہ گردد آخر ایں کار

و بیسو می بیچارہ مسکینے است او را گہے نمایند گہے ربایند گہے کشف گہے استتار گہے
مواجہت گہے استدبار گہے بخوانند گہے برانند گہے نوازند گہے گدازند ایں سوختہ افروختہ ایں
ریختہ بیختہ ایں دردمند مستمند ایں سکیں مسکین ایں بیچارہ درماندہ ایں آمدہ ناخواندہ

اخوف الخائفین باشد ضرورت بیم آن دارد که درہا بستہ ماند و دورباش غیرت بدور اندازد اللھم اعصمنا من الحور بعد الکور اخوف الخائفین باشد ہمہ روز و ہمہ شب در آہ و نیاح و بکا و اضطراب گذار د ہمیں غم دارد ۔ بیت

تا چہ خواہد کرد بر من دور گیتی زین دو کار | دست او در گردنم یا خون من در گردنش

حسن عاقبت این بزرگواران باشد کہ در حالت آخر بنعت تجلی ذات و عیاں صفات باشد رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ و دیگر کہ برخواستہ از خویشتن است سیر آمدہ از جان و تن است استرسال نفس مع اللہ کردہ است بہر صفتے کہ بر و بر د او را طرفے دیگر لمحہ و لحظہ نیست دوزخ دو رخ دارد ظَاھِرُہٗ فِیْہِ الرَّحْمَۃُ وَبَاطِنُہٗ مِنْ قِبَلِہِ الْعَذَابُ و بہشت بہ بہشت تو نسبت بر و واز ین ہشت نیست ماندہ است و حسن عاقبت او این است کہ مختتم ایمان ہم بریں ایقان باشد استوار ایستادہ است او بدوزخے و بہشتے درنیفتادہ است شبلی گوید لو خیرنی بین الجنۃ والنار لاخترت النار لما فیہ من خلاف النفس جنید فرمود ۔ ھذا کلام الاطفال لو خیرنی بین الجنۃ والنار ما اخترت شیئًا الا ما اختار اللہ تعالیٰ ہاں ہاں ترا اندیشہ باید چیستی و کیستی کدامی و کجائی مآل تو بچہ کشد تو کدام قماشی و از کدام خیلی میاں مرغانی دیار جلی اما خوش وقت تو کہ بیغم نشستۂ و افتادۂ خواستۂ و افروختہ روزگارت بسر بردی و میبری ۔ بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس | نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

اکنوں بباید دانست کدام عمل باشد کہ بداں امید بر حسن العاقبت شود یک عملے است کہ نازک ترین اعمال است و آسان تریں اکتساب دفع خطرات کنی تا چناں کہ غیر خدائے تعالیٰ و حضور او و شہود او و غیر او در دلت نباشد و نفس تو

از زیادہ گردی پاک شدہ باشد حاصل نفسے پاکے ودلے متوجہ بارہا این سخن گفتہ ام وحی گویم این چنیں را نوزدہ سہم گویم کہ عاقبت بخیر شود یک سہم برائے تقدیر ازلی واشتہ ام ورنہ او بہمہ وجوہ روے بخالق الحیات والممات آوردہ است از جنت وجود در منزل امن وامان بردہ است۔
اللھم احیینا محبین لک وامتنا محبین لک واحشرنا فی زمرۃ المحبین لک اللھم اللھم والسلام۔

مکتوب دوم

بجانب مولانا محمد معلم وبعضے یاران دیگر گجراتی

السلام علی من اتبع الھدیٰ وسلک مسلک التقیٰ وسبل سبیل الرضا۔ اصدقائے صدق وشفقائے طرق حق مقرر ومحقق دانند کہ سبحانہ تعالیٰ خالق افعال العباد کما ھو خالق احیانھم باید دانست سعید آن است کہ در مظہر او حسنات ومبرات آفریدہ وشقی اوست کہ در مشہد او منہیات وسیئات فعلی ہذا مردم در خود بتامل نظرے کند ولیضع نفسہ وبرائے ہر یکے را موضعے ومقرے ساختہ اند السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ عبارت از علم نفسی اوست تعالیٰ بدانی آن کہ او غم عاقبت می خورد وبرائے آن راوست وپائے میزند بتحقیق او نیک بخت از شکم مادر است چون باشد نبی اللہ از دوزخ وبہشت خبرے دہد واز دوزخیاں وبہشتیاں انبائے فرماید وتو بہ نعیم وخرم وخوشاں باشی در دوزخ چند عذاب است یکے عذاب حسی ست کہ اہل دین علی العموم ازاں حکایت گفتند و دیگر عذاب تنہائی با قلق واضطراب است و دیگر عذاب حرماں از شہود جمال رحماں ست و دیگر ہر یکے ہمیں داند بر آں عذابے کہ من گرفتارم کسے دیگر نیست نعیم بہشت حسنات چنانچہ گفتہ اند امنا وصدقنا

و گفتہ اند

و دیگر آرام و قرار و دیگر شہود جمال جلیل الجبار علی الاناٰت والساعات متجددًا
و متوالیاً بحسب مطالب القوم ہاں وہاں درین گفتار ترا طلبے و رغبے رہیبے و ہرزے
حاصل شد یا نہ اگر شد طلب اسباب حصول مقصود کجا اضطراب و دم سرد و چشم نم کو۔

بیت۔ ترسم نرسی بہ کعبہ اے اعرابی ⁂ کیں رہ کہ تو می روی بترکستان ست

مجنوں را گفتند اگر تو در بستر لیلی باشی و لیلی بر مراد تو نباشد چکنی گفت
من بر مراد لیلی باشم۔ بیت

اگر مراد تو اے دوست نامرادی ماست ⁂ مراد خویش دگر بار من نخواہم خواست

ہیچ میدانی کہ دریں سخن کدام در در دمندی کشادہ است و کدام ساز و سوز
در ساختہ است چکنم کار افتادہ باید بہ بلائے گرفتار شدہ باید تا ازیں ریزہ چینی ن چیزے
تواند چید لاحول ولاقوۃ الا باللہ کجا افتادم یاران عزیز و دوستان شفیق سلام
دعا مطالعہ کنند ہمارہ متجسس متفحص احوال خود باشند باید کہ از مزید و نقصان خویش
خبرے باشد غافل مباشید کہ جمارًا نعش بالخیر اگر مقصود بدامن نیست باید کہ در
طلب دامن گیر تو باشد و بقدر وسع و امکان با رعایت اسباب آں بود اگر اقدامے
و اقتحامے در معرکہ مرداں نمی توانی کرد بارے نعرہ مرد بزن اگر بکائے نیست تباکی
باشد۔ بیت

گر یار نمی کند قبولت ⁂ خود را بستم بزلف او بند

اگر کار ترا قلب افتاد در بہ قرار ندہند بر در بنشیں۔ مصرع

بر در بنشینیم گر از خانہ براند

بیچارہ بت پرست محبوب را گم کرد و البتہ در وہم او وجدانش درچنین ن چیز
محال صورتے ساختہ او را نامش نہادہ می پرستد ترا ایں باید کہ مقصود خود را ساعت
فساعت زماناً فزماناً حاضر و شاہد تصور کنی و ہم بدین خیالات قربتے و محبتے درمیان

نہی بعلم اللہ چنانچہ آں بت پرست ازاں صورت پرستی فیضے از معبود خودمی یابد اگر
مرا استوار نیداری غلتنسالنہم ـ کذلک این تصور حقیقت را فیضے از حقیقت ؟ فلتسألنهم
نصیبہ شود ازان قسمت نصیبہ شود کہ حسین منصور انا الحق گفت و بایزید سبحانی ہرچند
ایں انا الحق حق نیست و سبحانی از جہان انسانی ست ولیکن ازان شمس و قمر و ازان
شمع انور پرتوے بروے تافتہ است موسیٰ علیہ السلام رویت خواست گفتند
کوہ را ببیں تجلی ما بروے شود اگر بر عکس عکس تجلی قرار ت باشد چناں بود کہ ما را بہ بینی
اکنوں تو بداں کہ طلب موسیٰ علیہ السلام ضائع نرفتہ است بشیٔ مائی محظوظ شد
چنانچہ بہ بین ایں تصور و ایں ترتب تا کجا رسانید ببیں کہ از اثر آں موسیٰ علیہ السلام چہ
خبر میدہد تُبْتُ اِلَیْکَ پس آں کہ عکس عکس مشاہدہ شد بضرورت رجوع
ہم بسوے او شد و از ہمہ چیز فارغ آمد بشنو بگوش دل اصغا کن خود را از حق دور
مداں اِن لم تکن تراہ فانہ یراک او با تست می گوید نحن اقرب الیہ من حبل الورید
اگر تو ایں وہم دوری را از خود بدر کنی و قرب حقیقی او را در تصور و تخیل خود قرارے دہی
عجب نباشد از انچہ موسیٰ گفت تُبْتُ اِلَیْکَ ترا ہم فراغے سکونے قرارے بامقصود
خود باشد کسب ہمیں است کہ بوصول ہمیں است و ورائے ایں راہ فرجے و درے دیگر نیست و اگر کسے
بسبب من الاسباب بدو رسید چناں کہ گرسنہ را طعام داد و تشنہ را آب داد اگر
ازیں صنعت قبول افتاد و بحسب این تصور و تخیل در دل او متمکن و متقرر شود پس آں
قایض بداں دولت گردد در حدیث است خواندہ باشی کہ فردا امنا و صدقنا
با بہشتیاں گوید ہر تمنی و تشتہی کہ در خاطر شما بود رسید ایشاں گویند بلی یارب بل ازیدنہ
خداوند تعالیٰ گوید بایشاں ہیچ آرزوے دیگر دارید گویند لانحن فی عیشٍ وراحةٍ
وخلودٍ وصباحةٍ الا خداوند تعالیٰ باآں غفلت آنہا پیام گوید نمی خواہید کہ مرا
بہ بینید گویند بلے یارب باقی قصہ معلوم نظارہ شو ایں قدر طلب تخت در دل

ایشاں نہاد کہ ایشاں گفتند بلے یارب پس آں بر ایشاں تجلی خود کرد ایں قدر لا بد نیست معشوق عاشق را خواہاں است ولیکن غیرتش بریں میدارد کہ طلب از طرف عاشق باشد تحفہ سخنے است ایں علما در مقالات اصول کلام نویسند کہ رؤیۃ اللہ فی المنام جائزۃ مرد دانشمند استاد مخلق ایں سخن را بر شاگرد فرمود و بحجت و دلیل اثبات کرد متعلم عقیدہ بر آں بر بست و آنرا یقین دانست عجب کاری است نہ استاد را طلب در سر افتاد و نہ ایں شاگرد را چنانچہ گفتند۔ اقل حیض سہ روز است و اکثر ادہ روز حکمے دانستند امکان او را ایمانے آوردند فقط ہیچ شبے بدیں غم و بدیں طلب و بدیں آرزوے نخفتند دمے سرد و چشمے نمے و سینہ گرمے از ایشاں روے نہ نمود فعلی ہذا مردمانے کہ بقدرے انکار کنند ہمبریں قیاس باشد۔ مولانا محمد معلم و خواجہ نصیر الدین عماد و مولانا شعیب و مولانا علاؤ الدین جہانگیر بلکہ و اصحاب دیگر تسلیمات ما لیق بحالہم از ما مطالعہ فرمایند والسلام۔

ن جہانگیریہ

مکتوب سوم

بجانب قاضی علم الدین بہروچی

فرزند دینی قاضی علم الدین از علے محمد یوسف حسینی مطالعہ کنند و مقرر خاطر گردانند بدانکہ چوں آئینہ دل صاف شود و زنگار طبیعت و ظلمت صفات بشریت از دل محو گردد و قابل قبول انوار غیبی شود در بدایت حال آں انوار بیشتر مثال برق و لوامع و لوائح پدید آید چنداں کہ صفا زیادت می شود آں انوار بقوت تر و زیادت تر می گردد و بعد ازاں برق بر مثال چراغ و شمع و مشعلہ و آتش افروختہ شود آں گاہ نورہاے علوی پیدا آید ابتدا بصورت ستارگاں بعد ازاں بر مثال ماہ بعد ازاں بر مثال خورشید پیدا گردد و گاہ گاہے ہزار چند از خورشید در روشنائی و تابش زیادت باشد پس بدانکہ ہر نور کہ بصفت برق و لوامع دیدہ شود بیشتر از برکت وضو و نماز باشد

وانچه درصورت چراغ ومشعله و مانند این دیده شود آن نورے باشد که از ولایت
شیخ است ویا از نبوت حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم وآن چراغ ومشعله دل او بود
که بداں مقدار منور شده است واگر بصورت قندیل ومشکاة بیند ہم ازیں معنی باشد
که گفته شد واما آن چه درصورت علویات بیند چوں ستاره وماہتاب وآفتاب اثر
انوار روحانیت بود که بر آسمان دل بقدر صفا ظاہر می گردد چوں آئینهٔ دل بقدر ستاره
صافی شود نور روح بقدر ستاره پدید آید وچوں ماه شکل بیند اگر تمام ماه بود بدانکه دل
تمام صافی شده است واگر نقصان دارد بقدر نقصان کدورت باقی است وچوں
آئینهٔ دل درصفا بکمال رسد قابل نور روح گردد بر مثال خورشید بیند چنانچه صفا زیادت
تر خورشید درخشاں تر تا وقت بود که درروشنی ہزار بار از خورشید تاباں تر بود واگر ماه وخورشید
ہر دو یکبار بیند ماه دل بود که از عکس نور روح منور شده است وخورشید روح باشد
که دیده شود اما ہنوز از پس حجاب طالع می شود تا خیال او را بر صورت خورشیدے بیند
والا نه نور روح بے شکل وبے صورت است وگاه بود که پرتو انوار صفات خداوند
عزوجل بر قضیه من تقرب الی شبرا تقربت الیه ذراعا استقبال کند
وازیں حجاب روحانی ودلی عکس بر آئینه اندازد وبقدر صفا آن بنماید اگر کسے گوید چگونه
تواں دانستن که پرتو صفات خداوند است جواب چنیں گفته اند چه از انوار صفات
حق مشاہدهٔ دل شود ہماں نور معرفت او گردد وتعریف خود ہم خود کند ذوقے بیجاں
پدید آید که بداں ذوق داند آنچه می بینم از حضرت بیچوں نه از اغیار واین معنی ذوقے
است که درعبارت دشوار آید وگفته اند انوار صفات جمال مشرق است نه محرق
وانوار صفات جلال محرق است نه مشرق عقل وفہم اینجا بگدازد وگرد نتواند گشت وگاه بود
صفائے دل بکمال رسد سنریهم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسهم پدید آید اگر در
خود نگرد ہمه حق بیند واگر در موجودات نگرد نیز ہمه حق بیند انا الحق وسبحانی اینجا رو نماید

چنانکہ آں بزرگ گفت ما نظرت فی شیئٍ الّا و رائت اللہ فیہ فریاد کناں بربالا
حال آغاز کند۔ بیت

مرا بے من پدید آمد ہم از من ہر چہ میجستم ٭ کنوں در عین این معنی چنینے کیست حیرانم

آں نور حق تعالیٰ عکس بر نور روح انداز و مشاہدہ با ذوق آمیختہ بود چوں نور حق تعالیٰ
بے حجاب روحی و دلی در شہود آید بے رنگے و بے کیفیتے و بیچارے و بے مثلے و بے ضدیے
آشکارا کند تمسک و تمکین از لوازم او شود اینجا نہ طلوع ماند نہ غروب نہ یمین نہ یسار
نہ فوقے نہ تحتے نہ مکاں نہ زماں نہ قرب نہ بعد نہ شب نہ روز ایں جا نہ عرش است
نہ فرش نہ دنیا است نہ آخرت قلم را ایں جا سر شکست زباں را حرکت نماند
عقل در چاہ عدم فرو رفت و فہم و علم در بادیۂ حیرت گم شدند اکنوں تو دریں
حسرت می گداز کہ در مقام بُعد باشی در حسرت نایافت بہتر ازاں کہ در مقام قرب
باشی و در عُجب یافت کہ آں عجب مقدمۂ زوال است نباید کہ از دوری این مقام
و از باہولی ایں کار در خاطر آں برادر فتورے و نفورے رو نماید و راہ گریز پیش گیرد
الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین برخواند و نبشتن و گفتن ایں خوف است
زینہار نومیدی ہیچ حال ہیچ کس را جائز نیست ایں جا کار بے علت است۔
غلام را اگرچہ از حبش گیرند چہ زیاں دارد چوں خواجہ کافور نام نہد بسا کس بود کہ از پیش
بت بردارند و بطرفۃ العینے چناں برگیرند کہ ہنوز سجدگاہ در پیش بت کدہ گرم بود کہ او را
از ہمہ ملک و فلک در گذرانیدہ باشند و در صفتے رسانند کہ اگر انس و جن و ملک
وے را باز طلبند نشاں نیابند سرگرداں شوند و گویند ایں چہ بود و چہ شد جواب دہند
فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ہر چہ خواست کرد چوں وے را در ایں حضرت بار نیست و علت را
مدخل نہ باز گردید و چوں وے را در عالم انسانیت خرج کنیم کہ ازاں جا بر آمدہ است
حق تعالیٰ آں برادر را طالب خویش گرداند قولہ تعالیٰ وَ اَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَہٰی۔

حاصل الامر صاحب دولت را نہایتے مرجع ومنتہی حضرت تعالیٰ خواہد بود ومبداء
اول عہد اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ برطینت روحانیت وذرہ انسانیت او خمیر مایہ رشا نہادہ اند
کہ اِنَّ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ فِیْ ظُلْمَۃٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَیْھِمْ مِنْ نُوْرِہٖ بر آن ناطق
است ودرجرعہ جام الست ذوقے بکام وے برسانیدہ اند کہ اثر آں ہرگز از کام
جان وے بیروں نہ رود وزندگی وے بداں ذوقست وقصد آں نور ہمیشہ بمرکز و
معدن خویش است وبا این عالم الفت نگیرد ویکدم ترک آں شراب نتواند کرد
چنانچہ گفتہ اند۔ بیت

عشاق تو از ازل چو مست آمدہ اند ٭ سرمست زبادۂ الست آمدہ اند

پروانہ صفتاں جانباز عشق کہ کمند جذبۂ الوہیت درگردن ایشاں ذرۂ عہد
اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ افتادہ امروز چنداں بہ پروبال گرد سرا وقات جمال شمع جلال
پرواز کنند کہ بر قضیہ من تقرب الی شبرا تقربت الیہ ذرعاً۔ استقبال
کنند کہ بدست جذبۃ من جذبات الحق توازی عمل الثقلین اوراد رکنار
وصال برکشند وگویند تا چندیں پروبال در ہوائے ہویت طیراں توانی کرد ایں پروبال
در آشیانۂ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا دریاز تابر سنت لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا پروبالے
از شعاع انوار خویش ترا کرامت کنیم یَھْدِی اللہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ سر ایں معنی است
زینہار بذل نہ شوی کہ باد لطف در وزیدنست افتادگاں راحی طلبد مگر نشنیدۂ ہفت صد
ہزار سال کان ملکت سجادۂ اطاعت در خانقاہ عصمت وصلاحیت تکیہ زدہ منطقۂ
عزت درکمر بستہ میگفتند کہ کار ما داریم ناگاہ باد لطف وزید آب وخاک را کہ زیر
اقدام افتادہ بود برانگیخت وندا در داد اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ملائکہ گفتند
مارا با فساد ایشاں طاقت نیست ندا آمد لَیْسَ فِی الْحُبِّ مُشَاوَرَۃٌ مصرع

با تو چہ گویم کہ تو مجنوں نۂ

آرے اگر بر ورشما بفریسم روکنید و اگر بدست شما بفروشیم مخرید اے جان برادر باید
کہ درطلب محکم باشی کہ تر دامنی دریں راہ سخت شنیع است و باہر کہ عداوت شد
از تر دامنی شد چہ باید کرد دوست دشمن خویش است و نیز بدانکہ ایں کار بر دستار
خواجگی کسے را راست نیاید آوردہ اند کہ آں عزیز ہم در آغاز صبح اربعین صباحا چوں
چشم بکشاد نظر بر جمال عشق افتاد آں جنبش عشق بود کہ چوں در بہشت آمد در نگریست
بر فور آغاز کرد ایں قدم مسافرانہ و روندہ کہ مارا است در بند رکاب نتواند بود و
ایں سر پر خمار عشق کہ مارا است بار تاج نتواند کشید مارا قد الفی دادہ اند با الف بموافقت
باید ایستاد کہ ہیچ چیز ندارد و علل و اسباب و حشم و خدم را آتش در باید زد مردانہ لبیک عاشقانہ
زد و ہشت بہشت را وداع کرد چوں بہ بہشت می رفت با تاج و خلعت بصفت
مقرباں بود و چوں در راہ عاشقی و طلب آمد عورت پوشے نمی یافت۔ بیت

دانی کہ چہ بود شرط خرابات نخست ٭ تاج و کمر و کلاہ در بازی چست

ہر ذرہ از ذرات آدم ایں نعرہ عشق بر آوردہ۔ بیت۔

اے قبلہ عقیقی بنمائے رخ کہ مارا ٭ بگرفت دل بکلی زیں قبلۂ مجازی

آرے آرے در زیر سایۂ درختاں بہشت سبق عشق تکرار نتواں کرد خانہ در شارستان
ابتلا باید گرفت و دبیرستاں بلا را ملازمت باید نمود تا تختۂ ان البلاء موکل علی الانبیاء
اوّلہ حیات و آخرہ ممات درست شود لان المحبت اولہ مکر و آخرہ قتل ازیں جا
است کہ گفتہ اند کہ بلا در محبت در باید چنانکہ نمک در دیگ سر ایں است کہ
گفت۔ بیت

آسایش است رنج کشیدن ببوئے آنکہ ٭ روزے طبیب بر سر بیمار بگذرد

ایں دانی چیست ہر آں صاحب جمالے کہ بر عاشق خود ناز کند داد جمال خود
ندادہ باشد داد جمال حضرت پاک او آں ست کہ اگر فرد اخطاب آید کہ در ما نگر

تو گوئی دریغ باشد چناں جمال را از نظر چو منے کسے گفته است ۔ بیت

طاقت دیدن رخ تو کرا ست ⁂ من مسکین شنیده حیرانم

اے برادر آں روز که بساط محبت بگسترانیدند همه مرادها را آتش در زدند

ایں که آں سالک اول قدم آدم صفی صلوات الله علیه سی صد سال خون جگر بر رخسار

بارید وایں که نوح برگزیده بترانه لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ بر جگر آورده وایں که خلیل را حلّه

خلت پوشانیده پس آں گاه نمرود طاغی را بروے گماشته در منجنیق بلا نهاده

وایں که یعقوب را هشتاد سال در بیت الاحزان سوخته وایں که یوسف بر سر چهار سو

بازار مصر در صف بندگاں من یزید کرده وبچند درم ناسره فروخته وایں که زکریا را

پاره دو پاره کرده وایں که ایوب را سالها در مرض سرطان سرگرداں کرده وایں که

موسیٰ سوخته ارنی گویاں گشته او همه سزائست که سوخته گفته است رباعی

بترحم نظرے جانب ما خواهی کرد ⁂ لیکن آں نازکه درتست کجا خواهی کرد

حسن را قاعده جورست بتامی دانم ⁂ باکه کردی که بمسعود وفا خواهی کرد

بیت

مرا یارلیست در خاطر اگر گویم کدام آں او ⁂ جهانے مبتلا گرد و بلائے خاص و عام است او

اے برادر در جانی ست و مقصودی مرد باید تا گوید یا جاں بدهم یا بمقصود ے

رسم و گویم بہانگ بلند ۔ بیت

یا بدست آریم سرے یا دراندازیم سر ⁂ یا بکام دشمناں گردیم یا سلطاں شویم

ایں گوهر شب چراغ است و غرتش ایں است که درمیان موج دریاے

خونخوار است آں گوهر صد هزار طالب وارد که برائے او جاں فدا می کنند و نگونسار

در قعر دریا فرو می روند تا بوے از و بیابند اما نباید که غافل وار کسے بیاید که صد هزار ماهیان بحر

جلال در طلب تر دامنے می گردند که لقمه کنند تا کسے نداند که چه شد و کجا رفت ـ

(حاشیه: ن اے برادر جانی ایں است مقصودے)

(حاشیه: ن در آید)

رباعی

بادل گفتم مرا ببر بر در او ॥ کو پادشہ است و من ندارم سر او
دل گفت برو حدیث بیہودہ مگو ॥ یا در بر او کشند یا بر در او

چوں قدمے بغفلت کسے خواہد کہ دریں راہ نہد نہنگ سین قعر دریاے جلال کہ دربان ایں درگاہ است بر فور آغاز کند و گوید مرا لمی شناسی من آنم کہ اہل آسمان اوّل آداب تسبیح از من آموختند و اہل آسمان دوم آداب تہلیل از من واستند واہل آسمان دیگر ہمچنیں سند تدریس تا بر فرق گنبد اخضرا نہادہ بودند ہمہ دولتہا درباختیم تا طراز لعنت بر پیشانی ما کشیدند و بر سر کوے شرع محمدی بعد ایں بنشاندند اکنوں یا تاج اخلاص بیارو یا بفتراک ما می ساز تو مرد دینی و ایں لعین برائے ہر دونے از جائے خویش بجنبد و سر فرو دنیارو تکبر عظیم دارد تا صدیقے در مملکت پدید نیاید و عیار سے پاکبازے دریں راہ قدم نہ نہد او از جاے نجنبد والسّلام۔

مکتوب چہارم

بجانب قاضی علم الدین

فرزند دینی مولانا علم الدین دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند و بداند بارے دوست در بر وآں کہ روزگار قلب بازو بر در وانکہ نہ در بر ونہ بر در ہر دم بہواے خویش ابتر ہیہات ہیہات۔ بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس ॥ نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

اگر تراچیزے پیش می آید بر من می نویس وانکہ نمی آید روا باشد کہ خوش خوری وخوش خسپی والسّلام

مکتوب پنجم
بجانب بعضے مریدان و معتقداں

شعر

سلام علیکم چو در خاطری ٭ گر از چشم دوری بدل حاضری
یا غائب العین حاضر بدل ٭ سلام علیکم ایا غائب حاضری
یا قرۃ العیون یا صفوۃ الجنون ٭ من بے تو سخت زارم بے ما بگو تو چونی

گلخن تابے عاشق جمال پادشاہے شد پادشاہ را ازاں علم دادند حمام او در گذرگہ پادشاہ بود ہر بار کہ او گذشتے عزت و عظمت پادشاہی را ملبے بر آوردے روزے چنیں اتفاق افتاد کہ پادشاہ کرشمۂ معشوقی را با علم دولت پیوند دادہ بود نظارۂ عاشق می بایست گلخن تاب حاضر نبودنا وکے از شست پادشاہ جدا شدہ بود ہدف نیافت خالی رفت وزیر زیرک بفراست دریافت کہ او خجل شد روے بزمین آورد و گفت شاہ را گدائے باید و تیر کرشمہ را ہدفے شاید اندیشہ را پیشہ ساز بداں کہ من چہ نبشتم - بر سر گرد آبے بودم صیادے می گذشت دید سگے چندے بزمین آں گرداب می گردند ماہی گیر با خود گفت دیر باز است کہ دریں حوض دامے نینداختہ ام می نماید کہ ماہیاں بسیار شدہ اند سمک نظارہ کردند با خود اندیشہ کردند کہ ایں صورت صواب نمی نماید عجب نباشد کہ ما را بدام خود کشد ماہیاں سہ صنف بودہ اند بعضے حازم حکما گویند الحزم سوء الظن قیامت بوعدہ قائل صادق اثبات یافتہ است پیش ازاں کہ وقوع باشد دنیا کہ عروسے بیوفا است فریبندۂ لا بقا است اعراض از و و توجہ بحق الحقیقتہ پیشۂ مرد عاقل و شیوۂ علامت فرض بود زاہدت را کہ یار با وفا است و ہمنشیں با صفا اختیار باید کرد و روے بخدا آورد و ایں رباعی را

ے درہر دو نسخہ عبارت بے ربط ہمچنیں است غالباً بعد از "سوء ظن" و قبل "قیامت بوعدہ" عبارتے در کتابت نیامدہ ع

مثنیٰ وثلاث ورباع ساخت۔ رباعی

در ہر دو جہاں ہرچہ شود گو شو گو ؛ وز دور زماں ہرچہ شود گو شو گو
مشغول بحق باش ہمیرا ز دو کوں ؛ ور سود و زیاں ہرچہ شود گو شو گو

نقد زاہد پایند ہمت اوست والسلام۔

مکتوب ششم

بجانب بعضے مریداں

در مقالات سادات اثبات یافتہ است۔ شعر

اَلْعَقْلُ عَقِیْلَۃُ الرِّجَالِ ؛ وَالْعِشْقُ مُحَلِّلُ الْعِقَالِ
اَلْعَقْلُ یَقُوْلُ لَاتُخَاطِرْ ؛ وَالْعِشْقُ یَقُوْلُ لَاتُبَالِ

عشق سہ حرف است وہر سہ صحیح ست علت را مساغ فرچہ نیست عشاق را مردم استحاق دیوانہ خوانند دیوانہ چہ باشد آنچہ دیوانہ حرکات وسکنات کند حرکات و سکنات او بداں نسبت دارد مرد شاعر نسبت اضافات دریک گرہ بند و رخسارہ را از اضافات بلالہ وشمع وچراغ نسبت دہد باقیات بر خواں عشق بکدام ساز در بات جنت کہ گوے حکمت را چوگان فہم در صحرا استوی الاطراف انداز قصہ چہ نویسم سخن دراز می شود شنیدہ باشی لیلی مرد ودر پردۂ عزت استتار سے گرفت مجنوں ہماں کہ محبوبست چیست ن راجنت ساخت تیر وہم بر دلش رسید میان درگاہ استوی قیلولہ خوش کردہاں وہاں تا تو پنداری کہ جزاو چوئے ہست نظارہ واندیشہ را بتیہ ساز حق الحقیقت بنظارہ شو شنیدہ باشی پادشاہے پیالہ ابتلاع حصر باوے چہ رہنمونی نمود القصہ بطولہا در دیوان رومی کہ بند شومی راز خود بریدہ نظارہ کن۔ شعر

ن جنسیت
ن جیست

تا چند دلا بایں وآں آویزی ؛ آنگاہ شوی مرد کہ زینہا خیزی

تعجیل چرا ہمی کنی خانہ خراب ٭ خود کامہ چرا ہمی شوی چوں تبریزی

یوم الحشر مردم مستانہ خوش نماید از ہیبت آں روز ضابطہ عقل را بہوا سپرد وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ طالب جمال ازلی دراں حالت در تجسس و تفحص باشد بحق حقیقت معلوم شدہ است کہ او تعالیٰ بفضل خویش تجلی جمال کند گرفتار مبتلا در آں خیال باشد نظرے پس آں فلیلو ہیا یلن ۔ بیت

قیامتم چو بدیواں حشر پیش آرند ٭ میان آنہمہ تشویش در توی نگرم

من بگوش ہوش شنیدہ ام طالبے با مطلوب خویش بصد نالہ و زاری و عجز می گفت الٰہی ذاتے کہ در تتق عزت و کبریا مستتر است یک نظرے بلطف خویش بمن ارزانی فرما پس آں ہفت طبق دوزخ را بر تن زار من گمار اللہم من ایں رباعی از خواجہ خود شنیدم ۔ رباعی

صوفی شوم و خرقہ کنم فیروزہ ٭ ورد ے سازم زورد تو ہر روزہ

زنبیل بدست دل دیوانہ دہم ٭ تا از در تو دریوزہ کند دریوزہ

کرتے ہفتے وہشتے ایں مصراع را مکرر کردہ است الیقلاں ۔ مصرع

تا از در تو دریوزہ کند دریوزہ

ایں جملہ از لوازم و لواحق حازم اما حازم دیدکہ ماہی گیر دام را ساختہ می کند باخود گفت اگر از حازم کہ حزم کار راست غافل شدم تدبیر را کہ زیل تدبیر باشد فرو داشت نشاید خود را مردہ صفت ساخت ستاں شدہ بر روے آب رواں شد صیاد گفت ماہی می رود بر و کو عجب نباشد کہ گندہ شدہ باشد شخصے مویزات را در میضاب ہنروآب بلغوم ریختہ بمستان آمیختہ شبانگاہے بود شہوت نفسانی کہ خراب انسانی را باشد

ے میضاب یعنی طرف آب کہ در وضو کردن بکار آید یعنے بدہنا ۔ لوٹا ۔ ۱۲

اسیر خود ساختہ از خانہ بدر آمد عورتے راکفن پیچیدہ در جنازہ داشتہ بودند گلے و کافورے بر و مالیدہ آں خمار ستمگار تحقیق گماں برد کہ عروس را جلوہ دادند سلیم تشبوہر تسلیم کردہ غلطیدہ بادے کہ کمیزے خوردہ بادے ست از دستے مستے درست انچہ بحقیقت کار بود برآں عروس جلوہ کرد۔ **بیت**

ہاں اے دل دیوانہ بجزام مبیخ ؎ کاندر خم و پیمانہ تنہا ہمہ او دیدم

ایں حکایتہا ہمہ گویند موضوع است ماہی و زاغ و بوم وغیر آں اما تحقیق نظر کنند ہیچ یکے از فیض احدیت خارج نہ اند در معرفت حیوانات می نویسد موشے از جملہ موشاں کہ میاں ایشاں پادشاہست میرود بالاے بلندی می شنید موشاں ہمہ بیروں می آیند قوتے کہ ایشاں دارند می چرند اگر مزاحمے و یا خصمے می بینند خبر می کند ایشاں در سوراخ میروند و اگر موش پیر و بزرگ می شود موشاں می گویند پیر شد رائی نماند جمع می شوند و او را می کشند جواں را می نشانند نظارہ کن اگر ایشاں را از فیض نصیبے نباشد ایں ہمہ نسبت با نساں دارد کجا حصول وصول شد اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَہٗ ثُمَّ ھَدٰی عذر ہمہ خواستہ است در تفسیر کشاف می نو بسید ہر چہ ہست ضار و نافع خویش را می داند بعضے افاعی از عمرانات بعید بلکہ ابعد بطبیعت کور می شوند از اں بادیہ کوہستاں در عمرانات می آیند در باغات در می شوند در کشت زار بانح بعضے والاٰن بزرگ را چشمہاے خویش می مالند و می سایند چشمہاے کور بودہ بینا می شود انچہ من مشاہدہ کردہ ام اگر بنویسیم دراز تر شود ایں قدر حسب العاقل باشد و آں ماہی غافل کہ حزم نداشت در ہر طرفے خزید البتہ گرفتار شد اے دوستان شفیق واے براداں عزیز ایاکم عن فجاءت الاجل و بغتۃ التقدیر بسیاراں دیدم کہ خفتہ ماندہ اند۔ طیفور راز نور حضور و از ترتیب شکور نصیبے تامے در جذبہ جو

ف این تمام عبارت ہر دو نسخہ ہمچنیں بے ربط مرقوم است ۔ ع ح ۔

داشتہ بود ناگہاں در قفس را کشادہ دید التماس پیوست اللھم ارحمنی واغفرلی
از حضرت عزت تقدس وتعالیٰ بلا صوت بگوش ارادت استماعی شد کہ اِذھب
فقد غفرت لک وقت انبساط وانفساح او یافت گفت الٰہی ہمہ را بیامرزی
فرمان آمد آمرزیدم قدم عبودیت را در مقام فضول نہا وگفت ابلیس را بیامرزنہ
نکبتے بر دہانش زوند او آتشی است تاب آتش تواند آورد تو خاکی غم خود بخور۔ رباعی

عیاراں راز خار پایش مفرش — عیار نہ پاے ازیں راہ بکش
تا در نہ زنی بہر چہ داری آتش — ہرگز نہ شود حقیقت عیش تو خوش

تو غا اخر چند سالکے عارفے وچند ملکے ہالکے بسیار دین اسلام را زیاں کار آمدند
چناں کہ فرید عطار وجلال رومی ومحی الدین ابن اعرابی سخنے مزخرف وبذاتہ مزخرف
اصطحاب الفصول والابواب التزام وانتظام داشتم نیافتم ہیچ منتہی را کہ نماز بجماعت
کہ سنت موکدہ است وہیچ مستحبے را باہتمام تام بود وبہشت ہشت دوزخ ہفت
ہشت جنت وہفت طاق آرام وقرار در اتباع سید الابرار والاحرار باشد واضطرار
واہتزاز در انحصار دوزخی است دروعرفان القریب وتعبیر باشد ایشان بنا لندازل
درد برگرد فرمان آید معتقد ومعتمد شما ایں ست آرے صدقتم فی مقالتکم و
عقلتم ان لیس الا اناکن فیکون آں ہشت براے اتباع جنتے وقربتے
است ہر کہ ازیں بدور است۔ بیت

دوست آمد وگفت گر مرا میطلبی — پس ہر چہ نہ آن منم چرا میطلبی

فافھموا ایھا الاخوان واغتنموا ایھا الاقران از گفتار آن بزرگوار۔
طالباں نمانند مجاہدت وریاضت ومواجب دینداری برباد ہوا شد شرایعے را
کہ رسول اللہ بچند مشقت بذل جہود خود کردہ ایں بزرگواراں بکلمات طامات از ورق

ے۔ اہتزاز بمعنی ہلاکی۔ ع ح۔

و دینداری پاک تراشید ند حک کروند۔ اللھم الھمنا رشدنا وارزقنا اتباع
حبیبک ونبیک وصفیک برحمتک یا ارحم الراحمین
ہمچنیں گویند کہ عشق را از عشقیہ گرفتہ اند عشقیہ گیاہیست کہ او نرمی و تری دارد کہ
برہر درختے کہ بہ پیچد وبر رود برگ وگل و بار او تمام بریزد ولیکن او ترباشد بیت

عشق آمد و خانہ کرد تاراج ۔ ۔ ۔ ما نیز نہیم دل بتاراج

درہر معنا زدیگرے مجنوں برآں رفتارے کہ عاشق در کوے معشوق کشد
آمدے سنگے زیر غرفۂ لیلی بود برآں آمدے غلطیدے افتادہ برآں در غرفہ لیلی
نظر کردے رقیباں لیلی گفتند کہ منع او بضرب دستم و جہے وجہتے ندارد حرکتے
کنیم کہ سکون او بریں سنگ مانع آید خیلے ہیزم آوردند برآں سنگ سوختند
جاروب زدند پاک کردند باز نماز دگر آں دیوانہ فرزانہ از خویش بیگانہ با درد و غم
آشنا شدہ بداں رفتار آمد برآں سنگ کہ ہمہ آتش بود نشست و غلطید آں سوختہ
سوخت وودے خواست رقیباں لیلی دویدند گفتند اے دیوانہ سوختی گفت
ازیں کہ تن سوخت وافروخت چہ غم دست بردل نہاد و گفت ایں سوختہ آتش
ازاں سرو قد لالہ رخ پستہ لب جز ایں بار حاصل نیست شما مرداں عاقل ہوشمند
شنیدہ باشید۔ بیت

حاصل عشقش سہ سخن بیش نیست ۔ ۔ ۔ سوختم و سوختم و سوختم

خداوند سبحانہ و تعالیٰ صفت دوستاں خویش با داؤد پیغمبر علیہ السلام گفت کہ صفتے دروے
کہ خبر آں فرو گفتہ اند می کرد کہ بس بار بلا ہا بر دل ایشاں نہادم ایشاں بر مثال جرعۂ ل خود
کہ شیریں تر از شکر و نبات باشد می خوردند بوی آشامیدند و ایشاں را بداں افتخار و
اذخار روزگار بود و دل داؤد علیہ السلام شوریدہ برآمد بصفت ستطاحی از رہ گفتار بپندار سخنے
گفت یک بلاے برمن ہم از ورائے سرادقات عزت ندا خواست تو آں نہ

طاقت آں نداری کہ زخم پیکان ماتوانی کشید۔ بیت

ہلہ ہوشدار دریں شہر دوسہ طرارند ٭ کہ بتدبیر کلہ از سرِ شہ بردارند

داؤدؑ دربیت المقدس نشستہ زبور رامطالعہ می کرد کنجشکے آمد بتمثیل بصورت زرخالص ونوکش ازمروارید ازدیدں او استعجال کرد خواست بگیردش تا بازیچہ بچگاں باشد دست را فرازید تاگیروش او جست بارے پیشتر شد داؤدؑ دست دراز کرد تمثل برنردبان مسجد نشست داؤدؑ برسر وز انوایستاد او برنردبان دیگر رفت داؤدؑ پس او شدہ از نردبانے بنردبانے بر سطح بام شد آں ماہ پیکر آں سروقد پستہ لب آں بادام چشم سایہ داؤدؑ بر صحن او کہ السلطان ظل اللہ افتاد زن اوریا بچشم غلطاں احساس کرد سر بجنبانید تمام اندام رابموے پوشید چنانچہ پیراہنے بتار زرکشیدہ باشد آں نظارہ داؤدؑ شد وجد اماں وعشق بساماں پابند شد داؤدؑ دلے بباد دادہ وحالے بحالے سپردہ۔ بیت

عشق بازی نہ کار ہر سپر سیت ٭ عشق بازندہ مرد بچہ سر سیت

اے پسر کار عشق بازی نیست ٭ زانکہ ایں رہ رہِ مجازی نیست

داؤدؑ صورت حال را رہروے ندید الا آں کہ اوریا را بہ بند ہلاکت باید سپرد۔

بیت

چناں تنگست راہ عشق بازی ٭ کہ جز معشوق تنہا می نگنجد

اتحاد یکہ صوفیاں گفتہ اند نہ ایں است کہ دو وجود یکے شود لاحول ولاقوۃ الا باللہ سالک ہالک گردد کل شیئ ہالک الا وجہہ وہمیات و خوبات بمقام خویش قرار گیرد وجز یک وجود وجودے نماند الا وجہہ الآیۃ محمد حسینی خویش را ہم خوش کردہ است چہ باشد وجودے وہیچے داشت ایں وہم بعین العیاں بازگشت صوفی درقبالہ گواہی خود می نبشت نوشت ہیچ بن ہیچ بن

ہیچ ہیچ شد قصہ مولانا جمال الدین ساوجی و فخر برن مرتبت باقی قصہ داود پیغمبر علیہ السلام بنشتن حشمت انبیا اجازت نمی دہد داودؑ جاں سپاری نکرد از برگ نوازی اوریا چونہ رنگے گیرد نود و نہ ہمیش رئہ داود شد یکے را یکے یکے با نود و نہ ضم کنند جملہ صد شود ضد ان لا یجتمعان ولا یرتفعان ہر آئینہ زلت شد نوبت توبہ آمد

بیت

کافر نشوی عشق خریدار تو نیست ﷺ مرتد نشوی قلندری کار تو نیست

نعت عشق این ست ۔ رباعی

عشق آمد و خانہ خالی کرد ﷺ برداشتہ تیغ لا ابالی

من از عشق تو خوں خوردن گرفتم ﷺ تو دیرے زی کہ من مردن گرفتم

ای احمق ورق حکایت و شکایت را در ہیچ مردن چہ باشد بمیر عمر ابد یابی ہاں گوش دار از زبان مجنوں مقالات است ۔ شعر

فانا من ھوی لیلی وحبّی ﷺ زیادتہا خالیٰ لا اتوب

بیت

یارب تو مرا بروے لیلی ﷺ ہر لحظہ بدہ زیادہ میلے

مکتوب ہفتم

بجانب بعضے از مریدان و معتقدان

از مقالات محققاں است ذکر اللسان لقلقۃ و ذکر القلب وسوسۃ

این را ذکر خفی گویند ذکر بدل می گردانند با ضروبے کہ او را است ایں را ذکر خفی نامند وایں راہ و طریق است یکے رعایت بظاہر می کنند و ذکر بدل می گویند و دیگر رعایت بظاہر نداند اما بجس دل آں ضروب را رعایت نمی کنند و ایں نوع اثرے

عظیمے دارد۔ وگویند اللّٰہ کو بالروح مشاھدۃ یعنے ذکر کنند و ذاکر حاضر باشد
بحضور او و ذکر گویدایں ذکر روح باشد روح او را می بیند و ذکر او ذکر می گوید تا ہمیں شود
وجود او ذکر روح است وذکر السّر معائنۃ میاں معائنہ ومشاہدہ چہ تفرقہ
کنند شبے را ناگاہ صباح بیند وہماں شبے وقت ضحی بیند اندیشہ کن دریں دید ود
آں دید چند تفاوت است بوقت صبح غسق من اللیل باقی ست اما وقت
ضحی باسم ضحی ضحوتے دارد کہ خفائے نمی ماند و دیگر مشاہدہ محتمل گہے صورت استتار
آرد و گہے باشد بیش او حجابے تنگے باشد و گہے باشد کشادہ تر و ایں چنیں ہم احتمال
دارد کہ عکس باشد چنانچہ عکس آفتاب در آب یا در آئینہ ایں را نیز مشاہدہ نامند
اما صورت ضحی ازیں برأۃ دارد کہ آں معائنہ است کشف حقیقت است استاد
ابوالقاسم فرمودہ ست انوار المکاشفۃ بتجلی الصفات وانوار المشاھدۃ
بظھور الذات میاں تجلی وظہور تفاوتے تمام است درصورت مجاز مشاہدہ کردہ باشی
معشوقہ بہ بام برآید و عاشق در صحن خانہ یا بر سر کوئے نظارہ کند ایں را نیز مشاہدہ خوانند
اما معائنہ نیست چند تفاوت است از دور دیدن و ہمزانو بودن و در یک بستر
غلطیدن و ہر یکے خود را بہ دیگرے سپردن و ہر یکے بدیگرے راز خود و سر نہانی را
کشادہ کند چند تفاوت است۔ وذکر الخفی معائیہ باشد مفاعلۃ است شرکت تقاضا
کند چہ معائیہ ذاکر در مذکور غائب شود و مذکور در ذاکر والذکر علی تنبعھما آں کہ لا یتغیر
بذاتہ ولا فی صفاتہ ولا فی اسمائہ بحدوث الاکوان است غیبوبت او چہ
معنی دارد وانکہ باصلہ فانی الوجود وفانی الصفت است غیبوبت او را چہ اعتبار ذاکر
غایب شود صفت فنا بدو گویند محو اصلا و رأسا وھما وخیالا ابدا و ازلا
معلوم محقق شد غیبوبت مذکور ہماں کہ استاد ابوالقاسم بداں اشارت کردہ۔
ثم انوار الصمدیت فعند ذالک لا قرب ولا بعد ولا فقد ولا وجد ولا

ن شبے

ن صفت فنا ہم گویند

فصل ولا وصل کلا بل ھو اللہ الواحد القہار اینجا صورت نمود۔ بیت

تو او نشوی ولیکن از جہد کنی ❊ جائے برسی کز تو توئی برخیزد

تو او نشوی مگر شود معلومت ❊ اں روز کہ تو نبودہ او بودی

ہیچ میدانی کہ چہ می گوید لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ بیان ایں ہمہ

کردہ است سکوت برو روا نیست انقطاع کلام برو جائز نہ ازلاً و ابداً و قایل بر این

فافہم واغتنم۔ تو می دانی کہ من چہ می گویم اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ او بہمہ

اشیا محیط و اشیا محاط ہیہات ہیہات العلم کلمۃ بل نقطۃ وتلک

النقطۃ لا یتجزّی ایں نقطہ راموہوم نام نہ خود را بدرکن وجود کونین را از سر

بسر آئی، اے عزیز باو تند نیست ایں آتش تحقیق ہمہ وجودات را سوختہ است

آبروے عارف ہم بہواے ایں اشیا است لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کجا افتادم

مثالے گویم شکر شنیدن دیگر است و شکر خوردن دیگر و اطلاع بر مبداء و معاد او بوئے

دیگر و شکر بودن دیگر اللھم الھمنا رشدنا وجنبنا عما لا ترضی واعصمنا

عن الزیغ والذلل والخطل اللھم والسلام ن الخلل

مکتوب ہشتم

بجانب مولانا نظام الدین محقق

باید دانست ان اللہ یحب تعالی العمم ویکرہ سفسافہا

آرے بیت

دنیا آں قدر ندارد کہ برو رشک برند ❊ با وجود عدمش را غم بیہودہ خورند ن این قدر

جاہ و دولت و مال و مکنت بلمعۂ برق و سایۂ سحاب باند نماید آید رو و برآید

فرو شود اے فرزند بداں با وہم و خیال بامید توالد و تناسل چہ عشق بازیم کہ ہرگز

بکعبۂ وصال نرسیم در شورستان بہوائے زمستان چہ کشت زار سازیم کہ ازان برخوردار نگردیم
بر روے آب معاچہ اشکال نویسیم کہ ہرگز جمال صواب نظارہ نکنیم چوبکے خشک را
چہ مرکب خود سازیم کہ برآں بشیتر و بیشتر نرویم و نپوئیم جز خود ماندہ و بدر دوست و پا (ن وبے دست و پا)
نہ ایستیم و منزل و قرار را احساس نکنیم ہیہات فہیہات اے یار ستودہ ذات واے
دوست حمیدہ صفات۔ بیت

رخت بردار ازیں سرائے کہ ہست ❊ بام سوراخ و ابر طوفاں بار
ہلہ ہوشدار کہ در شہر دو سہ طرار اند ❊ کہ بتدبیر کلہ از سر شہ بردارند

حاصل کلام مقصود المرام ایں است روزے دو سہ کہ مارا شمردہ دادہ اند و
و نفسے چند کہ بعاریت سپردہ اند غنیمت شمریم البتہ البتہ باید کہ بطاعت و عبادت
خداوند تعالیٰ و یاد او ساعۃً فساعۃً زماناً فزماناً دل و جاں را مالا مال داریم و جز بدیں
دل راندہیم اما آمدیم کار ایں جہاں را بداں جہاں سپریم رسم و عادتے کہ میاں مردم
آمدہ بعاریت دادہ باشیم پس چوں پاکی نفس و توجہ بحق بحقہما و شرطہا مقدم من قبل کل
شئی باشد میتواں و میسر است کہ در دنیا باشند و کارہا بتمام و کمال استوار تر سازند و با
ایں ہمہ چو دل بخدا بود و نفس بہ پاکی آراستہ باشد البتہ بفوز درجات و نیک مثوبات
مظفر و مرفہ گرداندہاں وہاں نخواہیم تا یک نفسے بغفلت رود و یک ساعتے تا بخیر طلب باشد
اغتنم الخمس قبل فوت الخمس و ادرک العصر قبل غروب الشمس وافرض الیوم و الغد (ن وافرض)
قبل صیرورتہما۔ بیت

نصیحت ہمیں است جاں برادر ❊ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی

ہرچہ کنی برائے خدا و برائے دیدار خدا کنی چوں ایں چنیں باشی تو خداداں باشی
وارجو کہ تو ریں مانی و چنیں باشی بمقصود و دیدار حق خود را رسانی۔ رباعی

چہ بکونین ہمی شوی مغرور ❊ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن

صورت خوب تو نسخۂ اوست ؛ باز خوان وببیں مقابلہ کن

الحق علی الحق باش و نقد وجود را بہر طرف ضایع مباش انچہ می گفتم نصیحت عالمست خاص باید تا ازیں انتفاعے گیرد۔ ہذا باب عرضداشت آن فرزند شایستہ بالتماس حصول پیوند کہ اعلیٰ ترین مراتب اہل دین است مولانا نظام الدین رسانید بجز اجازت مقرون کردیم طاقیہ بنعت ملبوس خاصہ براے انفرزند کہ از خدا می خواہم او را ولے خداشناس و نفسے حق پرست باشد فرستادہ شد و وکیل نظر خویش مولانا نظام الدین مذکور را کردہ ام دست او را بوکالت نایب دست من داند و زبان او را نایب زبان من داند دایں تلقیں کہ بشنم از زبان من بشنود او را جز واسطہ مجرد نداند مولانا را بصدر نشاند وسہ جا بجانب او سر بزمین نہد وآن جانب من داند دست بر دست او نہد دست او را دست من داند زبان او را زبان من واز وایں بشنود کہ او گوید عہد کردی با ایں ضعیف و با خواجۂ ایں ضعیف و با خواجۂ خواجۂ من و با مشایخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین چشم نگہداری و زبان نگہداری و بر جادۂ شرع باشی ہمچنیں قبول کردی تو بگو قبول کردم او بگوید الحمد للہ و مقراض بستاند واز ہر دو جانب سر اندکے موے قصر کند در حالت قصر کردن موے تکبیر گوید طاقیہ من بنیابت دست من بر سر تو نہد و در حالت پوشانیدن طاقیہ تکبیر گوید وبگوید بر دو دوگانہ بگذار وبعد از فراغ دوگانہ چنانچہ ہمیشہ ہر آیندہ ہمچنیں پیش او آید۔ شکرانہ ایں اگر با تو اند رسانید رسانند و الا ہماں جا در راہ خدا خرچ کند وچوں او گوید عہد کردی با ایں ضعیف از آن ضعیف می باید تر امرادانی و باقی کلام ہمبریں محمول است بعد ازیں فرمایش ما از زبان او بنیابت ماگیر کہ او گوید پنج وقت نماز بجماعت بگذاری وجمعہ و غسل جمعہ نوت نہ کنی البتہ البتہ مگر بعذر شرع وغیر آں وبعد از ہر نماز شام شش رکعت نماز بگذاری بسہ سلام در ہر رکعتے بعد از فاتحہ سہ گاں بار اخلاص بخوانی وبعد ازاں

یک دوگانہ دیگر بگذاری برائے نگہداشت ایماں ہر کہ بریں دوگانہ ملازمت کند
حق تعالیٰ اورا از جہاں با ایمان برد در ہر رکعتے بعد از فاتحہ ہفت بار اخلاص و یک بار
قل اعوذ برب الفلق و یک بار قل اعوذ برب الناس بخواند چوں سلام نماز دادہ
باشد سر بسجدہ نہد ۳ بار بگوید یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ و بعد از
ہر نماز خفتن یک دوگانہ دیگر بگذارد و در ہر رکعتے بعد از فاتحہ دہ گاں اخلاص
بخوانی چوں سلام نماز دادہ باشی ہفتاد بار بگوئی یَا وَهَّابُ چنانچہ ہائے مشد داز
سینہ برآید و ہر ماہے سہ روز روزہ بداری سیزدہم[۱۳] چہاردہم[۱۴] پانزدہم[۱۵] ایام بیض
اگر بعذر ضیافت یا سفر و یا گرمی ہوا نوعے خوردہ شود صوم نفل را قضا نیست امّا
بجائے آں روزہ دیگر بداری تا ثواب کم نگردد و نفس بر ترک روزہ عادت نگیرد
چوں رحمت خدا واسع است ۔ از جہت چندے دیگر از مسلماناں فقیر مولانا ∗ فقیر را
نظام الدین مذکور التماس پیوند کرد آں نیز قبول کردیم فرا ہر یکے طاقیہ بر دست مولانا فرستادیم
ہمبریں طریق باشند بایشاں ہم بگوید۔

مکتوب نہم

بجانب شیخ علاء الدین کالپوی خلیفہ حضرت مخدوم بعد خلافت دادن

فرزند دینی قاضی علاء الدین کالپوی دعائے محمد حسینی از قصبہ چندیری مطالعہ کند
قال اللہ تعالیٰ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کار عظیم و عہدۂ جسیم
بحوالہ تو مستقیم شد اما ادائی حقوق آں کہ اصل نبوت ازاں گرانبار است ∗ ن اہل
شرط کار است وھو النصیحۃ للخلق والمضی علی الخلق و ارکان
اِمام و لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ آنرا کہ بخواند نہ بخوانند و آنرا کہ براند نہ رانند ∗ ن تخاف
شکستگی و بیچارگی را زیادت کند و بدانچہ بر راہ کردہ شدہ است مستغرق باشد

وازہر چیزے کہ زیاں کار ست چناں بریدہ باشد کہ رحمت حق از شیطاں۔
مقصود داریم از چندیری در صباح ہمایوں و مطلع میموں بسہولت قرار کوچ کنیم۔
واللّٰہ المجیر وھو المبلغ۔

مکتوب دہم
بجانب شیخ علاء الدین

برادر دینی مولانا علاء الدین و فرزندان او دعاے محمد حسینی مطالعہ کنند محقق دانند کہ مقصود از خلقت کونین و آفرینش نوعین جز عبادت و بندگی خداے نبودہ است ہر محبتے و ہر معاشرتے و دوستئے و معاملتے کہ باشد اگر دراں غرض دینی حاصل ہست وآں براے خداے راست خو و بخ بخ والا فالانقطاع۔ شنیدہ شدہ است کہ آں عزیز دائم متوجہ ایں حضرت است کار مقرباں است و عظیم دولت است الحمد للّٰہ علی ذالک کہ یکے را مقرب می دانی و آنگاہ بدو توجہ می کنی و ایں مایۂ جملہ سعادت ہا است۔ فعلیک بھذا اعاظ البریۃ اجمعین والسلام

مکتوب یازدہم
بجانب شیخ علاء الدین

فرزند صالح و یار والہ مولانا علاء الدین کالپوی۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کردہ براں کاریکہ براہ شدہ ست باید کہ بشرط بسر برد اول شروط بل الزمہا و ادومہا این ست کہ بذل و ایثار کمترین حال صوفی باشد واقل من کل قلیل بذل مال باشد ہر چہ بدستش افتد ہم آن نبرد کہ اگر امروز بتمام خرج شود فردا چہ توان کرد و بچہ روزگار تواں برد و ایں اندیشہ را از دل بدر کند و پیشۂ توکل علی اللّٰہ شیوۂ کار خود سازد و دیگر بمعانی بسیار بدل اشتغال نماید اما بر اقل من قلیل اشارت کردہ ایم

وجاہت دنیا وآمد وشد خلق ونمود ارخود وصورت کارے ساختن کہ مردم برآں نظر کنند ومعتقد باشند چیزے نیست تو بوقت خود باش ہرچہ پیش توآید آں راپس انداز فارغ بخدائے خود مشغول باید بود وغم خود باید خورد وغم آیندہ وروندہ ومعتقد وغیرہ درخزانۂ دل خود جائے نباید داد چوں باید بود دست ازغم وجود خود شستہ

فارغ چہ بود زخود گذشتیم ❊ اونانہ غمے نہ غمگسارے

ماراے

شیخو خنت پایہ بلندے است خدائے تعالیٰ شیخی راگماشت تادر گلوئے ما انداخت وایم اللہ آں رابلائے می بینم کہ انشاء اللہ تعالیٰ سربسراسّا براس خلاصے ونجاتے بود ایں کارمی باید کرد ودر بند قبول ورد آں نباید بود ہرچہ آید ترا براہ راست می باید رفت زیں چپ وراست نظر کردن شرط کار نیست ۔

رباعی

درہر دو جہاں ہرچہ شود گو شوگو ❊ وزدور زماں ہرچہ شود گو شو گو
مشغول بحق باش میراز وکون ❊ وز سود وزیاں ہرچہ شود گو شوگو

مکتوب دوازدہم

بجانب شیخ علاء الدین پیش از خلافت

فرزند دینی مولانا علاء الدین دعائے محمد حسینی مطالعہ کند امور مشکور است فضل اللہ لا ینحصر ولا ینقطع انچہ فرمودہ ایم دست ازاں داشتن میسرت نباشد ثبات قدم ایستادہ ماندنست آں گاہ برپائے خود باشد آں عزیز از صحبت بہ بسیاری دور است اگرچہ عقیدت سیرت مستحکم تراست اما نور حضور از بسیاری شرو بدور دارد تدبیر ایں است ہرچہ فرمودہ ایم آں در معاملت رو دبتوجہ دل متعلق باشد اینچنیں اگر بعد المشرقین والمغربین بودہم انوش تواں خواند کلیتے اصلے ترا فرمودیم اما ہیچ نے

باشد کہ بداں مستعد گردد وازو جو کہ آں عزیز بشبے ہای ازیں ہا متصور گردد بدانکہ اقل ازیں نوع اکثر سایر اعمال است اوراد و اذکار وقتاً فوقتاً شہراً فشہراً مواسماً فمواسماً باید در عمل باشد۔ بیت

نصیحت ہمیں است جاں برادر ٭ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی

مقابل اہل حال است ان من فات وقتہ فقد فات ربہ وقتے رباعی گفتہ بودم۔ رباعی

نامرد مباد ہیچ فردے ٭ بیدرد مباد ہیچ مردے

بے درد مباد ہیچ وقتے ٭ بے وقت مباد ہیچ وردے

ہجوم اشتغال روزگار دامن گیر ہر روندہ است اما طالب خدای را اگر خارے در پا خلد از دویدن و پوئیدن خود البتہ نہ ایستد ہر چہ شود گو شو گو طالب خدای را مرد خدای پرست را ایں رباعی استادورد ہر وقت وہر ساعت اوست۔ رباعی۔

در ہر دو جہاں ہر چہ شود گو شو گو ٭ وز دور زماں ہر چہ شود گو شو گو

مشغول بحق باش مبراز دو کوں ٭ وز سود و زیاں ہر چہ شود گو شو گو

آں عزیز در مکتوب چنیں باز نمود کہ بعضے مردم کالپوران ایں سو عقیدت پیوندی را خواہاں اند ایں طرف متوجہ و متعلق اند ہر کہ آں عزیز صادق بشرط عقیدت داند عرضداشتے از جہت او بانشان وروشے بنویسد تا از سوطاقیہ برای او نامزد شود وآں عزیز بوکالت ونیابت ایشاں را تلقین کند و طاقیہ پوشاند صورت ہمیں است دورای ایں معنی دیگر متصور نیست۔ آزندگاں صحیفہ سادات انہ آں ما اند برادران اند بر نصیر سالار بگوید کہ چہ دنبال فرزندان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرفتہ ترا دنیا و دیں خوش نمی باید۔ والسلام۔

ن کالپی

مکتوب سیزدہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین

مولانا علاء الدین نصیر دعاے محمد حسینی مطالعہ کند اتفاق تقدیر چنیں افتاد کہ ما از شہر بحالتے بیروں شدیم کہ از تحریر و تقریر متجاوز است بشاہدہ تواں دانست مقصد ما طرف کالپور[ن] است راہہا سخت بے طریق گفتند ہیچ سبیلے گذشتن میسر نیست الغرض آں فرزند عزیز چنیں کند البتہ فرید خاں را باستقبال تا حد زمین پچ انزال[ن] بیارد و دختران و مادران ایشاں را چنداں خوف نکند بہ امن و اطمینان تا کالپور[ن] بیایند بہ اشرف الملح نیز بگوید بدانچہ او را دست دہد اقدام کند سبحان اللہ العزیز عجب روزگارے کہ من بر مرو ماں منت کنم کہ من بر شما می آیم شما معاونت کنید یفعل اللہ ما یشاء یقلب ظہر البطن بازبا ہتمام گفتہ می شود جاے درنگے و تامل نیست وقت بر ما تنگ است جاے درنگ و مقام نیست بضرورت بسبب تعلق و مزاحمت ملک محمد علی یک دو مقام شدہ آں مصلحت ما نیست میباید طریق الانوع و قاصد ما را دربیانہ با فرید خاں بیاید ملاقات کند دریں باب تقصیر نکند فی الحال وزماں دریں کار شود۔ بیت

دریاب اگر تو عاقلی شتاب اگر صاحب دلی ؎ باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام

ن کالپی

ن کالپی

مکتوب چہاردہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی مولانا علاء نصیر دعاے محمد حسینی مطالعہ کند خداوند تعالیٰ فرمود لکل قوم ھاد اگر ہدایت ہر قوم در کتابت آریم ذیل وذنب آنرا سر انتہا پیدا

نباشد تو دست در دامن مقصود زن بقدم عزیمت بپاے الیست ہادی صوفیہ پس آں کہ دولت دریافت مرشد شدہ بود ذکر و مراقبہ است تخلیہ و تجلیہ است لاالٰہ تخلیہ است الا اللہ تجلیہ نفی خواطر در حالت مراقبہ واجتماع ہم تخلیہ و تجلیہ مترتب اند ہاں وہاں پیروی ایں ہادی میسر ہست فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ہر آئینہ اثرہا بینی و ثمرات و نتائج معرفت ازیں باغ ہر چند بر ترچینی برخوردار تر گردی ہیچ دینے راسلوک بے ایں دو صفت نیست کہ من قبیل تنسیق یافتہ است روے مقصود کسے بدید مگر کسیکہ عروس حضور خود را بر دل طالب صادق جلوہ فرمودہ نیست آں معشوقہ را و لالہ و رہنمونے و نیست آں مرغ را پرے و بالے مگر طلب بشدت ہم و حضور بکمال با تزکیۂ نفس و حضور بکمال را اگر تخلیہ و تجلیہ نام نہی میشاید طالب را چند وصف لازمۂ حال اوست و اگر نشد طالب با او نبود الکلام فی تحقیق الطلب انما الشیء یعرف بعلامتہ تقلیل صحبت ہر آئینہ از عاشقاں پرس عاشق را بے معشوق و انچہ نسبت بدو دارد بے آں کہ موصل و ممد اوست صحبت باشد لا واللہ۔ بیت

دوست آمد و گفت مرکرا اطلبی ؛ پس ہر چہ نہ آں منم چرا اطلبی

گفتار یارے ازاں ما است۔ بیت

با غم تو الفت و ہم خانگی ؛ از دگراں وحشت و بیگانگی

تقلیل طعام و شراب ہم ازیں قبیل غذا سے عاشق محنت و بلا است غذاے عاشق یاد معشوقہ است کجا افتادہ ام القصہ بطولہا قلت کلام ہمہ بر مقام انتظام گرفتہ است عشق موجب گنگی و کری و کوری او جز دوست نمی بیند جز ذکر دوست نشنود جز نام دوست نگوید بلکہ چناں بخیال او مستغرق باشد کہ دماغ گفت و شنود رخت بر بستہ بود کہ آں منزل گم شدگاں و مقام بیخوداں است

ایں رباعی از مرداں شنیدہ باشی۔ رباعی

ابجد عشقت چو بیا موختم ❊ پیرہن محنت و غم دوختم

حاصل عشقش سہ سخن بیش نیست ❊ سوختم و سوختم و سوختم

اکنوں تو خود را بجو و نہی از خود و از خویش و خویشاوندان بدر باشی و رزداویہ

تصوف آں کہ معتقد و متبنوا میسر آید و البتہ لحظۂ طرف بنظر خلق و رد و قبول ایشاں ؛ مقعد

روش نہ بیند ورنہ از دیدن و دیار دیدہ مطموس و منطمس ماندہ نعوذ باللہ منہا

برائے آں عزیز را طاقیہ خاص اتفاق شد بشرطیکہ آمدہ است برسری دارد شکرت ؛ انفاق

بجا می آرد و شکرانہ دارد برائے مرمانے را کہ التماس طاقیہ پوست ارسال شد

چنانچہ آں کہ عزیز بر آمدہ است ہماں طریقت را سلوک دارد و اگر کسے از میان

ایشاں لایق آں بود کہ ورد سے لابدی فرمایند آں قدر مصلحت افتد فرماید آں

ہم از ما بود و آنانکہ سلامی ور وشے فرستادند بنام ہر یکے طاقیہ نامزد است

تو چناں کہ میدانی پوشانی دیگر گوییم ختم مکتوب بخیریت عافیت کنیم وقت را غنیمت

شمری باید کہ جز بفضلے و فریضتے مصروف نہ شو و میدانی یا نے ان من فات ؛ بہ نفلے

وقتہ فقد فات ربہ اگر وقت خوش است غنیمت میداں کاں را

چو نماز ہا قضا نتواں کرد۔ جنید بسفر حج بود جوانے را در زمین موحش خارستان ریگستان

باہمہ وحشت و تردد و پریشانی دید جنید تفتیش حالش کرد گفت وقتے داشتم اینجا

گم کردم بکدام قوت خیزم و بکدام سکنت طریق را بیشتر کنم لیکن در آں حالت

کہ ترا در طواف وقتے باشد اگر از ما یاد آید خاطرے و نظرے کنی جنید را اتفاق یادش

آمد نظر را لحظۂ آں سو گماشت دعاے در کار او ارزانی داشت جنید باز گشت

او را با وقت او دید گفت اکنوں خیز عاشق صادق صوفی صاحب وقت مرد اہل

دل مرد صاحب دل خوش جوابے جنید را فرمود مقامے را کہ وقت گم کردم

من نتوانستم گذاشت دراں مقام کہ وقت باز یافتم چوں بتوانم گذاشت فعلیک علیک ان تغتنم وقتک ولا تضرب الا فی حضور ربک والسلام مولانا تاج الدین نیک مردے سکین وپیر ہنجار ست چند روزے برما بسکنت بود چوں اتفاق آمدن باشد مولانا مذکور را نگذارد برابر آرد بروشفقت بسیار کند کہ مشقت راہ دیدہ است۔

ن تصرف

ل پر

مکتوب پانزدہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی مولانا علاء الدین دعاے محمد حسینی مطالعہ کند آرندگان صحیفہ سادات کالپور مارا دوستان وبرادران اند فرماں دیہ انعام تمام کنانیدہ آوردہ اند واز جہت پروانہ من متکفل شدہ ام کہ ہر کہ بعد ازیں ازیں طرف قصد کند بدست او فرستادہ شود انشاء اللہ تعالیٰ میباید کہ آں عزیز در کار ایشاں سعی جمیل نماید ودراں کوشد کہ کار حسب مطلوب ایشاں شود منت آں برما باشد خدا جزا دہاد۔ والسلام۔

ن کالپی

مکتوب شانزدہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی علاء الدین دعاے محمد حسینی مطالعہ کند اتفاق ارباب حقیقت است کہ اہم مطالب محبت خداوندیست سبحانہ وہر چہ جز اینست قسمے بہزل و ہزو آرد چہ داغ لااعتباری بر ناصیۂ وجود اوست ہر چند روشن تر می نماید بیت

دوش دیوانۂ چہ خوش می گفت ؛ ہر کہ را عشق نیست ایمان نیست

و معلوم است که محب را کار جز التزام بر در محبوب نباشد جز توجه آنسوے کار
دیگر ندارد و اگر ظاهر هر چند اوراد و ابواب برّ و باقی حسنات ست من وفق وفق
لجمیع الخیرات ومن رُدّ رُدّ عن طریق المبرّات وقت غنیمت شمرد کار خدای
را سبحانه وتعالیٰ بر همه کارها مقدم دارد و همه ساعت که از کار خدا محروم مانی از خدا محروم مانی و آں که
از خدای محروم ماند بدبخت تر از وے دیگرے نبود و ازیں سخن گذشت نباشد جز
فاسق ظالم را و ارجوا ان تکونن من التوابین الصالحین الصابرین العابدین
و لفرا التماس طاقیه کردی هر چند که ایں جانب را آں سیرت نیست که طاقیه
هر طرفے را براں سازد اما ملتمس آں فرزند نخواستم که اشارت بدست روافتد
واللہ ولی القبول وهو بحبیب المامول دو طاقیه برائے آں دو عزیز فرستاده شد
بدست خود را بنیابت دست من گیرد و ایشاں را بعزیمتے درست و عزیمتے صحیح پیش
دارد و دست بدیشاں دهد هر که اهتمام بیشتر دارد او را مقدم تر کند تلقین کند دست بر دست
وے نهد گوید عهد کردی با ایں ضعیف و ایں نیابت زبان من باشد و بر خواجه ایں
ضعیف و بر خواجهٔ خواجهٔ من و با مشائخ طبقات رضوان اللہ علیهم اجمعین که چشم نگهداری
و زبان نگهداری بر جادهٔ شرع هستی پس ایں گفتار گوید چنیں قبول کردی او گوید قبول
کردم تو بگو الحمد للہ رب العلمین مقراض بدست گیر و تخت از اطراف راست
چند موے از نزدیک بناگوش بستاں و چند دیگر بطرف چپ باید به برید و بوقت
بریدن موے و پوشانیدن کلاه کلمهٔ اللہ اکبر اللہ اکبر چهار تکبیر تا باللہ العظیم
مرتب گوید پس آں او بخیزد دوگانه شکر بگذارد و بیش تو خورده بیارد باید که خرج آں
بر مجلس باشد پس آں شش رکعت نماز بسه سلام بعد از هر نماز شام در
هر رکعت بعد فاتحه سه گاں بار اخلاص بخواند و یک دوگانه دیگر
حفظ الایمان در هر رکعتے بعد فاتحه اخلاص هفت بار و یگاں بار معوذتین بخواند

پس سر بسجدہ نہد سہ بار در سجدہ گوید یاحی یاقیوم ثبتنی علی الایمان دوگانۂ بعد نماز خفتن بگذارد در ہر رکعتے بعد فاتحہ دہ بار اخلاص و بعد سلام ہفتاد بار یا وہاب گوید و اگر ایشاں باہمت باشد روزۂ ایام بیض نیز فرمایند و ہم ایشاں را در کار دین اگر رغبت بیشتر بود آہستہ آہستہ از اوراد خواجہ نیز برآں مزید کنند فذلک بداں۔

بیت

نصیحت ہمین ست جاں برادر ؛ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی
وگرنہ ایم اللہ ضایع باشی وضایع مانی۔ رباعی

نامرد مباد ہیچ مردے ؛ بے درد مباد ہیچ مردے
بے درد مباد ہیچ دستے ؛ بے وقت مباد ہیچ دردے

در کودکی خواندہ بودیم اغتنم فراغک قبل شغلک فلا تتناله مولانا معروف خطاط حافظ و فرزندان او را از ما دعا رسانند ایشاں ازان ما اند۔

والسلام

مکتوب ہفدہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین کالپوی

فرزند دینی ابوالفتح علاء کالپوی دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند شنیدہ شدہ است بخبر صحیح کہ آں عزیز البتہ منقطع می باشد و دوام شغلے دارد و ہمہ روز بہ تنہائی میگذارد الحمد للہ مطلوب این ضعیف ہمیں است کہ پیوندگاں ما ایں چنیں باشند وقتے خدمت شیخ نظام الدین محمد بدایوانی قدس سرہ العزیز شیخ فرید الدین قدس سرہ العزیز را در وقت دید و دلیری کرد در پاش افتاد و بتقدیر اللہ آں موافق شیخ بود کیسبتی تو گفت بندہ نظام غریب بدا و بی نیک بختی شیخ بود کہ او فرمود بخواہ چہ میخواہی شیخ عرض داشت کرد کہ خواجہ می خواہم ہرجائی نشوم گفت نظام نخواہی شد اما مجاہدہ شرط راہ است

شیخ آمد این قصه بر اصحاب گفت و گفت شما چه فرمائید کدام مجاهده اختیار کنم اصحاب باتفاق فرمودند که مجاهدهٔ شیخ الاسلام فرید الدین صوم دوام است خدمت شیخ کبیر نیز صوم دوام اختیار کرد شنیده ام که آن عزیز در مجاهده دریافت بیاشد فلتزمه حتی آخر النفس نکو می کنی نکوتر میکنی همبریں ملازمت کن عرق چینے که ملبوس من است که آں لباس خاصه است بهرکس نمی دهم مگر بیاران مخصوص برائے آں عزیز ارسال شده بپوشند و طاقیه ملبوس با آں عرقچیں نیز بپوشد بعد تجدید دوگانه بگذارد و سجده نهد انچه مطلوب دارد از خدا بخواهد امیدوار باشد که بدامنت بدهند و خورده پیش دارد اگر آں بمن تواند رسانید بهتر و اگرنه بهر درویشے که بدزمن رسیده باشد و چند نفرے که چیزے روشن فرستاده بودند خواجه بدّه ملک کالو مولانا سکندر و مولانا اعلم برائے هریکے طاقیه ارسال شده است یکاں بار بر سر نهاده ام طاقیه فرستاده ام و مولانا ابو الفتح بداند آں عرقچیں را از برخود کشیده برائے تو فرستاده ام خواجه برنی بداند که طاقیه ملبوس مخصوص برائے تو فرستاده ام و نام تو بر آں طاقیه نبشته شده است مولانا ابو الفتح با همه مریداں ایں قدر بگوید هر مرید یکه از پیر دور می باشد اما بفرماں اوست و انچه فرموده است برآں است و در رضائے پیر است و متوجه پیر است او محقق داند که او همزانوے پیر است والعیاذ بالله نه بر شرط رضائے پیر و نه بر فرماں پیر بباشد محقق است که میان او و میان پیر از مشرق تا بمغرب دوری است والعیاذ بالله والسلام

ن بدّه

مکتوب هیژدهم

هم بجانب فقیر ابو الفتح

فرزند دینی مولانا ابو الفتح دعائے محمد یوسف حسینی مطالعه کند آرندهٔ صحیفهٔ مولانا فخر الدین صوفی از هندوستان بر ما آمده پیوند ما کرده یکے از متعلقاں ایں جانب است

ازان ماست باز طرف خانہ می رود عیال واطفال آں جانب البتہ اور ار عایتے و اعانتے کند چنانچہ او با خرچ وخوشی در خانۂ خود برود منت آں ایں جانب متوجہ باشد طاقیہ برائے آں عزیز ارسال شد آں را بشرط ببوشد برادران خود راو عزیزان دیگر را از ما دعا برساند والسلام

مکتوب نوزدہم

بجانب فقیر ابو الفتح علاءؒ

فرزند دینی مولانا ابو الفتح علاءؒ کالپوی دعائے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند آرندۂ این صحیفہ سید قوام الدین از قصبۂ اچوٹی برما از دور دست آمدہ بود پیوند کردہ باز طرف خانہ می رود دو خواہر برائے کار خیر دارد بدانچہ دست دہد از یاراں وآشنایاں درین محل خیر بدہانند بمنت آں ایں جانب متوجہ باشد احیاناً مکتوب او می رسد وآیندگان ذکر خیر او میکنند۔ والحمد للہ علی ذالک والسلام

ن راجولی

مکتوب بستم

بجانب قاضی اسحٰق جہترہ و برادر قاضی سلیمان

الحمد للہ علی کل حال والصلوٰۃ علی رسولہ بالغدو والاصال والتسلیمات السنیۃ والتحیات الرضیۃ علی الاخوۃ الصفیۃ والرفعۃ الزکیۃ متقسم ومستدیم باد اما بعد نزد اہل تحقیق مقرر ومحقق است کہ بہترین کارہا وشریف ترین روزگارہا طلب خداوند تعالیٰ است و وجدان و عرفان اوست ہر چند کل موجودات از معرفت او خالی نباشد اما انسان عرفانی خاص دارد کہ لا یطلع علیہ احد الا القلیل من الاقل وھو المخصوص

بالانبیاء والرسل صلوات اللہ وسلامہ علیہم ومن اتبعہم
بالمھل والاجل واز ضرورت معرفت دوام خیال حضور معشوق با خود بعینہ
بعین چشمش مسرور بعد از توجہ تام التزام بر درا و درکارا و تصفیہ وتزکیۂ اخلاق از لوازم
وضروریات است در خیال دل عاشق نباشد جز تصور صورت معشوق بزبان نرود
جز نام معشوق حکایت نبرد جز از وفا وجفا واز لطف وکرم وصفا وعطاے او
یحتمل کہ گہے از غلبۂ وقت سخن از ناز وکرشمہ واز رخسار وسمہ ہم باشد اگرچہ
از دائرہ غیریت خارجی است امابرکار محبت ہم بگرد مرکزی گردو آرے
العشق جنون والجنون فنون وملازمت درکوے وکوچۂ معشوق بہر بہانہ کہ
باشد البتہ یک گذرے درکوے او بود بلکہ باید کہ ایں خستہ ہیچو خسے دررہ آں کو
وکوچہ افتادہ بود والبتہ بحسب عزیمتے کہ او دارد از استعمال عزایم خالی نبود جادو
کند افسونے خواند پلیتۂ سوزد وطلسمے پردازد واز وجہ مقصودش اینست مگر
از درے فتح بابے شود والبتہ باکسان آں درو درگاہ مصاحبتے وملازمتے باشد
بایشاں درسازد وداں کوشد کہ با ایشاں آشنائی خاص پیدا آرد چہ ببذل نفس و
مال وچہ ببذل جاہ وجلال کمینۂ بندۂ آں درگاہ راکمترین غلاماں وکمترین
چاکراں باشد آرے اگر کارے سرزدہم از ایشاں بود باین ہم خود را آراستہ دارد
لعلہ لایستقدم ولایستنکف بل یحتمل رغب ویطلب ہاں وہاں
تامل شافی واندیشہ کافی دریں بیان کن طالب باید کہ ہموارہ در مراقبہ وذکر و
فکر وتلاوت گذراند درہر حالتے کہ باشد بحسب آں حالت اورا فکرے وذکرے
ہست واز امیدے وبیمے خالی نباشد امیدوار دگر روزے روے مقصود
ومقصد ببیند بترسد محجوب عظیم القدر است نباید کہ دورباش حرماں برجان
طالباں او افتد وایشاں را از بدر واز در یادہ گرداند کہ گہے از جمال وبہاو

از جلال و کمال او بوہم و خیال خویش کہ نشانی دہد ۔ طالب را اگر جوئی جز در مسجد و گورستان کہنہ و بادیہ و گوشہ و کنج نیابی و با مشائخ اہل ارشاد و عرفاے امجاد صحبت و ملازمت باشد خود کار جز ایشان نسزد طالب ہرگز روے مراد نہ بیند تا رہبرش نبود بقدر وسعت و مکنت بذل خویش بکند عز و شرف و جاہ و مال را در حضرت ایشان در بازد ۔ بیت

تا در نہ زنی بہر چہ داری آتش ✽ ہرگز نہ شود حقیقت عیش تو خوش

با ایں ہمہ کہ گفتم مہم ترین کارہا آراستگی مرد باشد تخلقوا باخلاق اللّٰہ و تصفوا بصفاتہ نقد وقت او بود تا متصف بصفات او نباشد قابل نباشد کہ مشاہدۂ ذات تواند کرد اندیشہ کن بر عاشق در مجاز چہ صفت در تحریر رفت و تقریر من کدام بیان را اثبات کردہ آہ دریغا یاران عزیز را نفس نفس ذلیل گشتہ است ۔

بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس ✽ نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

دلہا برین راضی شدہ کہ خوار بزیند و مردار بمیرند و شرمسار بخیزند ۔

بیت

در چہ کارید در چہ مصلحت اید ✽ اے فرو ماندگان بے مقدار
در جہاں شاہدے و ما فارغ ✽ در قدح جرعۂ و ما ہشیار

جواں مردا از سینۂ تو نمی خیزد و در دل تو نمی نشیند ۔ بیت

بعد ازین چنگ من و دامن دوست ✽ پس ازیں گوش من و حلقۂ یار

اے یار عزیز و برادر شفیق دست در دامن طلب زن و استوار قدم باست ولیکن تا رہبر را پس رو نباشی روے رہ کار نہ بینی و نشان منزل نیابی خواجۂ من فرمودہ است کہ بے پیر ہر کہ در رہ سلوک گشتنا بمثال او مثال رسن تاب بود

ہر چہ بیشتر تا بدبستر رود طالب ہمہ وقت رعایت اوراد و وظائف بکند اشراقے و
چاشتے و تہجدے و اوابینے و فی زوالے و اوقات مرجوہ شام و صبح و غیر آں
نگاہدارد و ایں بجائے سحر و جادوے اوست بلے لَاتَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ
وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ہمہ درہا رامی کوبد تا از کدام باب فتح فتوح روح و
روح تجلی کند بلکہ تحقیق اینست تا آں ہمہ رعایت در کار نباشد سرانجام روزگار
نشود اللّٰھم وفقنا لما تحب و ترضی ایں ہمہ اسباب ظاہرہ و مواہب
باطنہ بشرط شدت طلب و غلبۂ محبت است پیش از ہمہ کارہا ایں مقدم تر است
اے یار فہیم واے دوست ذہین بداں رہے کہ من دعوۃ کردم ایں تجارتے
است ہر چند دریں بازرگانی زیانے بیشتر خورند سود بیشتر باشد آں کدام جوانمرد
برخوردار است واز کدام پشت و شکم زادہ است کہ زیان ایں راہ خوردہ است
وانکہ سودمند است۔ بیت

در وصف نیاید کہ چہ شیریں دہن است آں
ایں نیست کہ دوراز لب و دندان منست آں

آں نظارۂ شوخے خہ خہ مرداں بر آب رواں معامی نویسند آرے
روے صواب روشن ترنخواہند دید باوہم خیال و امید توالد و تناسل را
عشق بازی میکنند اینک ببیں کہ بکعبۂ وصال نخواہند رسید در
شورستان بامید وفا رسیدن کشت زارمی سازند عنقریب برخوردار
خواہند شد ورنہ رامیخواہند امروز در یابند براے آں می یابند آرے آرے
امر ممکن است بسہل و آسانی ظافر و فایز خواہند گشت۔ الحاصل اگر ترا نقدے
ازیں عالم بدست آمدہ است بیا بیا کہ نیکبخت ازلی و ابدی ورنہ مرد واے
واے ہزار واے برآں بیچارہ کہ ازیں دولت محروم است زنہار دست از

لہ نہ خواہند

دامن طلب نگسلی بطرفے لحظہ نکنی وجز ایں ہرچہ ترا باشد ہزل باشد ہزیان باشد
ژاژ باشد خالی بے مغز باشد ہمچو پیاز باشد اے مولانا اسحٰق تا مسحوق نگردی بر
مثال سحقے کہ مرد کیمیا گر زیبق راکند در سلایہ انداز دچناں بدستہ ساید کہ ہیچش
از وے نماند ایشاں آں را الجسم نامند وایم اللہ اگر تا سعادت محبت وکبریت
احمر معرفت دستت نہ دہد مس وجود تو زر نگردد تا ہوا را در رہاوں ہویت ننہند
چندانش بسانید بکوبند چنانچہ طبیب چند دارو یکے یساز وطبیعتے دیگر شود ہمچناں
باید شد۔ بیت۔

تواو نشوی ولیک ار جہد کنی ÷ جائے برسی کز تو توئی برخیزد

اگر من زندہ باشم آں سو آمدنی ام۔ بیت

دست از دامنم نمیدارد ÷ خاک شیراز وآب رکناباد

اما آں عزیز را اگر مطلوب تحقیقے وتلقینے وتعلیمے ہست بہرطریق کہ باشد ایں سو
بیاید بالعجل والعجل الوحا الوحا اللیل حبلی والساعۃ حبلی الاحوال سجال و
الایام دوال ودجاء الحیوۃ کظل سحاب زائل وبرق سریع الزوال

بیت

دریاب اگر تو عاقلی شتاب اگر صاحب دلی
باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

ومولانا سلیمان بسلام مخصوص باشد آنچہ او را فرمودہ ایم ملازمت شرط
آں کار است بفوت شرط فوت مشروط باشد سید مسعود قاضی منہاج الدین
وقاضی عماد الدین وباقی خلق جبہرہ از ما ہر یک را سلام رسانند آنچہ در تقریر و
تحریر آمد بنیکبختے باشد بکار برد۔ بیت

نصیحت کردیم بگوسال اگر آزادہ بسیار ÷ وگر گوی کہ نتوانم غلام تست بگوسال

مکتوب بست و یکم

بجانب قاضی اسحٰق و قاضی سلیمان

فرزند دینی قاضی اسحٰق دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند اہم مطالب و اعز
مقاصد معرفت خداوند است تعالیٰ و طلیعۂ محبت مقدمۂ معرفت صورت
نہ بندد محبت بر دو قسم باشد عامہ و خاصہ محبت عامہ عبارت از امتثال وامر بود
محبت خاصہ کا سمہ خاصہ است وہب صرف است لطف محض است و
ایں را علامتے واشارتے نمودار شدہ است تزکیۂ دوام و توجہ تام نشان محبان
خاص است تزکیۂ نفس باتفاق عبارت از چہار قاف است قلت الطعام
وقلت المنام وقلت الکلام وقلت الصحبۃ مع الانام چوں بریں چہار قاف
وقوف شود ارجو کہ تزکیۂ نفس دست دہد شرط کار راست استقامت فَاسْتَقِمْ
کَمَا اُمِرْتَ ہم بریں مصلحت تعلیم امت شدہ است توجہ تام بے تلقیں پیر و مرشد
میسر نشود اگر مرشد مسترشد را توجہ حضور صورت خود فرماید دریں چند مصلحت باشد
نخستیں مصالح جمع ہمت ابتدائے اغیب را تصور حضور مشکل باشد مرئی معلومے
مشخصے را با حسن الہیأت و اجمل الاشکال و الصور تصور کند زود ترے میسر آید
چوں دل مجمع ہم اعتناق گیرد باز انجا تواں بیشتر آسان وسہل ترقی کند بتصور حضور
رعایتے رود و عنقریب بمراقبہ تواند شد. و دیگر پیر ہموارہ در مشاہدہ و محضر الہیأت
است چوں دل مرید ہموارہ بتصور حضور پیر بود وقتے چنین اتفاق افتد کہ بین القلبین
محاذاتے درستے شود انچہ پیر بعد ریاضت و مجاہدہ حاصل روزگار خویش کردہ
است مرید را باہمہ ہواہا و گرفتاریہا نقد وقت او باشد. ھذا فضل عظیم و
کمال جسیم مثالش چنیں بود کہ عکس آفتاب در آب صاف کہ محاذی آفتاب بود -

ن ہم است

برآید و بر دیواری که محاذی آب افتاده است عکس عکس بر صفحهٔ آن جدار پیدا آید
آنچه همه عمر پیر بهمه محنت و رنج حاصل داشت طالب راهم باول قدم بدست
افتد سخنے دیگر است اینجا که آن در حریم کتابت نگنجد و در مضیق گفتار در نیاید طالب
چوں ادراک آن دولت کند هم خود دریابد اما ابتدائے در فهم او نیاید نبشتن آں
زیاں کار او بود اما تلقین پیر بمکاتبه و مراسله چنداں سودمند نباشد اگرچه از
نفع مائی خالی نباشد حکایت از عسل دیگر باشد اما عسل در کام یکے کردن بدست
خود آن دیگر بود۔ آرندهٔ صحیفه مولانا علاء الدین گوالیری را بهر چیز براه کرده ام او مردے
صادق است البته خیانتے و ظنّے روا نخواهد داشت تلقینے که او کند هم از زبان
من بوده باشد اما اگر از من بغیر واسطه میسر شدے کارے بودے والموفق هو الله
والداعی هو النبی علیه السلام وانچه آن عزیز از احوال خود نبشته است نیکو چیزے
است صوفیاں اینچنیں گویند هذه خویلات تربی بها اطفال هذه الطریقة
ایں واقعه بشارت میدهد که اگر آن عزیز مداومت در کار کند و همه روز و شب
درین کار بسر برد امید باشد از الهیات هم نصیبه گیرد هذا بشارت عظمی و کرامت
کبری۔ ترا همواره در کار باید بود انتظار فتح باب امید باید داشت وانچه آن عزیز
التماس حلق کرده است نیکو اتفاقے ست در زمرهٔ دوستان خدا در آمدن
و خود را بلباس ایشان نمودن دلیل قبول ایشان و وصول نعمت خاصه باشد۔ دست
مولانا علاء الدین نائب دست من است زبان او نائب زبان من طاقیه
از سر خود بران عزیز فرستاده ام آن را در پیش دارند مولانا علاء الدین مذکور را در تلقین
کند انچه در اول بیعت من تلقین کرده بودم مولانا اسحق بدان وضعے و کلمتے که از من
قبول کرده بود همچناں قبول کند مولانائے مذکور بر سر تو کلاه نهد تو دوگانهٔ بگزاری و
خورده که شرط کار است پیش مولانا بیارد بنهد انچه مولانا دران وقت فرمایند

بدل قبول باید کرد و اگر تلقین ذکرے و مراقبہ مقصود باشد ہم مولانا تلقین خواہد کرد ۔
آں ہم فرمایش من باشد با این ہمہ مثل عسل محقق و ممثل است اگر ایچنین کارے
کہ جہانے سرگردانست بحضرت پیر رسد دولتے واثرے دیگر دہد کہ چشم دل بداں
ہر چند بینا است بیناتر و روشن تر گردد۔ حدیث ۔ فرزند دینی مولانا سلیمان دعائے
محمد یوسف حسینی مطالعہ کند و محقق داند انچہ براں عزیز بنشستن مطلوب بود آں جملہ در
فرمایش مولانا اسحق مکتوب شدہ است دوم بار بنشستن حاجت نہ باشد و انچہ تو واقعہ
نبشتہ بودی نیکو ست امید وار بشارتے است اما دل براں بستن باز ماندن از
مقصود باشد مطلوب ما عزتے دارد کہ بہر زہ در کتابت نتواں آورد آہ تا بندہ
با خدائے یکے نگردد چنانچہ جز خدائے را نہ بیند و نداند و نشناسد نتواں گفت
بچیزے بجائے رسید و ایں کارے بس عزیز و اعز الاشیاء است ترا امید واری
شدہ است والسلام ۔

مکتوب بست و دوم

بجانب شیخ زادہ خوندمیر و برادران او

فرزند دینی خواجہ صدر الدین خوندمیر دعائے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند
نماز گذاردن و روزہ داشتن و حسنات و مبرات دیگر کار ہر بیوہ زنے است
مشغولی طالبان خدائے را کارے علیحدہ باشد این جز بہ بدرقہ پیر نتواں اشتار
کردن خود رسیدن براں دولت چہ صورت نقش را نتواں کرد و اعلیٰ اگرچہ
بغیر واسطہ ہمہ وسایط از میاں برگرفت فرمود الھاء راجعۃ الی الذات دون
النعوت والصفات اما آں دل کجا کہ فہمش کند و آں دیدہ کو کہ جمال این کلام را
تواند دید میوہ کہ نتیجۂ ایں درخت باشد آں را محبت خاصہ نامند ایں جا عقل را

بے گم است دلہا درکتم عدم است جاں ہا درحیرت وہیجان است کجا افتادہ ام چہ می گویم لاحول ولاقوۃ الا باللہ وفرزندم خوندمیر را شنیدہ ام بیشتر احوال درعبادت وطاعت می گذارند احسنت احسن اللہ جزاک اما این قدر بداکہ ہمہ عبادت ہا وطاعت ہا بے حضور اعتبارے ندارد وحضور آں چہ پیر توجہ فرماید کارہماں باشد اگر بمکاتبہ ومراسلہ بسندہ نکند۔ مولانا علاء الدین گوالیری یارے عزیز است ازین جنس چیزے نامزد وقت او کردہ ایم اگرہم ازو چیزے بیاموزیم رہ کارے باشد بارے عاری نباشی واگر اصطحاب با ما میسر شدے زہے دولت کار امید واری بیش بودے رسول اللہ فرمودہ است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، من صلی رکعتین ولم یحدث فیہما نفسہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قبل ولم یحدث شارہ اطلاق بگیرد وجز بحضور محقق است ہیچ عبادتے راعزتے نیست بے حضور دل وحضور دل امرے ممکن ومیسر اگر بفرمان پیر کارے کند وانچہ مرداں گویند حضور امرے محال است محال نیست اما عسرتے دارد اجو بہ کار نیست انچنیں مستحیلے متسرے بواسطۂ پیر سہلے وسہلے گردد ممکن باشد ولیکن قریب الحصول۔ مصرع۔

در یاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی

حدیث۔ فرزندم امیر چند دعاے محمد حسینی مطالعہ کند خبر است کہ میر چندہ کارہا گزیدہ نکند انچنیں روا نباشد امید وارم کہ تو آں بکنی کہ چشم دل ودستانت روشن تر گردد کارے خوندپیر کند توچراہماں نہ کنی با تو نیز استعداد آں مرکب است والدۂ خوندمیر را دعا خواند بیشتر احوال درعبادت وطاعت گذارند عورتے کہ کار مرداں کند او مرد یست برصورت عورت واگر مردے کار عورتاں بکند یعنے ہوا پرست باشد او عورتیست برصورت مرد بلکہ بدتر ازاں۔

ن الحضور

ن چندن

ن چندل

؟ میر

حدیث - امیر بده دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کنند ازاں برادرعزیز متوقع است کہ بمارہ در عبادت گذارند و با اقارب وعشایر زندگانی کہ باید ہماں کنند ما وشمارا ازین جہاں جز عمل نیک بردن چیزے صورتے ندارد۔ والسلام

مکتوب بست و سوم

نیز بجانب شیخ زادہ خوندمیر بعد نقل مخدوم زادۂ بزرگ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجازی امور بر حسب ارادت خالق الخیر والشر در جاریست تو بارضا باش یا بسخط ہیچ۔ ہیچ صورت تحول وتبدل نباشد انچہ او تعالیٰ خواستہ است رو بنماید فرمان از طرف مریدتا در بریں جملہ صادر است کہ تیغ بر فرق زنیم تو دم مزن جگرت بدریم تو آہ مکن دولت را پارہ پارہ کنیم تو از شنگ در پیشانی میفگن آرے از غفور رحیم واز عفو کریم ہمیں متوقع ومنتظر آمدے گرفتار ایں چہ گفتہ است کہ علی رسالک والزم علی عاذرک بندہ عاجز برآستان بندگی سر نہادن چہ چارہ باشد۔ بیت

چہ چارہ باشد بیچارگاں دردت را ❊ جز انکہ بر سر خاک درتو خوں بازند

انکہ چکنم انکہ چکنم ـ نظم

برگذر زیں سراے غروفریب ❊ درشکن زیں رباط مردم خوار

کلبۂ کاندرو نخواہی ماند ❊ سال عمرت چہ دہ چہ صد چہ ہزار

رخت بردار زیں سراے کہ ہست ❊ بام سوراخ وابر طوفاں بار

ہر کہ از چوب مرکبے سازد ❊ مرکب آسودہ واں ماندہ سوار

رہ رہا کردۂ ازانی گم ❊ عزاندنشۂ ازانی خوار

دولت آں را مدان کہ داوندت ❊ پیش ابناے جنس استظہار

ان چہ گویم

تا ترا دولت است یار نہ ٭ در جہانِ خدا اے دولت بار
چوں ترا از تو پاک بستانند ٭ دولت آں دولتست و کار آنکار

خوند میر بداند طاقیہ ملبوس و چند گز جامہ کہ بر سر پیچیدہ بیبا شد برائے ترا ارسال افتادہ آں را بشرط بپوشد و رعایتے کہ دران باب آمدہ است نگہدارد۔ والسلام

مکتوب بست و چہارم

بجانب امیر سلیمان کوتوال ایرج و ملک تاج سلیمان و مولانا بدر سلیمان

فرزند دینی سلیمان شہاب دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند کدام دولت عالی تر و کدام نعمت شریف تر ازین کہ تو با خداے خویش بفراغت بے مزاحمت آیندہ و روندہ دوست و دشمن و آشنا و بیگانہ مستغرق باشی اے بیچارہ تو قدر فراغت چہ شناسی شنیدہ باشی۔ بیت

بفراغ دل زمانے نظرے بخوب روئے ٭ بہ ازاں کہ چتر شاہی ہمہ عمر ہاؤ ہوئے

ترا با صحبت مرداں چہ کار ترا با تعلم چہ نسبت آنچہ لابدی دین است وضو و نمازے و بد آنچہ ہر نفسے مردم بداں محتاج است بکفایت رسیدہ باقی وقت غرق بیاد خدا باش آں روزے کہ بر تو کسے نیاید و تو روے کسے نہ بینی و کسے روے تو نہ بیند بدانکہ ترا معراجست کہ ہم نشیناں حضرت و مقرباں صمدیت ازاں حسرت ہا برند۔ رباعی

دل در تنگ پوشند نکو شد کہ نشد ٭ جز بر تو فرو نشد نکو شد کہ نشد
گفتی کہ برنج ارنکو شد کارت ٭ دیدی کہ نکو نشد نکو شد کہ نشد

ن برنجم

مرداں بر نقش حمام بامید وصال خیال بازی سکینند ہرگز بتوالد و تناسل نرسند در شورستاں کشت می سازند ہرگز بر نخواہند خورد بر آب رواں نقش

می نویسند ہرگز بر معنی مراد آشنا نخواہند گشت با بد کار عشق می بازند و وفا را چشم داشتہ اند لحظہ ازاں روے نخواہند دید ہیہات ہیہات۔ **نظم**

برگذر زیں سراے غرور فریب ⁂ در شکن زیں رباط مردم خوار

کلبۂ کاندرو نخواہی ماند ⁂ سال عمرت چہ دہ چہ صد چہ ہزار

رخت بردار ازیں سراے کہ ہست ⁂ بام سوراخ و ابر طوفاں بار

ہر کہ از چوب مرکبے سازد ⁂ مرکب آسودہ واں و ماندہ سوار

رہ رہا کردۂ ازانی گم ⁂ عز ندانستۂ ازانی خوار

دولت آں را مداں کہ داندت ⁂ پیش ابناے جنس استظہار

تا ترا دولت است یار نۂ ⁂ در جہان خداے دولت یار

چوں ترا از تو پاک بستاند ⁂ دولت آں دولتست کار آں کار

آں ساعتے کہ خطرۂ غیر از خدا در دل تو بود خود را مشرک و بت پرست دانی۔

ملک تاج سلیمان خاں زادہ را سلام و دعاے من برسانی و بگوئی شنیدہ ام بعد ہفتہ روے بپیچیدہ در مسجد می آئی و ہجوم مردم دنبال تو مبارکت باد۔

بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس ⁂ نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

والدۂ خود را دعاے من برسانی و بگوئی بداں چہ فرمودہ ایم ملازمت بکن و پسر خویش را دعا کن الٰہی فرزند ما را بخود مستغرق دار و دل او را از خطرۂ غیر حق باز آر۔ مولانا بدر الدین سلیمان دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند اشراق و چاشت تہجد و اوابین و فی زوال ملازمت کند و امید فضل من اللہ باشد۔

والسلام

مکتوب بست وپنجم

بجانب قاضی برہان الدین ساوی ایرجی وسید حسنؒ امیر سلیمان

تقدیم تسلیم ۔ از رسوم تعظیم احرار است ۔ برادر دینی مولانا برہان الدین ساوی دعاے محمد یوسف حسینی بشرط محبت واعتقاد مطالعہ کند کلمۂ چندکہ از لمحۂ ذوق عاطل نباشد ونکاتے چندکہ از پیرایہ تحقیق عاری نہ زبان وقت املا کرد بضرورت در صحراے کتابت افتاد ہرچند کہ پے شکستہ ودم بریدہ است اما از جولانی وجحالی خالی نیست بحقیقت تواں دانست کہ محبت برسہ قسمت منقسم می شود محبت عامہ کہ علمائے تفسیر واحادیث واستادان فقہ برین متفق اند کہ محبت با خدا عبارت از امتثال امور باشد آرے عقل ہمیں فرماید ونفس ہمیں فہم برد برین استشہاد قول رابعہ عدویہ وانشاد شعر انسبتے دارد ۔ شعر

تعصی الہ وانت تظہر حبہ ÷ ھذا لعمری فی الفعال بدیع
لوکان حبک صادقا لاطعتہ ÷ ان المحب لمن یحب مطیع

ومحبت خاصہ این نیز برسہ حصہ نصیبہ می شود محبت افعال ومحبت صفات ومحبت ذات محبت افعال نظارۂ صنایع شود کہ چہ اعجوبا تست وحدوثات اشیا وچہ حسان وملاح است کہ مصنوعات او مفید ہر آئینہ صانع نباشد مگر چنیں وچنیں کسے بدیں درستی وراستی نشود تا وحدہٗ لاشریک لہ نعت لازمی او نبود بضرورت میل بشری وطبع انسانی بمحبت او مبتلاے او گرود ۔ بیت

ہمہ اظہار وانوار آفریدند ÷ نمودار رخ یار آفریدند

ودیگر محبت صفات کل جمیل من جمال اللہ ان اللہ جمیل یحب الجمال

نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ رہنماے این محبت

کرده است وره برئ ره روان نموده است بسیار مجانین عقلا دریں سلسلہ گرفتار
مانده اند وازین قید خلاص ایشان نشده آنکه ورا ے ایں حجب واستار می بازدو
درپرده خالق ومخلوق می نماید چه گفتنی تمثل وتشکل کرده است بالغت لطف وجمال
وصفت رحمت وکرم بدیں صورت نموده است ۔ اللهم الهمنا رشدنا
واهدنا الی سواء السبیل پس کبار را دریں بادیه ره افتاده است بسیار
روندگاں را دریں ره بلا نا پیدا کرده اند اباحت والحاد زندقه وانحراف یکے از شعب
این طریق است ازین بلا جز بعنایت پیر نجاتے نباشد الکلام یطول والطبیعة
عنه ملول غرض را باشیم ۔ سوم محبت اخص خواص است آں محبت ذات مطہر
ومقدس عن کل عیب ونقص باشد این درگفتار وکردار مردم ابرار واحرار نیست
دربیان مقفل زبان عقل مسلسل ومغلل است لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت
علی نفسک اشارتے ازیں جمله نموده است العجز عن المعرفة معرفةٌ رمزے
هم ازین حکایت ست هذا باب ۔ مصرع

ترا ممکن چنین دولت تو از بے دولتی غافل

هیچ میدانی که بچه می رود هیهات فیهات پے روئے خدعۂ غول مکن که در تیه
ضلال افتی در شورستان کشت مساز که برخوردار نگردی بر روے آب روان
معما منویس که وجه صواب بنه بینی بر نقش عام بامید توالد وتناسل عشق مباز که هرگز بکعبۂ
وصال نرسی ۔ وهم وخیال وظن اصلے مشمر که بحسابے بحقیقت راه نیابی بر ره گذر سیل
غرفه برمساز که نظاره برسیل عیوق نشود جام صبوح را در غرقاب نوح میندار که جز
آخر کلمه الغرق مشاهده نباشد الغرض که هیسرت هست که یک نفسے بر سر هوسے
رسی نرسے که توئی ورنه ۔ رباعی

درچه کار یده ودرچه مصلحتید ای فرو ماندگاں بے مقدار

ن گوئی

درجہاں شاہدے و ما فارغ ❊ در قدح جرعۂ و ما ہشیار

آہ دریغ باشد کہ ازیں جہاں ہر شوی و نقدے در ذیل خنبۂ تو بر بستہ نبود۔
بلکہ صد ہزار دریغ۔ بداں ماند کہ یکے را سودائے تجارت در سر افتاد سرمایہ گم کرد۔
غم و رنج میخور وزہے مرد عزیز حمیٔ عاقل ہوشمند کہ اوست۔ غزل

برگذر زیں سرائے غرو فریب ❊ درشکن زیں رباط مردم خوار
کلبۂ کاندرو نخواہی ماند ❊ سال عمرت چہ دہ چہ صد چہ ہزار
رخت بردار ازیں سرائے کہ ہست ❊ بام سوراخ ابر طوفاں بار
رہ رہا کردۂ ازانی گم ❊ عزندانستۂ ازانی خوار
ہر کہ از چوب مرکبے سازد ❊ مرکب آسودہ داں و ماندہ سوار
دولت آں را مداں کہ داندت ❊ پیش از ابنائے جنس استظہار
تا ترا دولت ست یار نۂ ❊ در جہانِ خدائے دولت بار
چوں ترا از تو پاک بستانند ❊ دولت آں دولتست کار آں کار

یا اللہ وایم اللہ ترا روزگارے در پیش افتد کہ از ہمہ کارہا و کردارہائے
خویش پشیماں باشی زینہار ہزار زینہار غافل مباش بے غم منشیں یعنے ترا با خداوند
چہ زیاں باشد اگر در سلوک این راہ ترا زیانے نماید فرد اچنگ تو در دامن من۔ رباعی

چہ بکونیں می شود مغرور ❊ ہر دو عالم بدہ و مبادلہ کن
صورت خوب تو نسخۂ اوست ❊ بازخوان و ببیں مقابلہ کن

عجب ترا این سودا زیاں کرد کہ شیئے مائی و ہمی خیالی رفتنی نہ ائلے وفائی
بہمی با خدائے باشی مقابلہ آں خدائے ترا باشد آہ صد ہزار دریغ۔ بیت

نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ
نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس

بیا بیا ورا آورا ہنوز وقت باقی است ترسم کہ روزے پیش افتد تراکہ البتہ از پنجۂ ہستی پس آئی و رباز است وزباں بیکار است ملک معزول است رہ گذرے عامے کردہ اند مسکین تو محروم ماندۂ ارجو کہ مسلمانان البتہ رہ خود گیرند واز مقصود باز نمانند۔ حدیث۔ سید حسن اللہ اموره وحسن اللہ خوره وملک سلیمان واصحاب دیگر کہ سکنۂ آں ولایت اند از ما تسلیمات وتحیات بحسب اتفاق واعتقاد مطالعہ کنند چند سخن بر مولانا برہان الدین مبرہن ومحقق شدہ است اگر چہ مخاطب مولانا است اما مقصود ما بر عامۂ مومناں بسیار است کہ بزرگے را مخاطب سازند وہر کہ ہم سنگ وہم رنگ اوست بدلالت کلام او نیز داخل باشد وآں کہ خود را بذیل آں بزرگاں بربندد او نیز نصیبہ از قسمت ایشاں بگیرد۔ والسلام

ن خیوره

مکتوب بست وششم

بجانب خواجہ ابراہیم بہروچی

خواجہ ابراہیم سلام ودعاے محمد یوسف حسینی استماع کند ہر کہ تنہا باشد وتقلیل ماکل ومشارب کند بخاصیت ایں عمل نورے ونارے وصفائی پیش آید ہر چہ خواب بیند درست باشد وہر چہ در خطرۂ او بگذرد موافق تقدیر بود ایں عمل موجب آنست کہ مردم ہر جنس محب ومعتقد گردند ایں نوع در طریقت اہل طلب عزتے ندارد ومقصود وراء من کل وراء است وآں را جز بصحبت پیر ومرشد نتواں دانست وبجز ارشاد پیر مشفق نتواں بداں جا رسید اگر آں عزیز را مقصدے کہ اعظم المقاصد است وہمتش برآں آوردہ کہ نوعے بداں تواں رسید جز بملازمت صحبت واطاعت وانقیاد شیخ میسر نیاید

ہاں وہاں ۔ بیت

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی

باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنین ایام را

الوقت عزیزٌ والعمر قصیرٌ والغفلة من الجنون ہیچ معلوم ہست

کہ از چہ چیز فارغ وغافلی ونمیدانی ۔ بیت

درجہاں شاہدے وما غافل ؛ درقدح جرعۂ و ما ہشیار

باشد کہ آخر العمر ہم ایں دولت ترا دست دہد ۔ بیت

بعد ازین دست ما ودامن دوست ؛ پس ازین گوش ما وحلقۂ یار

زیادہ چہ نویسم خود گفتہ اند اگر در خانہ کس است یک حرف بس است

طاقیہ کہ ملبوس ایں ضعیف است بحسب التماس آں عزیز بدست آرندۂ صحیفہ

ارسال شدہ بتجدید وضو کند طاقیہ را پیش دارد دست بر طاقیہ نہد ودر دل

خویش ایں نقش منقش کند کہ پیر حاضر است ومن دست بدست پیر نہادہ بیعت

میکنم وعہد کردم باخدائے خویش وبا پیر وبا پیر پیر وبا مشایخ طبقات رضوان اللہ

علیہم اجمعین کہ چشم نگہدارم وزبان نگہدارم بر جادۂ شرع باشم ہمچنین قبول

کردم وطاقیہ بپوشد بعد ازاں برخیزد ودوگانہ بگذارد وبگوید نویت ان اصلی للہ تعالیٰ

رکعتین وراعیا عما سوی اللہ نیت کند وچوں دوگانہ گذاردہ باشد باید ہمانجا کہ

طاقیہ پوشیدہ بود سر بر زمین آرد ببینکہ پیر آنجا حاضر است وخوردہ ہا پیش دارد بہر

فقیرے کہ آں خوردہ دہد بمار سیدہ باشد این خیال بازی کہ گفتم اگر صفائی وتقاضائے بدلِ حاصل

شدہ باشد پیر را بمشاہدہ بیند بعینہ وعینہ تفاوتے نبود ومصلائے کہ برآں نماز گذاردہ ام

براں عزیز ارسال شدہ است باید کہ فرائض ونوافل تو ہم برآں ادا شود اما ایں قدر

بداں واین بیت ورد حال خود ساز ۔ بیت

تا در نہ زنی بہرچہ داری آتش ٭ ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش

و باید کہ اشراق و چاشت و تہجد و اوابین و فی الزوال و تمام اوراد شیخ در عمل باشد این خود وظیفۂ ہمہ طفلان است کہ ہنوز دراں مرتبہ نرسیدہ اند کہ ایشاں را طعام بچشانند ہزار بار درود و ہزار بار اخلاص ہر شب بعد از نماز خفتن و سیپارۂ کلام اللہ ہر روز داخل اوراد وظیفہ است و پنج سورۃ بعد ہر پنج فرائض یکاں سورۃ والسلام۔

مکتوب بست وہفتم

بجانب شیخ خوجن دولت آبادی

برادر دینی مولانا خوجن دعاے محمد حسینی مطالعہ کنند حکایتے از اختیار الدین شامی مذکر شنیدہ ام جوانے را با کنیزک تاجر دل بستگی شد تاجر بحکم غیرت از اختلاط بیرونی حبس کرد جوان مبتلا کہ تیر عشق شگاف دلش برادوختہ بود صاحب فراش شد مادر و پدر او ہر دو سنتے کہ از آن او ست تجسس و تفحص حال او مبالغتے کردند طبیب از صحۂ او دلیل مادۂ مرضے از معدہ او نکرد و حکیم از تفرس خویش انکشافے ندید و مردمے کہ از تسخیر جنے و دیوے و شیطانے ادعاے کنند دیوانہ وش استقامت بر حالتے نکردند ہمہ باتفاق گفتند کہ در ظاہر و باطن او موجبے براے این حالت نیست و ایں حالت او جز این معلوم نمی شود سینہ گرمے آہے سردے رنجے زردے لبے خشکے چشمے ترے گفتند امرے خارجی را تفحص باید کرد مادرش بدلداری نشستہ او را دلداری داد و دلا ورکرد بسخناں نرم و تر باوے گفت کہ تو نادہ مہی از کودکی ترا بر آوردہ ام داشتہ ام شستہ ام چناں کہ مادراں با فرزنداں کنند ہر خراشے کہ در سینۂ تست با من بگوے تا تدبیر و مرہم آں ریش کنم جواں دل یافت

حدیث حادثۂ دل خویش وقصۂ غصۂ جان بر مادر فرو خواند مادرش گفت سہل کاریست
این خوند کارش تا جراست بہایش زیادت تر بدہیم او را بتو رسانم پیغام اشتراکر دند بہر
بہائے کہ او راضی شود البتہ غیرت دامن گیر او شد از مبایعت ممتنع شد آں
کنیزک نیز بمرض دق افتا و الغرض بعد چند روز راضی بہ بیع شد خلق و اقارب جوان
بنظارہ جمع آمدند امروز آں کنیزک می آید این جوان با او چہ معاملہ کند گر دنحت آں
جوان نیکبخت مجمع شدند فجاءۃ بغتۃً یکے گفت آں فلانہ آمد جوان چشم بازکشاد

ن مجمع

بہر دو دست اشارت کرد بحضار مجلس بد و رباش اشارت کرد کہ ازاں اشارت این
عبارت تواں کرد کہ خلوا سبیلی وطریقی حتی اری جمال وجہ حبیبی بمجرد سے کہ
نظرش بر طلعت آں کوکب دری افتا وہر دو دست را برسم اعتناق کشادہ واشت
ہر کس او را گرفتند برسینہ اش داشتند او ہر دو دست گرد آورد و برسینہ کشید
سینہ بسینہ سود ساعتے گذشت معشوقہ را از سینہ اش برگرفتند آں جواں مبتلا
جاں بجاناں سپردہ بود اکنوں ہیچ اندیشہ می آید آں کہ در سرش طلب تجلی خالق
کل جمیل دہی باشد کمترین ازین بود ہیہات ہیہات ہیہات۔ بیت

داری سر ما و گر نہ دور از بر ما ؛ ما دوست کشیم تو نداری سر ما

ماکہ دست علی العموم مید ہیم این وحساب کار مانیست مامبعوث برائے
ارشاد طلابیم صیاد دام برائے صید مرغ زیرک فرا زیدہ است دریں میاں
عصفورے وصعوہ وامثال ایشاں در دام او می افتند او را زیانے نیست بلکہ
از نفع مائی خالی نیست امامقصود او ہماں مرغ زیرک است۔ بیت

چہ بکونین می شوی مغرور ؛ ہر دو عالم بدو مباولہ کن

آں کہ جاہ مانع تست آں جاہ را در چاہ افگن آں اعتبار دامن گیر تست
اعتبار بغبار سپار۔ بیت

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی
باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنین ایام را

اے عاقل غافل عقیلہ از قدم دقیقہ تکبل چگویم ترا گر حرماں ندماں تو شدہ است یا ہجراں نصیب جان تو آمدہ است آخر الزمان است اگر در مشرق و مغرب و جنوب و شمال مرشد راجویاں باشی نیابی در ہا بستہ اند شر زک درے کشادہ ماندہ است اگر توانی بجہد جہید اکید بداں در آو اگر نہ روزنے باشد دست آویزے و پاگریزے نیابی بر ورگرداب لابد منہ ولاسبیل الیہ غرقہ مانی انچہ حق کردار بود اصدار یافت والباقی امالك وعلیك السلام وستارچہ کہ دست مال مابود وگاہ گاہے تنشیف آب وضو ہم کردہ شدہ برائے آں عزیز ارسال افتاد فرزندم مولانا عبدالرحیم سلام و دعا خواند برائے او طاقیہ ملبوس فرستادہ شد او شرایط پوشیدن طاقیہ میداند ہمچناں بپوشد ۔ والسّلام

مکتوب بست وہشتم

بجانب مولانا قطب بدر و یاران دیگر ساکنان گجرات

فرزند دینی قطب بدر دعائے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند مصرع

عاقل ندہد سر الطھی بملاہی

ہرچہ جز کار خدائے و یاد خدائے باشد ہمہ ملاہی بود بلکہ مناہی چہ گمان می بری ہرچہ ترا از خدائے باز دارد مناہی باشد یا نہ ۔ بیت

چہ بکونین می شوی مغرور ؎ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن

ہیہات ہیہات در آب رواں معمائے منویس کہ معنی روے صواب ترا رخ ننماید پیروی حاشئہ غول مکن کہ بتیہ ضلال ہلاک شوی در شورستان کشت مساز

که هرگز برخوردار نگردی با نقش حمام بامید توالد و تناسل عشق مباز که هرگز بکعبهٔ وصال
نرسی ازین بدکاره امید وفا مدار که البته آزرده گردی در شب یلدا طلعت جمال
آفتاب را انتظار مکن جز به ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ نظاره نشو و الغرض روے
بخدا آر پشت همه جهاں را بده دل بحق درست ترکن از هر بد و بجوے متعلق باین
و آں مباش اگرچه تدبیر معاش لابدی است اما نه اینچنین که از خداے و شغل خداے
بازدارد استغفر الله حرام باشد کارے که از توجه حق و از طلب حقیقت بازدارد
چند سخنے مختصر نبشته شده است اگر همیں قدر بکار دارد خمیر مائیهٔ همه سعادتها در دامن
خویش بربسته بود همه دولت هاے این جهانی و آنجهانی در خنبهٔ دامن و ذیل خرقهٔ خود مجمع بیابد
نیک خواه و رهنما پندے دهد تا کدام صاحب سعادت و نیک بخت باشد
که بریں اقدام کند زینهار هزار زینهار این گماں با خود مبر که کجا من و کجا این کار یعلم الله که
هر واحدے و هر جاهلے لایق و قابل است اگرچه آنچه می فرمایم و پیراں فرموده اند
هراں رود جهانے پیش آید که هرگز چشم دل ندیده باشد و هرگز وهم خاطر آں سو نرفته
بود عجب حالتے که من دارم از هر یکے توقع من این است و این توقع عین ناشی
از دلیلے است ازاں چه خمے پر شراب در فوراں بجوشیدن است و بر رهگذریاں
سبیل نهاده اند و یکے استاده قدحے ازاں بر دست گرفته بآواز بلند تر هر چند و باهنگے
هر چند لطیف تر فریاد برمی آرد که حی علی الراح والریحان نه آں که هر که ازاں میگذرد
و ازاں قطرهٔ نمی نوشد حرمانے عظیم و خذلانے جسیم دارد فافهم و اغتنم پیراهنے ملبوس
منست و طاقیه هم ازاں قبیل است براں عزیز ارسال شده است بپوشد و هم
بتصور خود تجدید بیعت کند و چیزے از اوراد خویش افزاید جز آں که در اول بیعت
تلقین شده بود اوابین بیست رکعت است صلوٰة الروح و شکر اللیل صلوٰة النور
و صلوٰة الکوثر براں زیادت کند سه دوگانه اشراق گذارد شکراً لله استعاذه

؟ فوق

استخارہ و یک چہار گانی چاشت و صلوٰۃ الخضر بعد ادائے ظہر است بیت

نصیحت ہمین ست جان برادر ٭ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی

مسبعات عشر بعد بامداد پیش از طلوع آفتاب و بعد العصر پیش از غروب و اگر ازین زیادت ترا مطلوب باشد زیادت کند آن ہم باجازت من باشد و داخل فرمایش من بود۔ ملک محمد و ملک بدرالدین مولانا عین الدین و سید نصیر الدین را و ہر کہ با ما تعلقی دارد دعائے من برسانند و این مکتوب بدیشان نماید مخاطب آن عزیز است اما مراد من ہر کہ در کار من رغبتے نماید۔ والسّلام۔

مکتوب بست و نہم

بجانب بعضے مریدان

الوقت عزیز والعمر قصیر الوداع یا سیدی و مخدومی الوداع

معلوم رائے حق پذیر باد تا چند درین تنگنائے ظلمانی تواں بود رخت ہستی کہ موہوم است بصحرائے نیستی کہ عین الیقین است برآریم و طبل یگانہ بشادی تخلیص از یار بیگانہ زنیم و علم نشانہ در ہاویۂ ہاہوتی کشادہ کنیم و آرامشگی ذرہ بوادی اطراف عالم پیدا آریم نزول گاہ مسکن در ماوائے سازیم سلطان وقت خویش باشیم چیزے ارواحی با ارواحے فرستیم عروج ازین ہم کنیم یکے بیکے گردیم نشان یکے بیکے پے سپر کنیم خود بخود با خود از خود در خود خود گوئیم و شنویم۔ والسّلام۔

مکتوب سی ام

بجانب بعضے مریدان و معتقدان

الحمد للّٰہ علی السراء والضراء والشکر للّٰہ علی الشدۃ والرخاء والصلوٰۃ

علی رسوله صفوة الانبیاء اسوة الاولیاء واصحابه الکرماء وعترته الاتقیاء

وبعد اصحاب زهد وارباب سداد محقق دانند مصدق شناسند اهم المهام واکرم المرام محبت الله است تعالی عن الزوال والانصرام ومحبت را اسباب وموا جب علی الانواع است مرد حکیم عاقل وشخص علیم فاضل بفکرتے گمارد که عمر عزیز را در کدام کار ودر چه مطلوب صرف باید کرد معلومش شده که همه در ورطهٔ زوال وفنا است احسن الاشیا واجمل المطالب عبادت رب است سبحانه وآن نیز در ورطهٔ عدم است امروز شخصے لله فی الله صلوة را که حسنة بعینها است بحق شرائطها وارکانها بجا آورد وآن را خداوند سبحانه وتعالی قبول کرد وفردا آمنّا وصدّقنا جزائے آن دهد اما صلوة در ورطهٔ خیال افتاد ولا تمّها دار انعام واکرام ادا از تکلیف وتعنیف اگر کسے گذارد یکے از ملذوذات ومرغوبات او بود اما آن رفت برین قیاس هرچه این جهانی است مال وجاه وقوت وعیش وتمتع جز خیال بازی نیست وصلوة که حسنة بعینها است حال ومآل او گفتیم دیگر چیز را چه عزت باشد محبت الله سبحانه بصفت ازل وابد است و ازلی وابدی است دوستی او کذلک پس مرد حکیم سلیم همه را پشت داد ودر وے بمحبت او تعالی آورد حکیم سنائی می گفت. رباعی

گرت نزهت همی باید بصحرائے قناعت شو ÷ که آنجا باغ در باغست خوان از خوان و ادرا

وزان رحمت همی ترسی بنه اهلان صحبت بر ÷ که از دام زبون گیران بعزلت رسته شد عنقا

مرا باری بحمد الله ز راه همت و حکمت ÷ بسوے خطهٔ وحدت برد عقل از خطا اشیا

حکیم سنائی چنین فرمود که حکمت وهمت این تقاضا کرد که جز خداوند سبحانه را طالب نباشد و عمر جز برائے او صرف نکند هان وهان بسوے کلام ما اصغائے کن وبا تمام تمام در اعلی علیین فهم خود منقش ومثبت ساز که طالب محب وعاشق مبتلا ورائے این همه است بالقاء من الله در دنش طلب بوے وقد وسے که وجودش ورائے همه

وجود ات است و از جملہ نسبت و اضافات بیرونست و استاد فقیہ وجیہ مذکر و مفسر محدث ناصح با وے پندوہد یاابن النساء الحیض ابن التراب رب الارباب و این الماء والطین من جاب رب العالمین تو چیستی وکیستی قدم بر خط عبودیت استوار کن امید وار باش فرداترا نجاتے شود واگر فوز درجات و دخول جنات ترا میسر آید ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ و این مسکین نیز باخود فکرتے گمارد کہ نصاح بحق نصیحتے کردہ اند تو مجہولی و مجھولی غفر اللہ ترا باوے چہ نسبت براے محبت را جنسیت شرط است۔ مصرع

ولاد امن فراہم کن کجا ما و کجا ایشاں

دل را ازاں باز آرد ثانی حال بکارے بنماز سے تبلاوتے مشغول شود نظرے بدل گمارد چہ بیند کہ دل ہمانجا گرفتار است لابد ولاحیلہ ولاجرم فریاد بر آرد کہ باہمہ انسے وجنیے۔ شعر۔

دل راز عشق چند ملامت کنم کہ ہیچ ؞ این بت پرست کہنہ مسلمانی شود

واین رباعی ورد حال او باشد۔ رباعی

صوفی شوم وخرقہ کنم فیروزہ ؞ ورد سے سازم ز ورد تو ہر روزہ

زنبیل بدست دل دیوانہ دہم ؞ تا از در تو درو کند دریوزہ

وخواجہ من این مصراع راکہ "تا از در تو درو کند دریوزہ" چند بار باز گردانید وگفتہ "تا از در تو درو کند دریوزہ" مشتاقے مبتلاے اسیرے گرفتارے این بیت را باخود بسیار بار می گفت۔ بیت۔

محمد راز حال او چہ پرسی ؞ گرفتارم گرفتارم گرفتارم

مطرباں و قوالاں این رباعی راطرانہ می گفتند۔ رباعی

جاے دیدی غریبکے لولیکے ؞ کو را نہ خبر نہ صبر نے سوئیکے

نگذارندش بہیچ کلبہ شبکے ٭ با این ہمہ مفلسی گرفتار یکے
محمد یوسف حسینی با خود می گفت اہا فاہا آں عزیز بزرگوار منم ۔ والسلام ۔

مکتوب سی و یکم

ہم بجانب بعضے مریداں و معتقداں

الحمد للہ علی انّنی ٭ کضفدع یسکن فی الیم
ان ھی فاھت ملئت مالما ٭ وان سکتت ماتت من الغم

بیت

محمد راز حال او چہ پرسی ٭ گرفتار است و گرفتار است و گرفتار

رباعی

زمن میرس کہ از دست او دلم چونست ٭ از و بپرس کہ انگشتہاش پر خونست
اگر حدیث کنم تندرست را چہ خبر ٭ کہ اندرون جراحت رسیدگاں چونست

مصرع

مسلماناں مسلماناں مرا فریاد و فریاد

بگرداب غرقم کہ نہ دست آویز است و نہ پائے گریز تا بشیخ پیوستم
الی ساعتنا ھذہ حالے ندارم جز آں کہ تنم دو تو شد ۔ بیت

ندانم بر چہ گردد آخر این کار ٭ مرا دل والہ و معشوقہ خودکام

بیت

حاصل عشقش سخن بیش نیست ٭ سوختم و سوختم سوختم

مصرع

آرے دوزخ ز احتراقم گیرد گریز پائی

یاران عزیز برادران شفیق محقق ومقرر دانند که اہم المطالب واعز المقاصد محبت اللہ تعالےٰ است ومحبت بحقہا جز بعد معرفت نباشد۔ بیت

ہمہ چیز را تا بجوئی نیابی ❊ جز آن دوست را تا نیابی بجوئی

ہرچہ با تو است نخواہد ماند اگر مرد عاقلی برزایل وفانی عمر چہ ضایع کنی بر آب رواں معما چہ نویسی روے صواب نخواہی دید بنقش دیوار بامید توالد وتناسل چہ عشق بازی کہ بکعبۂ وصال نخواہی رسید۔ شعر

برگذر زین سراے عز وفریب ❊ درشکن زین رباط مردم خوار

کلبۂ کاندر و نخواہی ماند ❊ سال عمرش چہ دہ چہ صد چہ ہزار

رہ رہا کردۂ ازانی گم ❊ عز ندانستۂ ازانی خوار

ہرکہ از چوب مرکبے سازد ❊ مرکب آسودہ دان و ماندہ سوار

دولت آں را مدان کہ اندت ❊ پیش از انباے جنس استظہار

تا ترا دولت ست یار نۂ ❊ درجہان خداے دولت بار

چوں ترا از تو پاک بستانند ❊ دولت آں دولت است کار آں کار

ہاں وہاں ہیچ پست سر آں ہست کہ یک نفسے دریا د خدا ودر کار خدا گذرانی واگر گوئی ہست غم زن وفرزند ومال واسباب وعیش روزگار چہ معنی دارد۔ واکیم اللہ خلیل اللہ را پرسیدند در دنیا بودی کرا دوست داشتی گفت خداے را او مرا خلیل اللہ خطاب کردہ است گفت اگر خداے را دوست داشتی غم سارا خوردن چہ بود دروغ گفتن از بہرا وچہ معنی داشت اے جوانمرد۔ شعر

انگند نیست ہرانچہ برداشتہ ایم ❊ بستر ونیست ہرانچہ بر کاشتہ ایم

مردے بصورت عورتے نظارۂ مشتاقاں می کرد عورت پرسید چیست این کہ دنبالۂ من گرفتۂ وطرف من نظر تیز می کنی گفت من عاشق تو شدہ ام عورت گفت

ن خوبتر بس من خواهر من از من بہتر می آید او سر بس کرد تا بہ بند قفائے زد و گفت کہ اے مردک دعوے عشق من کنی و گمان می بری کہ از من دیگرے خوب تر باشد اندیشہ کن کہ آں روزے کہ ترا لحد آرند جز احد صمد و تر فرد دگرے باشد با تو یا نہ اے جواں مرد آہستہ باش فکر تے کمار باکسے بساز کہ جز او با تو چیزے نخواہد ماند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در آخر الانفاس ہمیں نفس زد کہ الرفیق الاعلیٰ والحبیب الادنیٰ

بیت

بخانہ چند گوئی کہ بخانۂ کعبہ روم ؛ کار با خصم خانہ افتادہ است

رباعی

دلا تا کے درین زندان فریب این وآن بینی ؛ یکے زین چاہ ظلمانی برون شو تا جہان بینی

جہانے کاندرو ہر دل کہ یابی بادشاہ یابی ؛ جہانے کاندرو ہر جاں کہ بینی شادماں بینی

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ **بیت**

سخن کوتاہ کن گیسو و راز ا ؛ محقق شد کہ محرم در جہاں نیست

الغرض اے دوستان عزیز و اے برادران دینی اگر ہیچ میسر تاں نیست بارے اقل این باید کہ بر طریقت شرع استقامت بو د زمانہ آخرست اولیاے خدا گم شدہ اند و طالبان خدا کم ماندہ اند فالاقل من کل القلیل استقامت تو بہ و عبادت ظاہر باید کہ استقامت باشد۔ والسلام۔

مکتوب سی و دوم

بجانب بعضے مریداں و معتقداں

وبہ نستعین تحیات بخیات حیات بخش احباب استحقاق شایستہ درجہ بقصد تقدم شد دوستاں صادق یاران موافق اخوان صفا خلان وفا بحقیقت دانند

این عالم را عالم مجاز خوانند و مجاز بدو معنی است مجاز مجوز است یعنی محل جواز حقیقت علاقتے بعالم حقیقت دارد وجودش ہم بموجب آن است و آنکہ گویند المجاز قنطرة الحقیقه پل براے گذشت است یعنی ازین بگذرید بحقیقت رسید این جہاں لذتے دارد وجمالے دارد وصورت کمالے مینماید وازیں لذت وازین جمال وکمال قدم پیشتر نہند یحتمل از عالم حقیقت چیزے بدست آید و ہم ازین گفتہ اند۔ مصرع

تا گم نشوی گم شدۂ خویش نیابی

تا از انچہ ہستی بہواے ولذتے کہ اسیری تا ازین قید نرہی پاے تو از قید ہستی تو کشادہ نہ شود روے آن عالم نہ بینی۔ چنانچہ سنائی گفتہ است۔ شعر

برگذر زیں سراے عزو فریب ✽ درشکن زین رباط مردم خوار
کلبۂ کاندرو نخواہی ماند ✽ سال عمرش چہ دہ چہ صد چہ ہزار
رخت بردار ازین خنک کہ ہست ✽ بام سوراخ وابر طوفان بار

دوم معنی مجاز بمعنے رہ گذر جاز عنہ اے تجاوز عنہ یعنے این عالم گذرانست ہر کہ بودہیں در گذر بود ما در و پدر مہمانی کنند کہ فرزند یکسالہ شد وندانند چند سالے کہ ازان اوست ہر یکے برین منزل گہے است یکے میگذرد و دیگرے می آید تا باخر رسد معلوم ندارند کہ یک سالے از عمرش کم شد چو ایں عالم گزران باشد پس ہر کہ درین تدبیر است کہ استقامتے و ثباتے درین جہان بدست آرد جز ابلہے احمقے دیوانۂ رہ گم کردۂ نباشد سکندر بر افلاطون اوّل رفت ازو التماس نصیحتے کرد او گفت پند من چہ سود مند آید آں کس را کہ خداے چیزے در اصل وجود زایل وفانی خراب آفریدہ است

او آں را خواہد که آبادان کند و خواہد که آں را بقاے باشد انچنیں درمانده را پند چه سودمند آید بریں ہر دو معنی که گفتیم مردم را باید که ہمه وجود خود را بغم این جہانی ندہد این عالمے است مثالش بسراب ماند شنیدهٔ که سراب نسبتے است ہست سما اکنوں چرا به تعقل و تفکر و تدبر خویش نظاره نشود که این جہاں بوہم این که این سراب آب ست خود را بتمام ضایع کرده بدست مخائیل و ظنون سپرده یک اندیشه کن بتجربه ترا محقق و معلوم است ہرچه درین جہانے زوالے و ذہوبے دارد افضل الاشیاء و اخیرها درین جہان با جماع و اتفاق عبادت خداے است و اعلی مراتب علم و اجل و اعظم او افتاد اجتہاد است فردا امتنا و صدقنا حوراں را حیض نیست و فرشتگان را جنابت نه ۔ مرد مجتہد و مفتی اگر اجتہاد او للّٰہ فی اللّٰہ بوده است و در حضرت قبول افتاده است ثوابے بدہند او بلذت ثواب خود مشغول باشد اما ورق اجتہاد و افتا را پاره کرده قلم فتوی شکسته مرد بیکار است اکنوں چه گوئی ایں عالم راز ولے باشد یا نه با تو چه باقی ماند جز آں که اثر او و ثواب بتو دادند و دوم تعبد است و بہترین عبادات صلوات است که ہمواره حسنه بعینہا گویند مرد متعبد بحضور تمام باشد و با شرایط و ارکان آں تا از و صلوٰة قبول کرد خداوند سبحانه بحسب اخلاص او قبول فرموده فردا آمنا و صدقنا ثواب یا بد بحور و قصور بجلوا و تلیه مشغول باشد و از دوزخ نجاتے بود اما صلواة نماند انتہاد ادار اکرام و انعام لا دار تکلیف و تعنیف و اگر کسے باختیار خویش نمازے گذارد چنانچه اکل و شرب و جماع او ست ہمچناں بوده باشد ہاں وہاں اکنوں ہیچ اندیشه می باشد که آں چه چیز است دریں عالم که دل بدو دہند و عمر در پے او صرف کنند که آں تا تو باشی دریں جہاں با تو باشد و چوں روی برابر تو باشد و چوں در گور کنند با تو باشد و چوں بر کنند با تو باشد

و در عرصات آں جا کہ محاسبہ بود او قرین تو بود و آں جا کہ ترا دارند او با تو بود۔
یعلم اللّٰہ وایم اللّٰہ این نیست مگر معرفت و محبت خدائے تعالیٰ اے عاقلان و اے
ہوشمنداں گفتۂ این حسینی فقیر بشنوید ہمہ چیز برائے دو چیز بگذارید کہ این ہر دو
بداں جا باز گردد کہ ہرگز وہم زوال و فنا صورت نہ بستہ است و نقش غیر نہ گرفتہ است
دریغا۔ رباعی

چہ بکونین می شوی مغرور ﴿ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن
صورت خوب تو ز نسخۂ اوست ﴿ باز خوان و ببین مقابلہ کن

اگر درین جہاں ازین دو چیز نقدے در خزینۂ وجود تو باشد فانت الغنی
باللّٰہ وانت المستغنی عن کل غیر سواہ اگر ترا درین بیع و شرا زیانے در پیش
افتد فردا آمنا و صدقنا چنگ تو در دامن من۔ ہر نبی و ولی کہ ازیں جہاں رفت
پشیمان شدہ رفت کہ افسوس قدر این جہاں و وجود ندانستیم چیزے نقدے
بود لہ ازاں برخوردن میسر نیامد بحق ذات پاک شیخ بحق خرقۂ او درین جہان نقدے
ہست محروماں اگر دانند کہ حرماں ایشاں از چہ چیز است بتحقیق جگرہاے ایشاں
خون گردد و آبروے خود را ریختہ بینند و خود را خایب و خاسر دانند چہ کنم ہمت و
حمیت من بریں میدارد کہ من این غطا را از چشم مردم برکنم حقیقۃ الامر حجابے
ہست نمایم او تعالیٰ بید قدرت خویش درمیان واسطۂ داشتہ چنیں فرماید
نصیحے کن و بس علیے درمیان آر دیگر چیزے نہ ہر کہ بشرط طلبے و سلوکے کند حجب
او پردہ ازین پردہا کہ نہادہ ایم برگیریم ورنہ ختم ما محکم است ہر کسے را کہ ازاں
بیروں بردن مستحیل و متغیر باشد۔ ختم اللّٰہ علیٰ قلوبہم و معنے را احتمال میکند
یکے ختمے کہ بر دلہاے کفار است غیر خداے را در عبادت شریک کنند و ہم برین
میرند و ختم دوم کہ بر دلہاے مومنان است اعتقاد کردن البتہ درینجہان از

ن محکم ما ختم محکم

ازالہیات نصیبہ نیست بریں عقیدۂ خود مانند و خلق را برین دعوت کنند و آن را
اللہ فی اللہ تصور کردند اکنوں چہ میگوئی اگر ممکن و تاتبع باشد کہ کسے دریں جہاں شاہد
باشد و از عالم غیب نصیبۂ گیرد اکنوں منکر او اینچنیں منکرے کہ خلق را براں دعوت
کند ایں علماے ظاہر این فقہاے خود بین و جاہلاں خود را عالم نام نہادہ اند این
بچگان طفل خود را پیر دانستہ نہ آں کہ این مخادیم ہمہ مخاتیم باشند آہ صد ہزار
آہ۔ مصرع

ترا ممکن چنیں دولت تو از بیدولتی غافل

اے عزیزاں واے دوستاں از کرم خداے عزوجل ہمہ چیز دارید و دستے
پاے وزنے و فرزندے اما ہمیں قدر است بحق الحقیقۃ از خداے خویش
محروم آید ہمہ چیز ہست ہمیں قدر نیست کہ شما می گوئید ہمہ چیز ہست اگر یک
چیزے نشدے گومشو گو بجاں سر من بحق حقیقت من زسخن استاد ابوالقاسم
قشیری لحظۂ نظارہ گرشو کہ چہ پردہ دری کردہ است و عروس حقیقت را چہ
جلوہ دادہ و طالباں صادق و عاشقان سوختہ را چہ رہنمونی نمودہ است۔
در تفسیر این آیۃ قولہ عزوجل۔ من قال اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ
فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ سئل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن شرح الصدر المذکور فی القرآن
ماھو قال علیہ السلام نور یقذف فی قلب العبد المومن فقیل وما امارۃ
ذلک النور یا رسول اللہ قال علیہ السلام التجافی عن دار الغرور
والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ پس آں سخن
شیخ خود فرمود والنور الذی من قبلہ سبحانہ نور اللوائح بنجوم العلم ثم نور
الطوالع ببیان الفھم ثم نور اللوامع بزوائد الیقین ثم نور المکاشفۃ

ز و واقع

ن الیقین

تجلی الصفات ثم نور المشاهدة بظهور الذات۔ ہاں وہاں اے مرد ناداں
چرا خفتۂ غافلی چرا راہ گم کردۂ خوش می باشی ومیدانی بگمان خود کہ بر سر راہ ام
استغفر اللہ ہذا ظن فاسد ومتاع کاسد وبضاعة
ردیة وفطرة خسیسة اگر این دولت بدست افتد فقد فاز فوزا
عظیما ورنہ این سربازے در سر این کار شو وہر کسے را خیالے وامیدے ومطالبے
مرادے ومقصودے چوں باشد اگر مقصد ومطلب تو ہوی ومراد تو خداوند تو بود
زہے کار اگر این سخن عاقلے طالبے بشنود او را برائے ارشاد وہدایت کفایت بود
واللہ الہادی الی الرشاد والقاید الی السداد ویارانے کہ با ما نسبتے دارند
سلام ودعا با ہمہ امید سعادات وبرکات خوانند وبدانند کہ البتہ خدائے را
فراموش نہ کنند والسلام

مکتوب سی وسوم

بجانب بعضے مریدان چندیری وکالپی

تسلیمات مقدمہ سعادت عظمی است تحیات طلیعہ برکات وخیرات کبری
است رتبت تقدم بحسب استحقاق گرفت باستجابت دعوات مرادات
دوستاں عزیزاں ویاراں شفیق محقق دانند کہ ہیچ یکے راہ بخدا نبرد تا از ہوائے
ہستی خویش بدر نشود آنکہ او بکارے مستغرق است باعتبارے از ہستی ہوائے
خویش قدمے پیشتر آوردہ است وچیزے از رہ کار پیشتر بردہ چہ گوئی در بارہ بیکہ
اکثر احوال او در بہترین کارہا صرف شود۔ از ہوائے خود چیزے بیرون آمدہ
بود یا نہ تا مصطلح میان طایفہ صوفیہ از خود بدر شدن فنائے وہمی باشد۔
این وہم از پیش نہ خیزد تا پس روی رہبرے پیشہ نگیرد۔ خواجہ من می فرمود۔

قال عیسیٰ صلوات اللہ وسلامہ علیہ لن یلج ملکوت السموات والارض من لم یولد مرتین الولادۃ ولادتان طبیعیۃ وحقیقیۃ الولادۃ الطبیعیۃ من العادۃ الجاریہ وطبیعیۃ البشریۃ کما عرفت وشاهدت والولادۃ المعنویۃ البروز عن هذه والخروج الی غیرها۔ ترا بطبیعت انسانی آفریدند وانچہ باقتضاے حیوانیت بضرورت از تو سر بر آوردہ وبہر جاکہ خوش آید بہ حسب تقاضاے خویش آں کند کہ خوش آمدۂ اوست چنانچہ غضب وشہوت واخوات ایشاں۔ ترا ازین بیرون باید آمد تا لطف اوکہ باخص خواص اوست نظارگی باشد۔ این جا پوستے ومغزے ومعنی است قالبے وقلبے است آں قدر حسن کہ در تست او صورتے ومعنی دارد۔ صورت آں را تونکو دانستۂ ومعنی او بر تو جلوہ نکند تا ازین صورت او بگذری۔ آں مقدار کہ صفت اوست بیکبار صفت ذہول وذہاب گیر وخلاصۂ او بر تو باز نہ گردد تا پوست بر نکنی بہ مغز نہ رسی حضرت عیسیٰ علیہ السلام می فرمایند لن یلج ملکوت السموات والارض من لم یولد مرتین خلاصۂ ہر چیز را ملکوت نامند چنانکہ گفتہ اند ملکوت کل شئ باطنہ ازین ولادت صوری و ولادت دوم آں کہ معنوی است آنگہ براں رسی از اخس بگذری تا با حسن رسی گفتم ہر دو ہم اند ازیں صورت بگذر ازین پردہ بیروں آے تا بداں خلاصۂ خاصہ برسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می فرمایند لولا الشیاطین یحومون حول قلوب بنی آدم لینظروا الی ملکوت السموات اگر خطرات وہواجس کہ از شیاطین جنسیں بدبخت تر ومردود تر گرد دلہا نہ گردند فرزند آدم ملکوت ہر چیزے را ببیند وخطرات وہواجس از ہواہاے انسانی وآرزوہاے حیوانی نیست مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میفرماید اگر تو اتباع این ہوا نہ کنی پس روی شیطان ونفس را بگذاری فتنظر الی ملکوت السموات بخلاصۂ خود رسی۔ بہ حقیقت خود مطلع شوی۔ یاایہا الذین آمنوا

اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ہمبریں حکایت می کند وہمی فرماید - بیرون از تو کارے نیست و جز تو دیگر یارے نیست تو خود را کسب کن و ہر چیزے را باخود در خود طلب بشرط طلب و شرط معلوم است باشارت و عبارت گفتہ ام تا از ہوا ہا بدر نشوی و از مرادات نفسانی قدم پیشتر نہ نہی مقصودے و مطلوبے بدامنت نیاید و بکامت نرسد چہ گویم میان سائر حیوانات و انسان چہ تفاوت باشد اگر خداشناسی و خدا پرستی و خدادانی و خدابینی در وے نباشد یک حیوانے بدو پای بردو گوی و یک حیوانے بچہار پاے برود گو درین تفاوت است و آں کہ خداے تعالی انسان را باحسن تقویم نسبت داد ہمبریں موجب و مقتضاے کہ او عبادتے و معرفتے خاصہ دارد کہ درین چیز او را ایچ شریکے نداده است ہاں وہاں اکنوں تو درچہ کاری ترا چہ اتفاق افتادہ است خوار بزی و مردار بمیری و شرمسار بخیزی ہیہات فہیہات چرا خود را خود بزیاں میدہی چرا از قبول صافی بدرد قانع شدی چرا از وجدان بحرماں می آئی چرا از قبول بخسراں می گرائی - مصرع

ترا ممکن چنیں دولت تو از بیدولتی غافل

باخود اندیشہ کن آں قدر کہ عمر تو رفت و آں قدر ہوا ہا کہ در ایام گزشتہ راندی چہ آمد بدست تو وچہ نقدے در ذیل خنسبہ تو بستند - سبحان اللہ ترا امروز میسر و ممکن و قریب الحصول است کہ بخداے باشی و با خداے باشی و تو باختیار و رغبت برضاے و شادمانی بحرماں قانع شدہ آہ افسوس - رباعی

چہ بکونین می شوی مغرور ؛ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن
صورت خوب تو ز نسخۂ اوست ؛ باز خوان و بہ بین مقابلہ کن

ترا ازین مراتبہ و ازیں متاجرہ زیانے محسوسے مشاہدہ می شود اگر زائلے فانی خسیسے رذیلے شنیعے بگذاری بہ مبادلہ آں لطیفے شریفے عظیمے باقی ازلی ابدی بدست

آری نکو معلوم شد کہ مرد عاقلی وانستم کہ بہترین کارہا آن ست کہ تو میکنی ومی گوئی سالم ترین راہ ہا آنست کہ تو میروی ای شرم تو باد اگر بعد از تحقق وتثبت این اشارات واین کلمات کہ با تو باز نہوا آئی وبر نفس گرای سائر اصحاب گوالیر وچندیری سلام خوانند وبطرف مقال ما باصغاے کنند ارجوا انتہاے نصیب بر حال ایشاں شود واللہ یدعوا الی دار السلام والسلام۔

مکتوب سی وچہارم

بجانب بعضے مریداں ومعتقداں گجرات

تسلیمات ماستحق بالاصحاب بمبالغہ بلیغہ تبلیغ یافتہ علی العموم معلوم ومفہوم یک یک باد کہ مبناے سلوک بر دو مقدمہ است تخلیہ وتجلیہ۔ تخلیہ اعراض دل باشد عما سوے اللہ تعالیٰ۔ تجلیہ تزکیہ نفس باشد بما رضیہ بہ اللہ سخن چیزے موجز بر طریقۂ اشارت وانموذج می نویسم عاقلاں خواہند دانست بر مستفہماں و عوام مردم تعبیرے وتفسیرے خواہند کرد دوم مقدمہ تجلیہ است وتجلیہ عبارت از اقبال الی اللہ باشد بتوجہ تام ودیگر نفس را بانواع عبادات مشغول وار دو سراین ہر دو طلب وارشاد پیر است ہر کرا این گفتم بجمع آمد فایز سعادات دارین وظافر درجات منزلتین گشت ہر کہ رہ دین یافت وبقربات ومواصلات رسید و از درکات نجات گرفت ہم بدانچہ اشارت ہم بدانچہ رہنمونی قدم بر قدم زد۔ رباعی۔

عیاراں را غار باشد مفرش ؛ عیارنہ پاے ازین راہ بکش
تا در نہ زنی بہر چہ داری آتش ؛ ہرگز نشود حقیقت عیش توخوش

ہر کہ را پیر سند از مشایخ بدولت قربت حق وبجست او بچہ رسیدی ہمہ

بیک زبان گویند و ہم بیک کلمہ باشند خلاف ہوائے نفس کردیم و شبہا بہ بیداری بیاوا و گذارنیدیم و روزہا بدوام صیام و تقلیل طعام بسر بردیم و توجہ پیر را ملازمت کردیم و ہرچہ او فرمود بر آں رفتیم و بداں فضل حق در آمدیم ببرکت اقتدائے پیر و پیروی او مرادات ما را بجذبۂ وجود ما نہا دند کلی این بود کہ نبشتیم جزئیات را برین تطبیق بدہ و ہر جا کہ سوائیت پس انداز و ہر جا کہ آرزوئے ہست از پیش نظر خود بدر کن و نظارہ شو کہ ازین مکاتب ن مواہب چہ مواجب ترا دست دہد۔ بیت

نصیحت کردہ بکتوستاں اگر آزادۂ لبتاں

وگر گوئی کہ نستانم غلام تست بکتوساں

حدیث۔ سید موسیٰ و سید میراں و ملک شیخ ملک و سید علاء الدین و مولانا نظام الدین بدہ و دیگر اصحاب کہ اسامی ایشاں در نقد وقت یاد نیامدند باجمعہم از ما سلام و دعا خوانند و برین چند سطرے نبشتم نظر شافی کنند۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ لِلْهِدَايَةِ وَالرَّشَادِ باید کہ جملہ یارانِ قدیم و جدید متوجہ باشند تا ابعد ظاہری زیاں کار ایشاں نباشد والسلام۔

مکتوب سی و پنجم
بجانب بعضے مریداں

تسلیمات اخلاص آمیز با تحیات اختصاص بیز بجناب احباب با خطاب مستطاب بہمہ مبالغات بلیغہ تبلیغ شد اصحاب جد و اجتہاد و ارباب ذو ارتیاد بتصدیق و تحقیق دانند کہ مبنائے سلوک بر دو مقدمہ است تخلیہ و تجلیہ۔ تخلیہ عبارت از اعراض عما سوی اللہ کلمۂ ما عموم تقاضا کرد احاطۂ افراد وجودات کردہ است چنانکہ مال و منال جاہ و جلال عز و کمال و فر و وقار ہوا و نوال افتقار و غنا گفتار

موزون طبعے است ۔ بیت

ترک جاه و مال و بذل ننگ و نام ؛ در طریق عشق اول منزل است

پس آں تہذیب اخلاق اعتدال غضب و شہوت و اکل و شرب ۔
غضب در امر دینی برائے دین را بصفتے کہ تو از دست نروی تو با خود باشی برائے
خدائے را غضب رانی حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ در حرب صفین تیغ زدے چشم بستہ زدے
بمراقبہ تیغ راندے و ہیچ وقتے جز بر خصم نزدہ است اعتدال شہوت
بعد چند غلبہ و فوراں بہ نیت دفع تعلق و بہ نیت ولد صالح ہم گفتہ اند برائے
دفع تشویش خاطر ہم باشد شرطے کلیست کہ تذکار آں کار پریشانی بار آرد دل را
سیاہ کند خطرات و وساوس برایشاں بسیار شود بر خواب او اعتماد نباشد
در صحن دل او شیطان خیلے مجال جولاں گری کند اعتدال ماکل بر قدر قوام بینہ
اگر لطفی دہ روز یا بست روز یا یک ماہ بنیہ قایم می ماند ہمیں مطلوب باشد اگرچہ
بعد چند روز چیزے باید خورد اعتدال شرب آں مقدار کہ دل را مضطرب نکند
اعتدال منام ہمہ شب ربعے شب خسپد یک ربع در نماز و تلاوت و اوراد و
ادعیہ باشد باقی ہمہ شب بذکر و مراقبہ گذراند گاہ استوا چشم را یک طاس
گرم کند اعتدال جد بحدے باشد کہ ہمتش بریں منحصر گردد کہ جمیع فضایل و معانی
بمرد مختص بود و اعتدال حرص بقدرے کہ از عبادات و طاعات و ادراک مثوبات
و برکات حفظ علوم و دانستن دقایق علوم سیر نگردد و کشیخ امساک از گفتار خود باشد
و کسے را بر نقد وقت خود اطلاع ندہد و در تعلیم اسباب وصول البتہ خالی از ضنتے
نباشد ضنت ہمہ جا مذموم است ۔ گر در حق محبوب ۔ وہب اسرار از شیخ احتراز
نیست رشک و غیرت و فضلے ہم از باب شیخ شمرند اما قلت کلام جز تلاوت
و قرات اوراد و اذکار نباشد اما سخن بشری جز بقدر ضرورت نہ بود و اگر

نصحے للہ فی اللہ کند ممنوع نباشد وازحکایت ہا کہ دل درخیال خویش کند جولانی
می بینی و ہر جا نبے بنشاطے گذراں و نازاں می گردد بدانی تحقیق کہ حق یا تو یار است
و توسعیدی در علم نفسی کہ قابل تحویل نہ بود و اگر اجمال و توانائی و ضعف ہمت و
رضا با ضاعت وقت و قناعت بحرماں از انواع عبادات احساس شود
فقد خسر خسراناً و فقد ضل ضلالاً بعیداً لا بد محروم و مخذول شقی و مردود
بود البتہ بہر باب و بہر نوع کہ در عبادت کشادہ یابی سر ازاں بیروں ندارد۔
لیلاً و نہاراً اسراراً و جہاراً بیاد حق بتوجہ پیر و بہ اوراد و اعمال و تلاوت و لطف
بہر عباد اللہ و احسان در حق ایشاں و فضل در حق عام و خاص و جفاکشی صغیر و
کبیر و عظیم و حقیر و بعید و قریب با غلام و کنیزک و دست ایذا از ہمہ کوتاہ داشتن
امرے سرمدی ابدی و کارے اصلی داند۔ بیت

صاحبا وقت عزیز است غنیمت دارش ٭ کاں کہ اچو نماز نا قضا نتواں کرد

بیت

نصیحت ہمیں ست جان برادر ٭ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی

اے عزیز خواجہ باش یا ملک و سلطان باش یا گدا و غلام باش یا خوندکا
عالم شو یا جاہل یا فقیہ شو یا صوفی اگر ایں دو صفت داری نیکبخت ہر دو جہانی
والا بدبختی و پاکی نفس از لوث منہیات شرع و دوبے متوجہ بیاد رب تعالیٰ و تقدس و
یاد پیر ہم برائے اعانت یاد حق است نہ کہ یاد حق جز بیاد پیر دست ندہد کہ حصول
بہ منزل نردبان ہموار است کہ اگر ایں دو صفت داری ہمہ ارزی والا نہ ہیچ نہ
ارزی نیز ازاں ہر نامے کہ داری خود را تسخر کہ ہیچی بلکہ ہیچ در ہیچ۔ المقصود عرضہ داشت
شما رسید و گذرانیدہ شد بمحل صالح طائفہ ملقین طاقیہ مرحمت شد کہ کم در باب
کسے شدہ و کیفیت پوشیدن ایں است کہ در مقام بالائے معلا نظیف و لطیف

وخوب بیارآید واین کلاه بدارد و بعد ازاں خود درصف نعال برود وسہ جا سر بر زمین دارد وبیاید و دست بزیر کلاہ نہد و این بگوید وزبان خود را نایب زبان پیر داند که عهد کردی با این ضعیف و باخواجۂ این ضعیف و باخواجۂ خواجۂ این ضعیف چشم نگہداری وزبان نگاہداری برجادۂ شرع باشی ہمچنین قبول کردی بعد ازان بگوید قبول کردم بعد ازان بگوید که۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پس طاقیه بگیرد و تکبیر بگوید و بر سر نہد و دوگانہ بگذارد و بیاید و چیزے درپیش آں مصلا بدارد و سپس آں اگر بہ پیر رساید نتواند ہم آنجا براہ خدائے خرچ کند و پنج سورۃ یاد کند سورۃ لیسین ونوح و فتح واذا وقعت الواقعه و تبارک الذی بیدہ الملک و چوں یاد کردہ باشد درحضرت عالیہ بگذراند شبے پانصد بار درود اللّٰهم صلی علی عبدك ورسولك ونبیك وحبیبك وعلی آله و پانصد بار سورۂ اخلاص بخواند بعدہ پا دربستر از بہر خواب دراز کند آنچه نبشته شدہ است عظیم درجتے بداند وتلقین برائے تجدید بیعت شدہ قدر آں ہر دلے نداند اگر باکسے آں مستقیم شد او ہر ساعتے تجدید بیعت تواند کرد عقد بیعت قابل فسخ نبود و یک لمحه از یاد پیر خالی نباشد و در جمیع امور ہم بیاد پیر باشد و نیارد که ہمه اوست دیگر ہمه ضایع است والسلام۔ حدیث۔ درقدیم الایام بزبان خواہر مولانا حسام الدین مذکور دہاروال از دہلی بجانب مولانائے مذکور نبشته شدہ بود ریابه ملفوظ حضرت اعلا علی اللہ تعالیٰ الحاق افتاد که بداں ہمه اہل ظاہر را نظرے وہم اہل باطن را فکرے وہم بلغار اعبرتے وہم فصحار از ہیئتے تواند بود دریں وقت مولانائے عزیز الوجود علاء الدین نصیر کالپوی که زبدۂ اصحاب ویاراں برگزیدۂ حضرت مخدوم جہانیاں است ادام اللہ تعالیٰ ورعه وتقواہ ورزقه اللہ اعلی مقاصد القوم ومناہ برین ضعیف رسانید بمجرد مطالعه سمند جولاں بشری برجا ماند وغراب خیال عقل پیر بر انداخت خواستہ قوی عقول و نہی بریں مجمع شدند که بضاع نہاید و پریشاں می شاید گذاشت و آں

مکتوب اینست ـ شعر

بخوانی نامهٔ دردم نگر درمان من سازی ٭ دل مجروح من بینی علاج جان من سازی

مکتوب مخدوم زاده بزرگ سلمہ اللہ تعالیٰ برادرم خواجہ معظم یوسف بھائی آں را
حدیث نفس خوانند بیشتر احتراز و احتما باشد که این سرمایه همه کدورت هاست اما تدبیر
تعدیل بیشتر ذمیمه هم از تقلیل طعام و آب اصطحاب دست دهد دیگر مفوض برای
پیر باشد هرچه او فرماید همان کند هرچه گفته شد همه تصفیهٔ ظاهر بود اما تخلیه و تزکیهٔ باطن
هیچ هوائے و طلبے در دلش نباشد ممتلی بحضور حق بود چناں جامه از غرقاب آب چو
بردار دجز مالامال باب نباشد هر تارے بے بود آب نبود مقصود جز فرد حقیقی و وا
تحقیقی نباشد گفته ام اما احاطت افراد وجودات کرده است فعلی ہذا آنرا از جملہ طاعات
وعبادات حسنات وسیئات اعراض می باید نمیگویم اعراض از اعمال خیرات
فعلاً و قولاً میگویم مقصوداً و مطلوباً از همه اعراض است ای عزیز مباشر اعمال مسلک
قوم است سالک را از مسلک وسلوک چاره نباشد اما مسلک وسلوک و مرحله
راجائے اقامت نسازد اگر چنیں کند بغیر اقامت نرسد هم در ره ماند گفته اند

استحلاء الطاعة ثمرة الوحشة من الله ـ بیت

من نیستم ار دگر کسے هست ٭ از دوست بیاد دوست خورسند

ایضاً

زهد و عمل و علم و تمنا و هوس ٭ ایں جمله هست خواجه منزل پنداشت

آں محقق و مدقق آں شیخ برحق آں صوفی معنوی وصوری ابو علی عثمان ہجویری
قدس سرہ نقل کرده است لو یعلم المشتغلون بذکری ما فاتهم عن النسی فلیضحکوا
قلیلا و لیبکوا کثیرا و لو یعلم المشتغلون بالنسی ما فاتهم عن قربی لیبکوا دما
و لو یعلم المشتغلون بقربی ما فاتهم عنی لیقطعت او داجهم قضائے قدوسی و

حکم سبوحی فرمود و هرچه جز احد الصمد و فرد الوتر باشد ازاں اعراض و تخلیہ واجب آید تخلیہ باتفاق فرضے لازم و واجبے لازمے است چنیں گویند چوں دل صاف شفاف عکس پذیر شد انکہ ہیچ چیزے ساتر او نتواند شد۔ الحق لایستر ہ شئ بصورت عکس آں شخص در آئینہ دل روشن ترنماید و جوگیان گویند کہ تخت بادشاہ را آراستہ دار و او محل خود را خود شناسد و مشائخ اہل ارشاد و صوفیاں ہداۃ بعد ثبوت تخلیہ لابد تجلیہ با تخلیہ ہم فرمایند دل بیکے نہادہ ہمانش در دل استقامت گرفت مقام موطف ساخت ضرورۃ من الباقیات تخلیہ دست داد ولیکن بسہل و یسیر اینجا تخلیہ در ضمن تجلیہ شد لطیفہ دیگر چو تجلیہ بدرستی درست شد محاذات مقابلہ شد اینجا در خیال خود چنیں گوید۔ **بیت**

یعنی منم کہ می نگرم حسن روئے تو ٭ یا خود توئی کہ در بر من خویش غنودہ

کار تا بدینجا کشد از تخلیہ تجلیہ باشد و از تجلیہ تخلیہ بارہا گفتہ ام ہر کو ا این دو چیز بدست آمد در سلوک ثابت قدم استاد و خمیر مایۂ ہمہ سعادتہا در دامنش بربستہ ند یکے تزکیۂ نفس دوم توجہ تام ہمہ احوال و مقامات بنقد در جنبۂ او نہند او از ہمہ دامن افشاند اگر نورے و نارے یا سرورے و حضورے بیند یا صور اشکال بلیغ پیش آید یا آواز غیب شنود یا کشف ارواح خلاصہ باشد و کشف قبور ہم فرشتگاں جز جبرئیل بروے آیند آوازے بے حرف و صوت شنود عروج در سموات کند ارواح انبیا بروے مرحبا کنند خوارق عادے بسیار باشد دوزخ و بہشت را بعین العیاں بیند تا کارے بجائے کشد اتصاف بصفات شود بلکہ ظہور ذات بود بصیرت طالب صادق از ابصار آں دید ار بصفت اغماض باشد چہ ایں جا ہمہ تخلیہ و اعراض مطلوب کلی است فی الفناء فی الصمدیہ ہر کہ در جوف صاد صمد اول من نطق بالصاد منضم نشد یا عین العینیہ نگشت در ہاویۂ

سقوط افتاد۔ بیت

کے بود ما ز ما جدا ماندہ ٭ من و تو رفتہ و خدا ماندہ

حدیث۔ اے برادران عزیز و اے دوستان شفیق چند سطرے نبشتہ شد محیط جمیع احوال صوفیہ است نمی دانم تا ازیں کہ برخورد ورد و سے مقصود کہ بیند اما زمانہ آخر است امروز اگر کسے بقدر وسع و طاقت خود از انچہ ما گفتہ ایم مباشر شود از سوار و این قوم محروم نماند زینہار نا امیدی شرط کار نیست با خود این گمان نبری تا اینجا کہ رسید و کہ تواند رسید ہیہات ہیہات۔ انہ ظنٌ فاسدٌ و متاعٌ کاسدٌ لَا يَيْئَسُ مِن رَّوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ چہ نشستہ برخیز دست در دامن مرشدے زن او را پیشوا ے کار خود ساز ہر کارے کہ او فرماید بکن بہر زمین کہ بر در و بعد از چند گاہ بلکہ باندک مدت دایم اللّٰہ مالک ملک و ملکوت و جبروت و لاہوت باشی و اگر فرض کنیم در تو آں حد قابلیت والعیاذ باللّٰہ نیست بارے خالی نباشی و اگر کارے کہ فرمائیم تو آں کنی زیادہ کسے نباشد و اگر بمقصود نرسی فردا آمنا و صدقنا چنگ تو در دامن ما بود اے بیچارہ خدا با تست تو چرا خود را از و دور میداری چرا بحرماں راضی شدہ۔ قطعہ

چہ بکونین می شوی مغرور ٭ ہر دو عالم بد و مبادلہ کن

صورتِ خوب تو نسخۂ اوست ٭ باز خوان و ببین مقابلہ کن

آہ دریغا جام بر دست و تو ہشیار افسوس معشوق در بر تو و تو فارغ و بیکار اے دوست اے برادر ایں راہ آن نیست کہ شخص مائی دریں رہ زیانے خورد باشد جوانمرداں جوانمرد و بچہ کدام کس باشد کہ زیان این رہ خوردہ کہ این صد ہزار شرف و فضل بردہ بر جملہ سودا ہا آہ۔ رباعی

دل در تنگ و پوشند نکو شد کہ نشد ٭ جز بر تو فرو نشد نکو شد کہ نشد

گفتی که برنجم از نکو شد کارت ٭ دیدی که نکو نشد نکو شد که نشد

اے مرد نادان ترا خوش نمی آید که همنشین خلیل الله و هم کاسهٔ کلیم الله و
هم زانوے روح الله و در قدم حبیب الله باشی اے عزیز خم در فوران و
غلیان است کشاده است و در ره گذران سبیل راسبیل نهاده اند و ساقی عنایت لن — از غیب
قدمے بردست گرفته بهرچه آواز بلندتر و آهنگ دلآویزتر ندامی کند حی علی الروح
والریحان حی علی الذوق والوجدان عجب ازین ره گذران بغم و کاهش و اندوه
و ستوه دل نهاده بحرمان قناعت کرده آه آه ـ برادرم سید موسیٰ و سید میران و ملک
شعلک و ملک نصیر الدین و فرزندان او و فرزندم شیخ علک و ملک سالار خضر و
ملک جمال الدین و ملک محمود سالار و جعفر قاسم و علی عمر و مولانا علاء الدین و کل
اصحاب تسلیمات با ادعیه مستجاب مطالعه کنند ملک قطب الدین مخصوص بسلام
دعا است که مکتوب الیه مرغوب فیه هم او است ازان چه این نبشته ملتمس آن
برادر بود جمیع یاران دعا استماع کنند در ذکر او و را و مشغول باشند تقصیر ره
کار نیست ـ

مکتوب سی و ششم

بجانب ملک محمد داود افغان پهاڑی

برادر دینی ملک محمد داود افغان دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کنند و هر که
از فرزندان شما و اقارب بر ما نسبتے کرده اند ـ هر یکے را دعاے محمد یوسف حسینی برسانند
اے عزیزان و اے دوستان هر دو سے بر سر دو راه ایستاده است یکے راه
بر آستانه او ست و یکے در چپاپش هر دوم باتفاق با همه اجماع و اجتماع
ره چپا می روند و این مرد بفریاد ندا میکند و باهتمام تمام با ایشان میگوید

کہ اے دوستاں واے عاقلاں و ہوشمنداں این رہے کہ شما می روید رہے
خراب و مخوف است وادی ماراں وکژدماں وعمقہا وکوہ ہا و دریاہا است
ہر کہ رفتہ البتہ بسلامت بمنزل گاہ نرسیدہ است ہم درمیان رہ ہلاک
شدہ است وبخواری وزاری جان دادہ است ایں راہ دوم کہ راہ راستے
من است رہے با امنے فراغتے باخفتے وکشادگی بار احتے وسلامتے است
ہاں وہاں عجب ازین مردم کہ قول قائل را تصدیق می کنند وبتحقیق ایماں
براں می آرند وباہمہ آہے سرد سے می زنند وہم درآں می روند این بیچارہ
واتف قایل منادی واعظ تنہا ایستادہ ہیکس بروفق او نرفت چہ کند کہ تنہا درآں
رہ نرود بلکہ از خوف آں باسینہ کوباں ونعرہ زناں بر جمیع موافق آید آہ آہ دوستاں
ما نفسے نکرتے کنند کہ ایشان از کدام طائفہ اندازاں مرومانند کہ ایمان بجزاے
اعمال دارند وبعث وحشر را مقر ومومن اند ومع ہذا آں کنند کہ مستحق ملامت وبعد
وخذلاں گردند شاید این چنیں باندیشید باز گردیدہ براہ راست روید پس باشد
از ہوا پرستی پس آئید خدا پرستی پیش گیرید باللہ العظیم روز گارے پیش تاں
آید کہ شما ازین چہ ہستید پشیماں گردید نعوذ باللہ منہا ومن سوء العاقبۃ
ومن شرور النفوس ہوش باشید۔ والسلام۔

مکتوب سی و ہفتم
بجانب قطب خاں

برادر دینی خان اعظم قطب خاں دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند
وازز بان خواجہ خود این حدیث شنودہ ام اغتنم خمسا قبل خمس
فراغک قبل شغلک اگر امروز خداوند سبحانہ تعالیٰ براے تو ندرا فراغتے

نصیبہ کرد۔ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۔ غنیمت شمرو چند روزے از عمر باقی ماندہ است بارے بکارے رود کہ فردا عذر گذشتہا خواہد اغتنم فراغک قبل شغلک تنالہ خوندخاں مرد عاقل است از کارہا بہترین کارہا پیشہ سازد وہم بداں استغراق کند ہیچ ولی و نبی نیست کہ گاہ مردن پشیمان نمردہ است باخود می گفت و جان بجاں آفریں میداد کہ افسوس قدر حیات ندانستم۔ ملک فریدالدین دعائے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند ملک نصیرالدین سلام و دعا خواند انچہ برائے خوندخاں نبشتہ شدہ است شما در دخول اول و اخلید۔

رباعی

برگذر زین سرائے غرو فریب ؛ در شکن زیں رباط مردم خوار

کلبۂ کاندرو نخواہی ماند ؛ سال عمرش چہ دہ چہ صد چہ ہزار

خواجہ شہاب الدین و عزیزان دیگر بدعا مخصوص اند والسلام۔

مکتوب سی و ہشتم

بجانب جلال خاں

برادرم خان اعظم خاقان معظم جلال خاں دعائے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند ہرچہ ہستیم ہستیم وآں چناں کہ باشیم باشیم و ہر کجا کہ باشیم باشیم باید کہ نفس پاکے دریا و خدا باشیم و اگر آں باما بود خمیر مایۂ ہمہ سعادتہا در دامن ما بربستہ بود خداوند سبحانہ و تعالیٰ سعادتے کہ مبدا و مختتم او ہم بدین شود روزی ما گرداند و از ان برادر عزیز خان اعظم ہمیں منتظر و متوقع باشند انشاء اللہ الکریم ہمبریں رود ما را در دعائے خود تصور کند والسلام۔

مکتوب سی ونہم

بجانب سلطان فیروز شاہ گلبرگہ

اللهم پادشاہ مارا و شاہزادگان مارا در حفظ و عصمت خود دار و ملکت و مکنت و دستگاہ پادشاہ را بقدر ہمت و وسعت و لرا ابخش آں بلند ہمت مارا ہر جا کہ خصمے و دشمنے است پست باد و ار جویل یتیقن کہ تقدیر ازلی موافق دعائے ماست الحمد للہ علی ذالک والسلام

مکتوب چہلم

برادر دینی خواجہ یوسف بعائی و عاے محمد محمد حسینی مطالعہ فرمایند احوال بخیر است یکے را پرسید ند چونی گفت ۔ بیت

زمن مپرس کہ حالم ازو چو نست ؏ ازو بپرس کہ انگشتہاش پر خو نست

قلم تقدیر بنام ہر یکے جاری بخیر است ولسان قضا بمقتضی گویا السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ بطن ام شکم مادرہم باشد چنانکہ علماے حدیث بدین معنی حدیثے دیگر آرند یکتب الاجل والرزق وانہ شقی او سعید یعنے فرشتہ را فرمان می شود کہ بنویسد عمر را و رزق و نیکبختی او را و بدبختی او را و اگر ازین بطن ام ام الکتاب مراد باشد کہ عبارت از علم نفسی است کہ یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتٰبِ وھو العلم النفسی چوں صحابہ این معنی شنیدند گفتند افلا نتکل علیہ نبی مبعوث از بہر تتمیم مکارم الاخلاق علیہ السلام والصلوۃ فرمودہ اعملوا فکل میسر لما خلق لہ ای موفق لما خلق لہ یعنے از عمل باز نمانید کہ ہر یکے موفق بچیز یست کہ آفریدہ براے آں شدہ است یعنے اگر آفریدہ

برائے سعادت است با فعال سعادت موقوف است ذلک لک العکس والعیاذ منہ
پس عمل صالح دلیل آمد کہ او نیکبخت است در علم نفسی رب تعالی و بندہ دولت دہندہ
عظمی و درجہ کبریٰ ولمثل ھذا فلیعمل العاملون و فیہ فلیتنافس المتنافسون یکے از
خویلات نفس این ست کہ بدین تمسک کند کہ اگر توفیق عمل بخشد کنم و الا مرا
قدرتے نیست آرے ہمچنین است اما این قدر تحقیق است اگر در خود عزمے تمام
و قصدے باہتمام دل را راغب و ناشط در عبادات و افعال خیر می یابی و
ہر ساعتے عنان ہمت را ہم بدین جانب مصروف می یابی وہم در میدان
عبادت خنگ عزیمت را میرانی وہم وخیال وطن اصلی شمر کہ بجنبانی بحقیقت
رہ نیابی بررہ گذر سیل غرقہ ربار کہ نظارہ عیوق نشود جام صبوح وجود را در غرقاب
نوح میسند از کہ جز آ ذلک الغرق مشاہدہ نباشد الغرض اگر میسرت ہست کہ
یک نفسے بر سر ہوس رسی زین کہ تو ئی ورنہ ۔ بیت

ورچہ کار ید و درچہ مصلحتید ❊ اے فرماندگان بمیقدار
درجہاں شاہدے و ما فارغ ❊ در قدح جرعہ و ما ہشیار

آہ و دریغ بلکہ صد ہزار دریغ باشد کہ ازین جہاں بدر شوی و نقدے در
ذیل خزینہ تو بستہ نبود بداں ماند کہ یکے را سودائے تجارت در سر افتاد سرمایہ
گم کردہ و غم و رنج می خورد زہے مرد عزیز خہے عاقل ہوشمند کہ او دست غزل
تکرار مذکور ہا رخت بردار ازین سرائے کہ ہست + تا آخر ۔ باللہ وایم اللہ ترا
روزگارے پیش افتد کہ از ہمہ کارہا و کردارہائے خویش پشیمان باشی زینہار زینہار
زینہار غافل مباش بغم منشیں یعنی ترا با خدا بودن چہ زیان باشد اگر در سلوک
این راہ ترا زیانے نماید فردا چنگ تو در دامن من ۔ شعر

چہ بکونین می شوی مغرور ❊ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن

صورت خوب تو نسخۂ اوست ؛ باز خوان و ببین مقالہ کن

عجب ترا این سود از یانے عظیمے کر وشئی ھائی وہم خیالی و از ہستی زائلے فانی برہی با خدا ے باشی مقابلۂ آن خدا ترا باشد آہ صد ہزار آہ ۔ بیت

نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ ؛ نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس

بیا بیا در آ در آ ہنوز وقت باقیست ترسم کہ دورے پیش افتد ترا کہ البتہ از پنجۂ ہستی بر آئی و رباز است دربان بیکار است بلکہ معزول است رہ گذرے عامے کردہ اند مسکین تو محروم ماندۂ ارجو کہ مسلمانان البتہ رہ فوز گیرند و از مقصود باز نمانند

حدیث ۔ سید حسن احسن اللہ امورہ وحسن اللہ حبورہ و ملک سلطان و اصحاب دیگر کہ سکنۂ آں ولایت اند از ما تسلیمات و تحیات بحسب اتفاق و اعتقاد مطالعہ کنند ۔ چند سخنے بر مولانا برہان الدین مبرہن و محقق شدہ است اگر مخاطب مولانا است اما مقصود ما بر عامۂ مومناں است بسیار است کہ بزرگے را مخاطب سازند و ہر کہ ہم سنگ و ہم رنگ اوست بدلالت کلام او نیز داخل باشد و آنکہ خود را ذیل آں بزرگاں بر بند داو نیز نصیبۂ از قسمت ایشان بگیرد والسلام

مکتوب چہل و یکم

بجانب شیخ علاء الدین

از محمد حسینی تحیات با دعوات صالحہ کہ بجمال حضور دل وحسن استجابت آراستہ و موصول باشد بمبالغات مدح تبلیغ کرد بباید دانست مواہب نتائج مکاسب است اگرچہ مکاسب ہم نوعے از مواہب است بلکہ

عین آن است ولیکن اعتبار صورت ظاہر را بہائے ہر چہ لازم بشاکر بخشیدہ است وعلیہ السّٰیات بجملتہا بلے ہر کہ بآب و صابون عملے کند جامہ کہ اوساخ درون آلودہ باشد و لبشبہ وے روے آورد وہ صاف و سفید گردد باجتہاد والتزام بابواب حسنات وانواع مبرات با جمیع ہم وضم حواس تصفیہ دل شود سبحان واہب العطایا تا کدام نیکبختے بود کہ بدین دولت مستعد شود بعزت اللہ اکبر اگر این تحفہ نقد وقت و جملہ دل باشد بداں کہ خمیر مایہ سعادتہا در دامن او بستند این نوع جز بدولت اصطحاب حضرت مشائخ و ارباب تحقیق دست ندہد یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ہم بدین دولت اشارت میفرماید والسلام

مکتوب چہل و دوم
بجانب شیخ علاء الدین

مولانا علاء الدین بداند بر حکم گواہی تو کہ برائے چند نفرے کہ تزکیہ ایشان تو کردی طاقیہ فرستادہ شدہ است ہمراں نمطے کہ من قبل نبشتہ بودم ہمراں امضا شود و اگر کسے میان ایشان رغبت بر زیادت عبادت نماید علی قدرہ دو سعتہ نمازے وردے فرماید چو بنیابت من است این نیز فرمود من باشد اگر مولانا علاء الدین را آرزوے آں باشد کہ کار ما کند از صحبت ما چارہ نباشد سادات مارا رساند ہر کہ در باب ایشان رعایتے وعنایتے کند خاصہ در حق ما باشد۔

وَالسَّلَامُ

مکتوب چہل وسوم

بجانب شیخ علاء الدین بعد نقل مخدوم زادۂ بزرگ

فرزند دینی مولانا علاء الدین کالپوی دعاے محمد حسینی مطالعہ کند زبان
از گفتار گنگ است وقلم از رفتار لنگ است چہ جام مراد ما بکام ما نہ پیوست
و بدخر صبوح ما در غرقاب نوح افتاد دیگ جوش ما پختہ نشد ہواہاے این
سوختہ خام ماند باد صرصر را کند کانِ مند بوده ام کہ شجر مشائخ چشت را
ازین درخت بہشت کہ او را نہال طوبیٰ دانستہ بودم شاخے و برگے شود.
گلے و بارے دہد جہانیان ازین برخوردار گردند چہ گویم آفتاب از مطلع
غیب طلوع کرد واعجبا لما طلعت غربت گوئی این طلوع وغروب توامان
بوده اند بمعیت وجمعیت بیکبار بیک جنبے بیک شکم باہم زاده بودند رونمودن
آں زماں ہماں و پرده بر رخ کشیدن آں زماں ہماں العرشتکی ببازند.
فی الکفر ع ل ت ن ف وعلم اعجاز قرآن یعنے علم معانی واللب معانی ع
ل ف ت ح ق ولب اللب واین علم صراط مستقیم ومکارم اخلاق است
این حروف ہمہ بیچارا در پایۂ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ سنگے نہند وبس والراسخون
فی الفضل رنگے بدارند وبرین علم طبقہ صوفیاں مخصوص اند وفرقہ فقرا منصوص

رباعی

جامے خورم صفا ندارد ۞ یارے کردم وفا ندارد
ریشے رستہ است بہ نگردد ۞ دردے دارم دوا ندارد

در قدسی می گوید ما ترددت فی شیٔ تردّدی فی قبض روح عبدی المؤمن
اگر ماند ولابد منہ آنجا کہ او خود را خود بس نیاید ہم چوں سکینے ضعیفے کجا بر آید لا حول ولا قوۃ

کترددی

کجا افتادہ ام این سخن متشابہ است وَمَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ می باید دانست
اگرچہ اَلرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ این جادست و پاے زدہ اند اما در قبضۂ قدرت بضبط
نیاید اما حاصل سخن این مسکین دردمند سوختہ زار برین گفتار آمد آنچہ ما خواستیم خدا نخواست
ہاں ہاں این کلام جامع اسرار قدسیاں است ہماں را برخواں اِنَّا لِلّٰهِ وَ
اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ من مدعی صبر نہ ام زیرا چہ صبر با وے مبارزی است وچہ جاے
شکر است کہ شکر با وے برابری است اے محمد یوسف حسینی گیسو دراز سخن را
کوتاہ کن زبان زیر دنداں نہ دل را مبتقار افکار گمار ہدایات باید کہ ہر ساعتے
بکارے جدے رو دو جد ہر یکے بحسب حال اوست ہرچہ ترا از دید آنچ مقصود
کار بار و آرد آن ہز ل دہذیان وقت تست الحس فاته وقته فقد فات
دیدہ سید محمد باقر گفتہ است درین آیت وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَوْلِیَاؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ
کل ما اشغلک عن مطالعة الحق فهو طاغوتک باید کہ زن و فرزند و لبند
تو نشوند با بندہ حق نگردند آیندہ روندہ ترا بجز مشغول ندارند در روز آمدن
شب را انتظار مکن و شب بے البطلوع روز نظر مدار و فتوح غیب بے اخرانہ گرہ بند
مساز زنہار ہزار زنہار ہرچہ پیش آید در راہ بدار پس افتاد روزگار خود مکن
آیندہ روندہ آرندہ برندہ را بخدا سپار و وقت خویش را بغنیمت نہ ۔

؟ بدار

؟ سپار

رباعی

نصیحت ہمیں است جان برادر ✤ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی
جیاں میردی سیاکناں عمر اے سر ✤ ہمی ترسم از کاروان بازمانی

؟

ہرچہ ازاں عالم ترا روے نماید پس پشت انداز خود را بقدر خسے و زنے
نہ ہمی سبکبار باش اثقال گراں بر سر نگیر خود را خوار و زار گرسنہ شکستہ انگار ر،
دعاے کہ موجب صفاے دہر در دادے باشد بر تو فرستادہ ام

شرط تلقیناتے کہ بجائے آری و تصور کنی کہ ملقن تو بربست زبان خود را ہمچوں شجرہ موسیٰ دانی و محقق داری کہ بر زبان تو ترا تلقین میکیند چنانچہ با موسیٰ خداوند سبحانہ در پردہ درخت سخن گفت۔ اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا ہماں مثال را با خود راست گیر ہیچ می دانی کہ چہ فرمایش شدہ است مقابلہ ایں شکرانہا باید امالمید انم تا از تو چہ آید چہ زاید آرجُہ کہ این سر من خاک و غبار زیر پاے مادر گیر و منتظر باشی عنقریب باشد شاید آرندہ صحیفہ تقریر خواہد کرد۔ والسّلام۔

مکتوب چہل و چہارم

بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی مولانا علاء الدین کالپوی۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند سرمایۂ ہمہ سعادت انقطاع از خلق و توجہ برب البرایات است ثمرات و فواید آن را اندازہ نیست تا باشی ہم درین باش اگر ازلاً و ابداً ہمہ عمر بودے بیک گوشہ نہاتیے دیدہ نشدے افسوس ہزار بار افسوس آرندۂ صحیفہ شیخ مخلص یکیے از غلامان حضرت اعلیٰ خواجہ ماست بد انچہ از خویش واز یاراں رعایتے بواجبی بکند بر ما منت خواہد بود۔ والسّلام

مکتوب چہل و پنجم

بجانب فقیر ابو الفتح علاء الدین کالپوی بعد دادن خلافت

فرزند عزیز مولانا ابو الفتح علاء الدین کالپوی۔ دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند۔ مصرع

صاحبا وقت عزیز است غنیمت دارش

چہ باشد این تراہر روز از جاے بجاے انتقال۔ حجاج بیت اللہ راہمہ درجات و ثواب است اما سر بزانو بردن و دل را برب البیت بکمال و تمام سپردن جہانے است کہ کعبہ باہمہ شرف و فضلے کہ او راست از او میاں باشد از اں شمہ نباشد این دل بیت المعمور است این دل مسکن خالق الظلمات والنور است این دل سر در ہر سرور است این دل از خویش مہجور است بمقصود متحد و محفوظ است اللہ اللہ بندگان خود را بخود رہ نمائی و از صفات و ذات خود نصیبے بخشاہی۔ برادرے ازاں مولانا ابوالفتح ابوالفضل التماس او راد کردہ است نیکو التماس است این چیزیست کہ خاطر ما را فرحتے و راحتے بخشد او راد خواجہ را پیش گیرد ہر چہ بداں عمل کند آں بفرمایش من بودہ باشد رومال بجہت عورتے کہ التماس پیوند کردہ بود ارسال شد والسّلام

مکتوب چہل و ششم

بجانب ابوالفتح علاء الدین

فرزند دینی مولانا ابوالفتح دعاے محمد حسینی مطالعہ کند۔ آرندۂ صحیفہ ابوالغیث مخصوص آرزومند با تو براے پیوند قصد کردہ آمدہ بود باز در خانہ می رود براے خرچ راہ بدانچہ دست دہد رعایتے کند تا او با خرچ راہ و خوشی در خانہ برود۔ والسّلام

مکتوب چہل و ہفتم

بجانب ملک زادہ خضر ساکن پٹن

فرزندم دینی ملک زادہ خضر دعاے محمد حسینی مطالعہ کند و بداند تلقینے و شغلے کہ او را فرمودہ شدہ است باید کہ مستغرق دراں باشد یک لحظہ و لمحہ خود را ازاں فارغ ندارد احیاناً انچہ اثر آں شغل و ثمرہ پیدا آید این جانب را اعلم دہد و برائے چند نفرے کہ التماس ہیوند کردہ بود باید کہ بنیابت من بوکالت من ایشاں را دست بہ بعیت دہد کہ عہد کردی باین ضعیف و با خواجۂ این ضعیف و با خواجۂ خواجۂ من و بامشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین بیشتر چنانچہ او را معلوم است و برائے آں عزیز کلاہ فرستادہ شدہ است باید کہ تجدید بعیت کند و از خدا حاجت خواہد۔ والسّلام۔

مکتوب چہل و ہشتم

بجانب مولانا اسحٰق گجراتی

مولانا اسحٰق۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند التماس بعیت کردہ بود باید کہ پیش یارے ازاں ما کہ آں جا ست چنانکہ ملک زادہ خضر برود او بنیابت من ترا دست بعیت دہد و گوید عہد کردی باین ضعیف و با خواجۂ این ضعیف و با خواجۂ خواجۂ من و بامشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین چشم نگہداری زبان نگہداری و برجادۂ شرع باشی ہمچنیں قبول کردی تو بگو قبول کردم او بگوید الحمد للہ دوگانہ بگذارد روے برزمین آرد و خوردہ پیش او بنہد آں خوردہ را بہر درویشے کہ دہد بمن رسیدہ باشد و بیشتر فرمایش او را معلوم است والسّلام

مکتوب چہل ونہم

بجانب قاضی سیف الدین ساکن لکھنوتی

فرزند دینی سیف کبیر دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند و بداند معلوم ہر منصوف است کہ مرید ہر چند در محضر پیر باشد عشق از الہیات بصفت کشف وظہور روشن تر بحضور بود اگر مرا پرسند کہ نیکبخت کیست گویم آنکہ مرشد را دریافت محبتش در دلش القا شد این موہبتے است کہ بہر نیکبختے بود محبوبے مطلوبے ما موے می باید کہ بدین دولت مشرف شود اگر ترا آمدن اتفاق است بالعجل اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَۃٌ اَکَادُ اُخْفِیْهَا اگر بیائی نکو کارے کردہ باشی دولتے در دامن تو افتادہ باشد۔ والسّلام۔

مکتوب پنجاہم

بجانب مولانا نظام الدین پٹھانی

فرزند دینی مولانا نظام الدین یوسف مبارک پٹھانی۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند چند کلمہ کہ بروقت املاافتاد نبشتہ شد اگر بدان تمسک شود جمعے از اسرار خدائے آشکارا گردد اہم مطالب واعظم مقاصد محبت خداوند است تعالیٰ اگر عکس آفتاب محبت بروے تافت نسیم بشارت وصول وزید بلکہ روے قبول بعینہ نمود۔ اللھم متعنا بالبصادرنا واسماعنا واجعلہ الوارث منا محبت آں شیئے نیست کہ اورا جزوی وبعضی وکلی توان گفت آید باز نگردد ہیچ قولے وفعلے شنیدہ وقتے۔ غزل

دولت عشق را انہانت نیست ؛ عاشقان را بجز بدایت نیست

ہر کرا حل شدہ است مشکل عشق ❊ داند آنکس کہ جز سعادت نیست
عشق چیز لیست از برون بشر ❊ آب و گل مرور اکفایت نیست
عشق را بو حنیفہ درس نکرد ❊ شافعی را درو روایت نیست
بوالعجب صورتیست صورت عشق ❊ چار مصحف ازو یک آیت نیست

مرداں از طوائف صوفیہ عشق را عبارت از ذاتی کنند و عاشق و معشوق را اقتضائے آں ذات می دانی کہ چہ میگویند کہ عشق خواہد یا نخواہد عاشق و معشوق از و زاید علیٰ ہذا بر مذہب ایشان عشق را موجب بالذات نامند۔ شعر

بلا ست عشق من آں کز بلا نہ پرہیزم ❊ چوں عشق خفتہ شود من شعم برانگیزم
ہمی رفتم بلا شد بوئے زلفش ❊ خراب اندر پے آں بوئے رفتم

ہیہات ہیہات عشق سلطانے است کہ بر سمت ربع مسکون خیمہ نزد جز در ول خراب گذر نمارد و جز بر افتادہ خانماں قرار نگیرد متوہمے بوہم دور اندیش خویش صورت الہٰ نا دانے بیند مقربے از عالم بے عیب و جہاں لاریب در گوش جان او فرو خواند اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا چہ فسا و شد وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً بیان آمد نفس ذلیل کہ بہیچ سبیل روئے عزت نداشت بہمہ وجہ خوار ترین خلیفہ است نگر کہ چہ خلعت پوشید ببین کہ کدام لباس آر است کہ ذلیل خلیل شد شور انا من اھوی و من اھوی انا انگیخت شور انا الحق درمیان انداخت لاحول ولا قوۃ الا باللہ این نفس چہ خود بین کسے است تحفہ تر این است کہ این خود بین را خدا می فرماید عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ با توجہ سر درمیان آوردہ و کدام راز نہانی آشکارا کردہ است استغفر اللہ کجا افتادہ ام این چنین دو لتے دست ندہد کہ بہترین کارہا است و ستودہ ترین چیزہا است مگر بتوجہ تام و تزکیہ نفس۔ توجہ تام

لہ بلا چو خفتہ بود

کہ خطرہ غیر از خاطر تو منتفی شود و حضور وجود مشہود مطلب تصوراً و تحققاً۔ تزکیہ نفس۔
تا انجا کہ توانی ہمت دہ نفس را پاک میکن این مثال شکنبہ است ہر چند کہ
بسیار بشوی لطیف تر باشد۔ اگر چہ درجذبہ طالب این دو چیز قرار گرفت
خمیر مایۂ ہمہ سعادتہا در دامن او بر بستند باستعمال این دو رکن دل او صفا پذیر
گرددعکس عین حقیقت بر دل او متجلی شود میدانی چہ می گویم۔ ع
ترا ممکن چنیں دولت تو از بیدلی غافل

* اگر در شکنبہ

لشنیدہ

وعکس لاہوت در دل ناسوت تجلی کرد عکس عکس بر نفس افتاد شنیدی
از نفس چہ عربدہا زاد بدین تقدیر کلام چنین باشد جعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ
اگر نسق ظاہر ظاہر عبارت کنیم سخن براہ راست گوئیم روح با ہمہ تعزز و
کبریا با ہمہ جلالت و مدح و ثنا نگر کہ سلطان عشق آنجا تاخت آن عزیز بزرگوار
چہ گونہ ذلیل خواہد شد۔ بیت۔

تا ظن نبری کہ ہست این رشتہ دو تو ؛ یکتو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

اے خوان صفا اے خداوندان وفا این سخن از سر صدق و صفا است
ہر چند خود را از لجہ بساحل اندازم ہر زمان موج دریا کہ باوج آسمان رسیدہ است
لطمہ زند در غرقاب اندازد کلا ترغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا
من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ہر چہ مولانا راینت است نخست
می گویم اصل کار این است ہر چہ پیش آید از ان در گذشتن است۔ مقصود ورائے
ورای است۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ ویکم

بجانب ملک عزیز الدین و ملک شہاب الدین ساکنان گگرہ

فرزندان دینی ہر یکے ملک عزیز الدین و ملک شہاب الدین۔ دعاے

محمد یوسف حسینی مطالعہ کنند این رہے است کہ بیک دہے و بیک سالے یا بہزار سالے نتواں بمنزل رسیدن تا این روح با این قالب متعلق است این کار بیک زمانے از من و تو بضعف وسستی نرود جان عزیز را فدائے این راہ باید کرد در ہر کارے کہ ہستی باش باید کہ با خدا باشی و بطلب مقصود خود باشی گفتہ اند۔ بیت

مرا و اہل طریقت لباس ظاہر نیست ٭ کمر بخدمت سلطان بند و صوفی باش

ترا کہ چاکری سلطاں و خدمت پدر و ادائے حقوق متعلقاں زیان کار نباشد اگر دل تو با خدا و پیر متوجہ باشد ہر چہ بکنی بکنی مگر خلاف شرع نکنی ہمارہ ساعۃ فساعۃ ترا مزیدے البتہ باشد من می گویم کارے کہ شمارا فرمودہ ام بہر کارے کہ ہستید خدمت ملک یا بادشاہ یا رعایت حق پدر یا حقوق دیگر زن و فرزند با این ہمہ مقصود بدامان شما البتہ باشد تعجیلی شرط نیست شتاب کردن رہ نیست بتدریج تواں شد۔ بیت

اندک اندک علم گیرد و آنگہے گویا شود ٭ قطرہ قطرہ جمع گردد آنگہے دریا شود

محمد یوسف حسینی شمارا آن نہ فرمودہ است کہ آں عمل ور آید و از مقصود محروم مانید پیش حضرت خواجہ یعنی پیر خود را ابتدائے ارادت عرضہ داشت کردم کہ ہم از اول تعلم بکلی بگدازم و غرق فرمان شیخ باشم شیخ اجازت نکرد تا آنکہ از برکت فرمایش او در غرقاب این راہ افتادم الحمد للہ علی ذالک شمارا نیز جز این سنت و سیرت کردن رہ نیست۔

العجلۃ من الشیطان

والسلام

مکتوب پنجاه و دوم
بجانب قدر خان

پہلوان دین احمدی سپه سالار ملت احمدی اعنی محفل سامی و محضر گرامی المخاطب من الله الخان الاعظم والخاقان المعظم قدر خاں ضاعف الله قدره و اقتداره و ضاعف الله مکنة و دولته سلام و دعاے محمد حسینی مطالعه کند قال النبی صلی الله علیه و اٰله و سلم حکایة عن الله تعالیٰ ما ترددت فی امر کترددی فی قبض روح عبدی المومن یکره موته وانا اکره ولکن جری التقدیر علی ذلک ولا بد له منه خوشنود نه ام در کارے ہیچ نا خوشنودی من در قبض جان بندهٔ مومن او دشوار میدارد بدی خود را من دشوار میدارم دشواری او را ولکن تقدیر براں شده که قابل تحویل و تبدیل نیست و او را ازاں چاره نیست مقصود ازایراد حدیث این است او تعالیٰ و تقدس بنا بر حکمت بالغهٔ خویش کارے کند که بداں رضاے او نیست و بداں خوشنود نیست میکند و ازاں حکم متبدل نمی شود که تقدیر حکم رفته است کل نفس ذائقة الموت امرے لابدی شده اگرچه مرضی باری نیست در حق بنده یکے اندیشهٔ دیگر کن که مذهب اهل حق این ست که کفر و معصیت و تخلف و ارادت مشیت و حکم و قضاے باری است با مرور رضاے او نیست و بے شبه که کفر و معصیت در جهاں بیشتر از ایمان و طاعت است شاید که چوں نمکے در آرد باشد و ایمان و طاعت مرضی باری و کفر و معصیت مکروه و نامرضی اما حکمتے بدو متعلق است و اجماع اهل حق و عقل همبرین است ازین مجموع مقالت مقصود این ست که چوں حق تعالیٰ مکروه و نامرضی خویش بیشتر از مرضی محبوب خویش کند

بنا بر حکمتے است من و توجہ طمع خام بر بندم کہ دائماً رضاے ما خواہد کرد و مکروہ و
مسخوط ما بوجود نخواہد آمد زہے تمناے محال وزہے ظنے پر و بال و وہم فاسد و
متاع کاسد آں کہ در رضاجوئی خود نیست رضاجوئی دیگرے کہ خواہد کرد پس
رضا بقضاے او برگردن نہادن بفرمان خداے نفعاً و ضراً خیراً و شراً
امرے لابدی باشد و کارے ضروری مرد عاقل ہشیار متفکر و بیدار باشد
تفزع تضجع و تفجع و توجع و تالم از حد عقل و دین بیرون بردکہ سعی در امر عبث و
کشت در شورستان و خط بر آب و رکوب بر مرکب چوب کارے کہ باشد
معلوم است علی الخصوص کہ مقابل آں صبر لابدی کہ گہے جزاے وافر بے
پایاں یابی ہر آئینہ ہمیں شعار و دثار خود می باید ساخت بکل حال مصیبت دینی
بر دنیاوی منضم نشود و مصیبت بر مصیبت نافزاید والسّلام

مکتوب پنجاہ وسوم

بجانب قاضی علم الدین و شیخزادہ و دیگر یاران گجرات

تسلیمات مالیق بجناب الاخوات والاحباب والاولاد والاعزۃ الانجاب

تبلیغ افتاد احوال این جانب بجملتہا و اعزہ باجمعہم بخیر و سلامت اند می باید
دانست مطلب اہم و مقصد اعظم محبت خداوند است تعالیٰ عن الزوال
والعدم مرد عاقل دانا فہیم نہ ہر چہ طلوعے و افوے و زوالے و ذہوبے دارد
چشم خرد او آنسو لحظۂ ندیدہ است من ہیچ نمی دانم دوستان من در چہ کار اند
و در چہ مصلحت اند چرا کہ بر نقش حمام بامید توالد و تناسل عشق باز نند نہ اند
کہ این معشوقہ مہر و وفاے ندارد و پیشہ او جز شیوۂ شوہ گری نباشد و ہرگز
عاشق او بمراد دل نرسد چہ چنیں نماید و بدین شیوہ جانہا ربایدہ ہیہات فہیہات

کم تسقط الی هذه الضرام تساقط البازی الی الحمام وکم تهوی الی هذا المقام هوی الصبا الی الطعام تفکروا وتدبروا ان تمسستم هذا شمس قارون و فرعون طلعت علی قصورهم ثم طلعت علی قبورهم وصبحی اعظاما غالیة ثم امسوا اعظاما بالیة ۔ رباعی

برگذر زین سرای غرو فریب ÷ درمسکن زین رباط مردم خوار

کلبهٔ کاندرو نخواهی ماند ÷ سال عمرت و ده چه صد چه هزار

اے عزیز این گلزار اگر سیر شدے گلے شگفته بچین ترسم که خار مرگ دامنگیر تو شود ترا هیچ فرحتے نیست بوے ازین بمشام تو نرسد چه خفته بیدار شو برخیز درپس کارے شو ترسم نباید که مرا روزگارے پیش آید که پس افتاده براے خود نیایم ازین خزینه همین دفینه مقصود است لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کجا افتاده ام اے برادران محترم تا توانید ازین جهان فانی و ازین بنیاد بے مبانی چیزے بدامان خویش بربندید که توشه راه این سفر شما باشد و فردا موجب مراحم ربانی گردد ۔ قاضی علم الدین و شیخ زاده علم الدین و ملک زاده خضر و قاضی مبارک و قاضی بده و شیخ نصا و آنانکه پیوند دارند و چیزے نشانے فرستاده اند براے هر یکے طاقیه ارسال شده است به پوشند دوگانه گذارند و شکرانه پیش دارند و آں اگر بمن رسانیدن مقصر باشد بهر نقیرے که بدهند بجائی رسیده بود و خواجه بڑه خوندشاه و خوند قاضی و مولانا رکن الدین و جمال سلیمان و مولانا شیخن و مشرو بهائی ظهیر و آنانکه التماس پیوند کرده اند تجدید و ضو کنند طاقیه پیش دارند و بنام پیر بر زمین آرند و دست بر طاقیه نهند و نام پیر بر زبان رانند و گویند با فلان عهد موثق کردیم و طاقیه پوشند و برخیزند دوگانه گذارند و خرده بجاے طاقیه دارند اگر آن را بمبارسیدن میسر نباشد بهر فقیرے که بدهند بمارسیده باشد و عورات

ن: اين گلزار اگر سيري گلي شگفته

ن: بڑے

؛ بما

کہ التماس پیوند کردہ اند براے ہر یک جامہ فرستادہ شد آن جامہ پیش نہند ہمین ادب وہمین روش نگہدارند نصیحت بامردان این ست پنجوقت نماز بجماعت گذارند نماز جمعہ وغسل جمعہ فوت نکنند مگر بعذر شرع عذر شرع این ست کہ یا سفر باشد یا مرضے باشد در تن یا جائے باشد کہ جمعہ نیست وہر نماز شام بعد فریضہ و سنت شش رکعت نماز گذارند بسہ سلام در ہر رکعتے بعد فاتحہ سہ گان بار اخلاص بخوانند ویک دوگانہ دیگر گذارند حفظ الایمان یعنے نگہداشت ایمان را در ہر رکعتے بعد فاتحہ ہفت بار اخلاص ویگان بار معوذتین بعد سلام سر بسجدہ نہند سہ بار بگویند۔ یاحی یاقیوم ثبتنی علی الایمان۔ وبعد ہر نماز خفتن یک دوگانہ دیگر گذارند در ہر رکعتے بعد فاتحہ دہ گان بار اخلاص بخوانند وبعد سلام ہفتاد بار یَا وَهَّابُ بگویند ودر ہر ماہے سہ روزہ دارند سیزدہم وچہاردہم وپانزدہم ایام بیض کسے کہ این مقدار بجا ندارد او درسلک صوفیان منسلک نیامدہ باشد اے مردمان وانا مرد باید کہ ہمارہ در بر باشد واگر کار قلب افتد بر درو اگر این قدر ہم نبود او را بیگانہ شمرند واو از کسان آن خانہ وآن سراے نباشد۔

نصیحت ۔عورات پنج وقت نماز ناغہ نکنند مگر وقت عذرے کہ از خداوند برایشان آمدہ است وباقی انچہ مردمان را فرمودہ ایم با ایشان ہمان است مگر جمع عورات ہزل وہذیان بسیار گویند بعد از من این نباشد میان دو کلمہ یکے را لازم گیرند۔ یَا وَهَّابُ یَا وَهَّابُ ویا استغفر اللہ واستغفر اللہ وآن کہ شوہر دارد او در رضاے شوہر باشد مگر در ایام نا مشروع وکنیزکان را نرنجاند براے بدخدمتی را وزدی را وہر کہ چنان نکند او از ان ما نباشد وآن عورت ہمان کہ نقصان عقل دارد براے ما پیرایہ

? جمیع

انگشت پاے فرستادہ است آں باز فرستادہ شدہ است و آں کہ او
التماس جامہ پیوند کردہ بود آں برائے او فرستادہ شدہ است۔ والسلام

مکتوب پنجاہ و چہارم

بجانب مولانا محمد معلم و سید علاء الدین و مولانا میران شاہ
و دیگر مریداں بعد نقل مخدوم زادۂ بزرگ

تسلیمات نامیہ و تحیات زاکیہ اصحاب الارادت و ارباب عقیدت
بخطاب مستطاب مطالعہ کنند۔ قولہ عز من قائل وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اشکالے با شکالیست این کلام قدسی ماترددت فی
شیئ کترددی فی قبض روح عبدی المؤمن یکرہ مساویہ وانا اکرہ ؟ موتہ
ولکن جری القدیر علی ذلک ولا بد من ذلک —— ہاں وہاں بعد ازین
فہم جلی و خفی می شاید کہ من بنالہ و آہ ہر مسا و صباح بزاری و فریاد کہ مدخر صبوح
من غرقاب نوح افتادہ و در شب اں روز من در غرقاب بحر خضم با ہر
سنگریزہ و خس مہرہ آشنا گشت بہار امید مرا خزان زد و گلبن وجود تازگی وجود
مرا لہب ہفت درکۂ دوزخ بیک تف بسوخت بسوزے گرفتارم کہ ؟ تف
نزول نامہ بتاب دوزخ مینو بیند و بجنب آں تعذیب دوزخ عین نعیم
می نماید چوں باشد کہ دل عمرے بامید بستہ بود و بلمح البصر ناچیز و نابود
گردد انکہ گر سر بگویم چہ سود مند آید کتاب اللہ میفرماید وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ ؟
اِلَّا بِاللّٰهِ این با بااللہ یا باستعانت بدار یا بامعیت یا بامقابلہ ہر چہ شد
شد اما این درد را درمانے روے نمود۔ مصرع

من ندانستم از اول کہ تو بے مہر و فائی

حدیث این حادثہ وقصہ این غصہ در حریم کتابت در نمی آید۔ اللہ اللہ ہٰذا باب پیوستگان ما ہر یک مولانا محمد وعبید اللہ وپسران سید علاء الدین وپسر سید عالم ومولانا شعیب ومیراں شاہ وباقی متعلقاں وپیوستگاں بدانند کہ محمد اکبر من باختیار خویش از من اعراض کرد وسفر قدس اورا اختیار افتاد وتقدیر مبرم بود وتعجیل بحکم ساخت ہر چند گفتم باز آئی کہ من پیر سوختہ درد مند خواہم شد نشنود والبتہ بحظیرۂ قدس بجز امید آنجا رفت اگر ازاں حکایت کنم ہیچ گوشے استماع آں را تحمل نکند کہ گاہے در فہم در نیامدہ است حاصل این سخن این ست اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ کل شئی یرجع الی اصلہ امامارا در وے مستقیم واندوہے مستدیم دامنگیر دل شد۔ طاقیہ برائے مولانا محمد معلم وپسراں سید علاء الدین وپسر سید عالم ومولانا شعیب ومیراں شاہ با برادر وسید یعقوب وخواہر زادگاں و نصیر عماد قاضی عبید اللہ ودیگراں کہ روش بدست دانیال فرستادہ بودند ارسال کلاہ افتاد تجدید وضو کنند کلاہ بپوشند و دوگانہ بگذارند وشکرانہ پیش نہند آں را باید کہ بدرویشاں بدہند واگر بتوانند اینجانب بفرستند والسلام

مکتوب پنجاہ وپنجم

بجانب سید نصیر الدین

تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً چند نفسے کہ از عمر باقیماندہ است غنیمت شمرید وانس از غیر حق کہ رقم فنا براں کشیدہ اند قطع نظر کردہ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ۔ بیت

یا دوست کنج فقر بہشت است و بوستان
بے دوست خاک بر سر جاہ و تونگری

الاستئناس مع الناس دلیل الافلاس۔ بیت

دانی کہ یار چہ گفتہ است امروز ٭ کہ ہر چہ جز یار است از وی دیدہ بدوز

الناس نیام اذا ماتوا انتبہوا۔ شعر

سوف تری اذا انجلی الغبار ٭ افرس تحتک ام حمار

عصمنا اللّٰہ وایاکم من الاعراض عنہ والاشتغال بما لا یعنیہ

اعینونی رجال اللّٰہ فان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر بقیہ

مکتوب از لوح دل فرو خوانند یاراں و مصاحباں ہر یک بدعا مخصوص اند والسلام

الاھلاک

مکتوب پنجاہ و ششم

بجانب مولانا علم الدین بہروچی

فرزند دینی مولانا علم الدین دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند گہے کہ عکس پرتو الہیت بر تو صدمتے زدہ است یا نہ و بود وقتے کہ عکس پرتو جمال آفتاب احدیت بر آئینہ دل تو منعکس گشتہ است یا نہ اگر ایں چنیں دولت ترا روے نمودہ است زہے نیکبختے کہ توئی رمزے ازاں و اشارتے بر من بنویس تا حقیقت آں مرا معلوم شود نباید کہ از وہمیات و خویلات اشارتے باشد و اگر خود ایں نیست روا باشد کہ تو خوش خسپی و خوش خوری و فارغ و بے غم باشی آنکہ در چہ کارید و در چہ مصلحتید اے فروماندگاں بے مقدار آہ اگر شہود مطلوب نیست در طلب ہم نیست و اگر در طلب با تو است آہ سحرگاہ چہ شد و دم سرد و چشم نم کجا رفت بیقراری چرا رخت بربست۔

بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس
نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

دلبرا دل باید کہ در بر باشد واگر قلب افتد بارے بر در واگر در بر و مرد بہوائے خویش ابتر ہیہات ہیہات انہ ظن فاسد و متاع کاسد اندیشہ کن کہ چہ گفتہ می شود ہمہ روز بخلق شغل و شب بہوائے خود خفتن۔ استغفر اللہ۔ بیت۔

چہ بکونین می شوی مغرور ﴿ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن

آرے ایں سودا خوش نمی آید درین سودا سودے نیست۔ اگر آشنا میدان صاف سرخوش میسر نیست بارے درد در درکام ویلاس غم بر پشت وجہ افتاد این وجہ بلا زاد لاحول ولا قوۃ الا باللہ کجا افتادم مولانا علم الدین بداند کہ کسیکہ اینجا نتواند رسید اورا بوکالت من دست دہد اما شرائط این نگاہ باید داشت توجہ تام و تزکیہ تمام و اورا دو اذکار ہمارہ درکار والسلام۔

مکتوب پنجاہ و ہفتم

بجانب سید علاء الدین بڑودہ

فرزند دینی سید علاء الدین دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند شنیدہ شدہ است آں عزیز البتہ دربند آنست کہ وقت عزیز خود را غنیمت میدارد واگر ہمچنین ست خوش وقت تو۔ بیت

نصیحت ہمین است جان برادر ﴿ کہ اوقات ضائع مکن تا توانی

ہر کہ خود را بہ ماکل و مشارب و منام سپرد از مقصود محروم ماند جوانے را با عورتے عشق افتاد البتہ بینہما خلوتے میسر نشد عشقیہ گفت من فلاں فلاں شب اجازت از شوہر یافتہ ام کہ در خانہ پدر روم اگر تو دراں راہ انتظار کنی یحتمل بینہا خلوتے میسر شود جواں بتمنائے آں ہمہ شب نشستہ با نتظار می گریست و این رباعی می خواند۔ رباعی۔

در دیدہ بجائے خواب آبست مرا ٭ زیرا کہ بدیدنش شتابست مرا
گویند بخسپ تا بخوابش بینی ٭ اے بیخبراں چہ جائے خوابست مرا

اے آہ صد ہزار آہ اے بلا بر محبت و عنا بندبراں تدبیر درقعر این فقیر افتاد کہ این جواں را غنودنی روئے نمود وہماں ساعت آں بود کہ محفۂ معشوقہ گذشت وائے وا ویلا وامصیبتا۔ بیت

درد اکہ آہ گرم زبیماریم بسوخت ٭ تنہا نہ آہ گرم کہ دمہائے سرد ہم

بامداں بوسعید تذکیر میفرمود شخصے از علامت عشق و محبت پرسید شیخ گفت چوں دریائے محبت در جوش آید بہ پرسید جوابت خواہم گفت چوں سخن در محبت افتاد شیخ را غلبہ وقت شد دریائے عشق شورید تا موج بآسماں رسید سایل برخواست ہم از انش پرسید شیخ گفت علامت عشق و محبت این است کہ عاشق را از بے وصلت معشوق خواب و خور بردو آں مقدار کہ عاشق را خواب و خور بود ہماں مقدار از معشوق محروم ماند۔ اشارت بداں جواں شاہ کرد گفت چنانکہ این جواں ہمہ شب انتظار معشوق نشست ہماں قدر کہ غنود موجب حرمان او بود جواں برخواست اضطرابے کرد بیفتاد و جاں بخیال معشوقہ داد۔ ہاں وہاں چہ بانقش حمام بامید توالد و تناسل عشق می بازی ہرگز بکعبۂ وصال نرسی چہ بروئے آب دواں

معاصی نویسی کہ ہر گز روے صواب نخواہی دید لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰہِ کجا افتادہ ام اے عزیز۔ بیت

اندرین رہ اگرچہ آن نہ کنی ٭ دست و پاے بزن زیان نہ کنی
بلکہ جان جاے دہ زیان نہ کنی

الغرض دنیا بقائے ندارد می توانی کہ نقدے بذیل خرقہ وجود خویش بر بندی تا بدان حضرت توانی شد۔ طاقیہ ملبوس براے آن عزیز فرستادہ شدہ است بر آن شرطے کہ آمدہ است بر سر نہد و روے بر زمین نہد و دوگانہ بگذارد خوردہ پیش نہد و روے برزمین آرد و طاقیہ پوشیدن با خود تلقین کند و بہ پوشد و تلقین این ست کہ گوید عہد کردی باین ضعیف وازین ضعیف مراد این سوے دارد و با خواجۂ این ضعیف و خواجۂ خواجۂ من و با مشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین چشم نگہداری زبان نگہداری و بر جادۂ شرع باشی ہمچنین قبول کردی گوید قبول کردم و تکبیر گوید و طاقیہ بپوشد و باید کہ دست خود را دست پیر داند چنان کہ گفتہ اند الصدقة تقع اولا فی کف الرحمٰن کذلک دست معطی اولا صدقہ از دست رحمٰن جدا می شود و از دست معطی ظاہر بر دست مستحق می افتد ہمچنین ملقن زبان را داند پیر بر زبان او سخن می گوید۔ چنانچہ حق تعالیٰ وراے شجرہ با موسیٰ سخن گفت عظیم سرے در بیان رفتہ است فہمے باید کرد کہ رہ بدان برد۔ مخاطب در کتاب یکنفر است اما ہر کہ مطالعہ کند و فہم کند مقصود ماست۔

والسلام

مکتوب پنجاه و هشتم

بجانب ملک شرف افلح کوتوال کالپی

فرزند دینی ملک شرف افلح دعاے محمد حسینی مطالعه کند خیر مایهٔ
سعادت دارین دو چیز یست پاکی نفس و توجه دل بحضرت حق هر کرا این
دو چیز بدست آمد سعادت دارین نقد وقت او شد می باید که کارهاے کند
که بدان خدا و رسول خدا راضی و خوشنود باشد و همیشه با بندگان خدا معاملت
نیک کند و در باب ایشان احسان و اکرام پیشهٔ خود سازد و وظائف و اوراد
که ما نوشته ایم بران ملازمت نماید و هرچه ازان شاغل افتد قطع آن کند
در هیچ حالے صحت و مرض سفر و توانائی تقصیر در خود جاے ندهد مزید دارین را
مستظهر و متوقع باشد طاقیهٔ تبرک فرستاده شده است هم بر ادب
قدیم بپوشد و همراں رود مولانا علاء الدین اعلاه الله دعا مطالعه نماید۔
وقت ضیق بود و سبب آن مکتوبے علیحده نوشته نشد بارادر دعاے خود تصور
کند و با خود داند ملک رکن افلح بسلام و دعا مخصوص است والسلام

مکتوب پنجاه و نهم

بجانب شیخ منور نبیرهٔ شیخ الاسلام فرالدین صاحب سجادهٔ اجودهن

دعاے محمد حسینی که رقبه اخلاص در رقبهٔ عبودیت حضرت شیخ فرید الحق
والشرع والدین منسلک میدارد تمناے برد یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ
فَوْزًا عَظِیْمًا۔ چه روشن دیده است که خاک آن آستان کحل بصیرت است
هر چشمے که مستفیض و مستنیر بنور اوست وجه الله ذی الجلال والاکرام است۔

عجب از ساکنان مکہ جہاں سرگرداں کعبہ وآں غافلاں از ہمہ آثار او دست کوتاہ داشتہ پاے در بستر غفلت دراز کردہ بخواب حرماں و بنعاس انعکاس قانع و فارغ ماندہ نعوذ باللہ من شوم امثال ھذا الرجال ہمانا کہ سنائی گفتہ است ؎

گرفتہ جنبیاں احرام مکی خفتہ در بطحا

الحق اگر کسے را آبرو خدا دادہ بود آتش بر روے جہاں خاکی زند سراز سدہ علیاے شیخ الاسلام فرید الحق والشرع والدین بر نیارد چہ گومیت اگر افلاک سبعہ صد چند رفعت خویش نردبانے سازد و خواہند تا پایہ کرسی مسعود محمود و مودود و بوسہ زنند اگر میسر شان شود زہے سرافرازی کہ ایشان را دست دادہ باشد و خہے عرش عظیمے کہ مقعد مجلس ایشان گردد آرے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ مخدوم زادہ شیخ منور نور اللہ قلبہ بنور معرفت دعا مطالعہ کردہ محقق دانند۔ رباعی

چہ کونین میشوی مغرور ❊ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن

صورت خوب تو ز نسخہ اوست ❊ باز خواں و ببین مقابلہ کن

اگر نوع انسان از جنس حظوظ بشری و از حد اغذیہ حیوانی در نگذشت فضلے از سائر دواب ندارد۔ ہر اکبر و اصغر داند کہ امتیاز بشکل و مثل نتیجہ حقیقی ندہد عقبیٰ ہم رفعت أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ماندہاں دہاں بحظ حاضر و از ظاہر بنفس راہ مدہ در حال و مآل حرماں نقد جیب تو باشد و جز بحسرت و افسوس وجود ت نالامال نبود چو در حال بر خصلت خر و ستور رفت در مآل ہماں پیش آید اگر بفضل اللہ الکریم بصفت سبوحی و قدوسی برا آں نزاہت ہماں شود متنزہ نماید۔ سبوح قدوس ربنا و رب

الملائکة والروح۔ نظم

دولت آن را مدان که دادندت ÷ پیش از ابنای جنس استظهار
تا ترا دولت است یار نه ÷ در جهان جز خدای دولت یار
چون ترا از تو پاک بستانند ÷ دولت آن دولتست کار آن کار

هر یکے را منصب نفس خویش باید بود چنانچه من خود را شناسم تو خود را ؟ محتسب
دیگر برین مطلع نباشد اندیشه کنیم که با خود چه داریم و کدام دیگ سودا
پخته ایم با وهم و خیال عشق میبازیم بامید توالد و تناسل رہے که بکعبۂ
وصال عنقریب رسیم کعبه را پشت داده بسمت افعال انتقال ماست
مینماید بیت الله مقر و ماواے ما باشد در عزبله مسجد بیت الحرام ساخته ایم
آرے فرو آنها پاکتر که بود و از ما عاقل تر که را اشمارند در شورستان کشت گندم ن ازما
پرداخته ایم لا نزاع فیه برخوردار هم شد هیهات هیهات انه ظن فاسد ؟
و متاع کاسد از مخدوم زاده متوقع است که نفس را پاکتر دارد و دل را
متوجه بخداے خویش نه دیگر اللهم کار بجائے رسد که دولت قربت بجلے
کشد که فریاد انا من اهوی و من اهوی انا بر آید لاحول ولا قوة الا بالله
کجا افتاده ام۔ بیت

گفت[۵] بر من تو عقل دل کن
مبلغ کن فکنش منزل کن

در چه خیال اید و کدام گمان با خود میبرید هرچه قرار گرفته
اید هیچ نکرت دامنگیر نمیگردد آه نکر۔

---

۵ در هر دو نسخه این شعر همچنین است۔ رح۔

مکتوب شصتم

بجانب شیخ سعدالدین نبیرۂ شیخ فریدالدین ساکن اجودھن

دعاے محمد حسینی که روے دل و حسین جاں را بسمت راه روندگاں قبۂ مبارک شیخ الاسلام فریدالدین بیاید و آرزوے می برد که غیرت دلش بے غبارے که بچشم جانش افتد صورت انجلا جلوه نماید که عین کحل بصیرت بصائر مبصرانست روشن دلاں دانند دیده وراں هر کار شناسند درکلام چه لحظه درنظر می آید قوله عزمن قایل قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ امتیازے و اشتراکے می فرماید محقق است مابه الامتیاز غیر مابه الاشتراك باشد علی و معاویه را دریک پله منه شیخ فریدالدین را با صوفیان دیگر بیک سلک مسنج که او فقیرے گرانست و زنے دیگر دارد و هم سنگ او نهنگ و پلنگ باشد نه کلنگ لنگ ولیکن. بیت

نه یک فسوس که هر دم هزار بار فسوس
نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ

بسیارے باشندگان آنحضرت بداں مانند که دیده بودم از نظاره نور آفتاب مردمک معتزلی ازرد بیت جمال رب الارباب. همچنیں گویند.

تو گنج رحمتی بیچاره محروم ❊ تو شمع عالمی بیچاره محجوب

فرید وحید باشد فرید تنهائے است که بسیار جانها فداے این تنها باد که نظیر وقت خود بود و ما من نبیّ الا وله نظیر فی امتی فرید از بے نظیران عالم است یعلم الله و کفی به علیما اگر فضل درباب فضل شیخ فریدالدین عقیق تشبیق کنم کتابے مجلد مضخم شود. اگر

اگر عملی او تعالی بود مشتمل بندہ با آن ہم جزوے از جلدے نبندے از قائمے ؟
ورقے از دفترے سطرے از صفحہ حرفے از سطرے نباشد غریقان دریاے
معرفت دانند شناوران بحار وحدت شناسند کہ لَنَفِدَ الْبَحْرُ کدام درشہوار
را تلویحے می کنند کَلِمَتُ رَبِّيْ ہمیں دوستان خداوند عیسی کلمۃ اللہ بکدام
معنی است ہمان صورت اینجا متصور است غایت ما فی الباب در
صورتے ظاہر را نظر شدہ است و فِيْ مَوْضِعٍ حکم باطن میکنند۔ مخدوم
زادہ سعد الدین اسعد اللہ فی الدارین معلوم و مقرر دانند کہ دل پیر آئینہ
دل مرید است و دل مرید آئینہ دل پیر مرید در دل پیر خود را بیند۔ ن خدا را
فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ہمیں اشارت کردہ است و پیر در دل مرید خود را
بیند۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ نمودارے ہم ازین اسرار است
براے توجہ معنی را وجود صورت ظاہر شرط نیست اندیشہ کن چند قرن باشد
کہ مصطفی علیہ السلام بہ تتق عزت محتجب است و بحجب غیرت مستتر با این
ہمہ بسبر چہ کارہا پیش بروند و بار وجود را تا بکدام منزل فرو و آورند آرے
آن آستانہ حضرت رسالت است شاید کہ جز بعض انبیا را نبودہ است
رب شیئ یثبت ضمنا ولا یثبت قصدا بشرف و فضل اتباع او
ناطق است تو کریمی ترا کریمے مہمان طلبیدہ بود ہر آئینہ طفیلی کہ برابر باشد
نہ آن کہ او در مآکل و مشارب و در مراتب و مدارج اشتراک بر دمتابعان
حضرت خاتم انبیا ہم برین قیاس اند اکنون ترا متوجہ شیخ باید بود چہ گلہا
چینی ازین بوستان و تا چہ حد برخوردار گردی کہ ثمرات آن ہر کہ از چیشتیان
چیزے چشیدہ ہم برین عمل بود و مخصب خواجگان ما را کہ بر سایر صوفیہ بحکم ارشاد
و تعلیم نقل است ماخود بدانچہ الحق والزم داشت و اصوب بود اشارتے

نا اقدامے کند نمودیم اما نمی دانیم تا کدام منحوت باشد که برین سوے اقتدا میکنند و هر کارے بسر برد و عمر عزیز را بخواری نگذراند چه فرمایند علما باللہ و عرفاے و اصل مقربان حضرت و ہم نشینان مقعد صدق آنکہ خود را نشناخت خدا را نیافت بسعی خویش قدم در ہلاکت و تضییع خود نہاد یا نہ بعرفان اتفاق و باجتماع اجماع یک کلمہ گردند بیک زبان یک سخن گویند آرے اگر قسیس و رہبان و اگر ہادیان و مقربان بلکہ علماے ہمہ ادیان نے نے بلکہ صغار و کبار ایشان بہ صحت عقل و سلامتی فہم اصح الجواب بمثل نگینہ بر انگشتری دل نقش کند چہ می گوئی ہمچو من و توے را کسے عاقل نامند و ہیچ کیے از ما ہمہ ضائع و واماندہ نزبود لا واللہ اگر وجدان مطلوب نیست در طلب چہ شد اگر در معرکہ مرداں جولاں گری میسر نیست نعرہ دہ مردہ کجا رفت اگر حقیقت وصال نیست وہم و خیال چہ شد و اگر نیکو ترشناس در طلب خوشتر از درماں وجود مقصود و خواجہ ما سرور ما پیشواے ما مقتداے ما یعنے فریدالدین مسعود نوراللہ مرقدہ قدس اللہ روحہ بر ہر کہ خاطرش خوش شدے فرمودے خداے ترا درد خود روزی کند۔ والسّلام

مکتوب شصت و یکم

بجانب بعضے مریداں و معتقداں ساکناں چندیری و چهتره دایرج

دعاے محمد حسینی مطالعہ کنند تسلیماتے کہ ضمیر قلوب احباب را تحیات حیات بخشد احباب بصورت تقدیم مختص و مخصوص اند کلماتے چند ذوق آمیز در اسرار حریم گفتار در نیاید اما نمودہ شد بقدر فہم مخاطب و درک مستر شد

تعالیٰ وتقدس عجب اشکالے محدث تواں کرد و یا ازاں دم تواں زد سخن نسبت
را چہ قسمت گفتار یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ مر دفقیہ تاویلے کند اما اطلاق لفظین از
من تعیین دارد کہ فیض قدوسی و سبوحی از عالم گذراں و از طرفے لحظہ کناں
چشمے بدیں گون نہادہ اناحاسب۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
ترا مرداں را نصح میباید کرد این چہ سخن است محبت بے معرفت صورت
نہ بندد و معرفت ہر دو طرف قسمت شود یکے معرفت عامہ حالی شود۔ انہ
سبحانہ لہ الجمال الکل والبہاء الاجمل و گفتہ اند الاذن تعشق قبل العین
احیاناً از این معرفت صورت ہوسے روے نماید یحتمل از بس توجہ و یاد کردن
نکتۂ از عالم محبت ہم لقد وقت او شود دیگرے باشد کسیکہ با اہل محبت
مصاحبتے و مجالستے وصفت ملازمت کند ازین تخم امید ہم باشد کہ
حبّ حب بروید تا بجائے رسد کہ مرد را لقب حب شود وجہے کہ بود ہم
نظارۂ آیات از قدرت بالغہ و حکمت عالیہ رسنہ است نکرے افتد
آنکہ او را این قدرت و این حکمت است تا چہ جمال و تا چہ جلال و
تا چہ کمال دارد برین قدر ہم جنس طرف طلب شود و آں را کہ ما طالب باشیم ناییم
او کسے است ہر چہ دریں جہاں بود ہر نیک و بدے کہ بگذرد و ہر تخویفے
و ہر ہیبتے برائے آں و با او کنند طلبش زیادہ تر و در وش مزید تر باشد حکایت
او برین جملہ است بارہا در وقت خویش با خود گویم اے سفلی ظلماتی و اے
محدث ربانی ترا با جناب حضرت عزت و با جمال لایزال چہ نسبت
نہ کہ بے ادبی شوخی نہ کہ بے شرمی مکابری استغفر اللہ ازین باز آید مکاری
و صد گونہ استغفار کند و گوید این التراب و رب الارباب و این الماء
والطین من حدیث رب العالمین جہد کند بہر تدبیرے کہ توانیم ازین خطر

بازما نیم مسکین بیچارہ دردمند بعہد و سوگند تو بطلب وعشق و محبت گرو ثانی حال بہ نمازے وتلاوتے وبا کسبے وکارے متعلق شد ازاں طلب غافل و خود بین گشتہ لغتةً و فجاءةً نظر بر دل افتاد چہ احساس کند ہم اور امی طلبد ہماں را میجوید بر وفق حال او ایں بیت ورد او شود ۔ بیت

دل راز عشق چند ملامت کنم کہ ہیچ

ایں بت پرست کہنہ مسلماں نمی شود

فقیہ طعنہ میزند محدث پند مید ہد مفسر بوہم و خیال خویش دیگر سودائے می پزد و ایں ہمہ خصماں آں مسکیں وبیچارہ اند با ایں ہمہ ایں شیفتہ آشفتہ و ایں گرفتار زلف وخال یار بہمہ تجا سرد توقع فریاد بر می آرد ۔ رباعی

مجنون عشق را دیگر امروز حالت است

کاسلام دین لیلیٰ دیگر ضلالت است

جز یاد دوست ہرچہ بری عمر ضایع است

جز سر عشق ہرچہ بجوئی بطلالت است

یعنے سہ علمے کہ رہ بحق نہ نماید جہالت است

میگویند اگر با ایں ہمہ درد دوستی در دوزخ برند تلخ وان یزید عیوبا علی العیوب رقص کناں ہماں سو روم دوزخ را چوں عروس نو کا خیر کردہ بہزار آرزو در بر گیرم ۔ بیت

عشق و شراب ناب و خرابات و کافری

ہرکس کہ یافت شد ہمہ ز اندوہا بری

واگر بہ بہشت اور اکشند لیسعیٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِم سابق وخائز او باشد با ایں ہمہ بند دوستی از پا گسلد دست آویزے بغیر دوست نمی بود

اگر بے تو بود جنت بر کنگرہ نہ نشینم

حکایت ثوبان و محبت او با رسول اللہ مشہور است و مذکور ہاں و ہاں اکنوں تو در چہ کاری مگر می خواہی شورستاں را کشت زار سازی بامید بار و بر ہرگز برخوردار نخواہی شد یا می خواہی بانقش حمام بامید توالد و تناسل عشق بازی ہرگز بکعبۂ وصال نرسی یا بر آب رواں معما می نویسی بسیار معانی و اسرار فہم تو خواہد شد شاہد بازی و پارسائی بہم نیامیزد۔ بیت

بگیر جامۂ صوفی بیار جام شراب

کہ پارسائی و مستی بہم نیامیزد

اے دوست و اے برادر و اے یار اگر عشق نبودے سبزہ نرویدے و اگر عشق نبودے ہیچ حیوانے بچہ را نہ پروریدے و اگر عشق نبودے فلک نگردیدے و اگر عشق نبودے ہیچ وجودے در جہاں خداوند تعالیٰ نیافریدے

حدیث قدسی است فاحببت ان اعرف شنیدہ باشی و اگر تو با خود گماں بری ہوسے است در دل و تمنائے آں منضم آنکہ چہ شود۔

بیت

علم و عمل و زہد و تمنا و ہوس ؛ ایں جملہ رسست خواجہ منزل پیدا شت

پیران نود سالہ را بپرس ہر شب ہر روز زحمتے کردند و ہمہ شب بقیام و روز بصیام گذرانیدند و ازین کہ بنشانی گفتہ ام تو چہ میدانی وقتے خطرہ ایشاں گذشتہ باشد لاالہ الا اللہ ابواب بروحنات مستفیض و شایع است ہر کہ کند نیکمرد و نیک کار باشد سلوک کار طالبان حق است تا براں طریق سلوک نکنند نزدل در منزل وصول میسر نیاید قولہ تعالیٰ عز من قایل قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ محب آرزو بر باشد کہ ہم محبوب دم و ہم میسر نیست قبول ہیچ طریق مگر کہ ہم محبوب شود

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را فرماں رسید بگو ہر کہ آرزوے آں دارد کہ محبوب محبوب گردد یا مستعد بدولت وقبول شود اتباع من کن یعنی بداں راہے کہ من سلوک کردہ ام وبمنزل مقصود مرا نزول شد ہر کہ بداں راہ سلوک کند ہمانچہ مقر و مستقر من است با من ہم زانو وہم قدم گردد تو گوئی یا رسول اللہ کہ برابر شود آرے کہ با او برابر شود ولیکن ہم ازاں کہ کہ او دریا ہا آشامید قطرۂ بکام چکانند دیگر فضل متبوع وذل تابع وشرف سابق وخست مسبوق مبرہن ومتیقن است اکنوں قد لکت الکلام روا باشد۔ غزل

در جہاں شاہدے وما فارغ ⁂ در قدح جرعۂ وما ہشیار
بعد ازیں دست ما ودامن دوست ⁂ پس ازیں گوش ما وحلقۂ یار
رہ رہا کردۂ ازانی گم ⁂ عز نداشتۂ ازانی خوار
دولت آں را مداں کہ دادندت ⁂ پیش از ابنائے جنس استظہار
تا ترا دولت است یار نہ ⁂ در جہاں جز خدائے دولت یار
چوں ترا از تو پاک بستانند ⁂ دولت آں دولتست کار آں کار

والسلام۔ حدیث برادرم مولانا برہان الدین محمد ساوی ومولانا کمال الدین ومولانا کبیر الدین وسید السادات اکرام داحسن وشیخ میراں بدہ وخوند میرو میر حیندہ ومولانا اشرف الدین وسادات کرام منتمنات بخدمت سید معین الملۃ والدین واصحاب ویاراں ومولانا نظام الدین بہر کہ گرد ملک معظم ویار عزیز وملک قیام الدین ومولانا معظم اسحاق ومولانا منہاج ومولانا عماد وسید السادات ومنبع السعادات سید مسعود لا زال کا سمہ مسعود وامیر فضیل و ملک ابراہیم ظہیر ومحمد ظہیر واصحاب وعزیزاں از عورات ومرد کہ با ما نسبت وپیوندے دارند ومولانا قوام الدین خواجگی وبرادر او ادعیۂ مستجابہ لکل احد

ن وصول

؟ فذلک

؟

بمالیقوبہ مطالعہ فرمایند و مولانا سلیمان کوتوال ایرج دعا خوانند شب و روز
را بوقت خوش و بور و خوش و منور دارد و اگر خیر الدنیا والاخرۃ باشد
شرط کار عقل نیست زینہار نخواہم کہ خود را شیخ و مجاز واصل کنی و من ترا کارے
فرمودہ ام چنانکہ بحضور تو شخصے التماس پیوند خواہد کرد ہموں را وکیل کردم تا از
جہۃ من تلقین کند خود پیشتر ازین قدرے قدمے نداند شنیدہ ام با مرداں می
نشینی و حکایت و کلمات می گوئی خود را ضایع مکن عمر عزیز ایستادہ کردن کہ
نمونی ہست زینہار تا ازاں غافل نباشی۔ بیت۔

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی
باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

اللہ اللہ۔ رباعی

نا مرد مباد ہیچ فردے ٭ بے درد مباد ہیچ مردے
بے درد مباد ہیچ وقتے ٭ بے وقت مباد ہیچ وردے

مولانا اسحاق تجدید دعا خوانند بسیار تشویش طرف ماست از جہت تو
کہ ترا بے تربیت رہا کردہ ام تراجز مجرد پیوندے نشدہ است اکنوں دریدہ ام
ملک تاج الدین نیز خواہد گفت اگر بر ما برسی انچہ توانم در باب تو تقصیر نخواہد رفت
والا فالامر بیدک والسلام

مکتوب شصت و دوم
بجانب اصحاب گجرات

تسلیمات ما یستحق بہ الاصحاب بمبالغہ بلیغ تبلیغ یافت علی العموم معلوم و
مفہوم ہر یک باد کہ مبناے سلوک بر دو مقدمہ است تخلیہ و تجلیہ تخلیہ اعراض

دل باشد عما سوی اللہ و تزکیہ پاکی نفس باشد بما رضی بہ اللہ سخن چیزے موجز بر طریقہ اشارت دل بنہ و آں موجزے چہ می نویسم عاقلاں خواہند دانست بر ستفہماں و عوام مرزم تعبیرے و تفسیرے خواہند کرد دوم مقدمہ تجلیہ عبارت از اقبال الی اللہ باشد بتوجہ و دیگر نفس را بانواع عبادت مشغول دارد و سر این ہر دو طلب و ارشاد پیر است ہر کرا اینکہ گفتیم جمع آمد فایز بسعادات دارین شد و ظافر درجات منزلین گشت ہر کہ رہ دین یافت و بقربات و مواصلات رسید و از درکات نجات گرفت ہم بدانچہ اشارت رفت ہم بدال رہنمونی کردم قدم بر قدم زد۔ رباعی

تا در نزلی بہر چہ داری آتش ٭ ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش

عیار از راز خاز باشد مفرش ٭ عیار نہ پاے درین راہ مکش

ہر کرا پرسند از مشائخ کہ بدولت قربت حق و محبت او بچہ رسیدی ہمہ بیک زباں گویند دہم بیک کلمہ باشند خلاف ہواے نفس کردیم و شبہا بیاد او بہ بیداری گذرانیدم و روزہا بدوام صیام و تقلیل طعام بسر بردیم و توجہ را ملازمت کردیم و فضل حق در آمد بہ برکت اقتداے پیرو پس روی او مرادات مارا بجنبہ وجود ماہہا دند کلی این بود کہ نوشتیم جزئیات را بریں تطبیق بدہ ہر جا کہ ہوائے است پس انداز و ہر جا کہ آرزوئے است از پیش نظر خود بدر کن نظارہ شو کہ ازین مکاسب چہ مواہب ترا دست دہد۔ بیت

نصیحت کرد بکتو ساں اگر آزادۂ بستاں
اگر گوئی کہ نتوانم غلام تست بکتوساں

خدمت سید موسیٰ و سید میراں و ملک شہ و سید علاء الدین و مولانا نظام الدین

بہ ودیگر اصحاب کہ اسامی ایشاں در نقد وقت یا دنیا مد با جمعہم از ما سلام و دعا خوانند ودرین چند سطرے کہ نبشتم نظرے شافی کنند واللّٰہ الموفق للہدایت والرشاد باید کہ جملہ یاران قدیم وجدید متوجہ باشند تا بعذ ظاہری زیاں کار ایشاں نباشد۔ والسّلام

مکتوب شصت وسیوم

بجانب قاضی برہان الدین

فرزندِ دینی حاکم شرع دعاے محمد حسینی مطالعہ کند نبشتۂ او رسید مضمون معلوم شد والحمد للّٰہ علی کل حال الا احوال معلوم باد ہیچ کارے وکسبے مانع طلب حق نیست در ہر کارے کہ باشد باشد چوں این دو چیز یکے پاکی نفس دوم توجہ تام یعنے دلے دریاد خدا ہر گاہ کہ این دو چیز دست داد سرمایہ نعمت ہمہ سعادتہا در دامن تو بربستند ہموارہ دریاد خدا باشد دل را دریاد خدا دارد ہماں سو توجہ دل باشد ونفس را پاک دارد سرمایۂ تصوف چناں تصوف ہمبرین است اما کارہاے دنیاوی انتم اعلم بامور دنیاکم باید کہ در جملہ کارہا پیروی پیر را مد دے دارند واستمداد از پیر طلبند در ہیچ کارے درماندگی نباشد وآنکہ از جہت کفش وجامہ تلقین ذکر التماس کردہ بود تلقین ذکر بحضور تعلق دارد انشاء اللّٰہ تعالیٰ وقتے کہ ترا دست دہد براے آمدن بیائید اگر نصیب باشد می شود وتلقین کردہ آید وکفش ہم در تلقین ذکر دادہ میشود وکذلک جامہ ملبوس انشاء اللّٰہ ہمدراں وقت نصیب شود طاقیہ براے آں عزیز ارسال شدہ تجدید وضو کند طاقیہ ہم بپوشد دو دوگانہ نماز گذارد واز خدا حاجت خواہد دیگر از جہت پنج عورت التماس پیوند کردہ بود

براے ہر یکے رومال ارسال شد قاضی برہان الدین بنیابت من این
عورات را بعیت کنند بدین طریق کوزۂ پر آب درمیان نہد یک طرف
کوزہ آں عورات باتمام اندام خود پوشید سر انگشت کشادہ دارد ودیگرطرف
کوزہ نہد ودیگرطرف کوزہ سر انگشت شہادت بنہ وبنیابت من زبان تو
نائب زبان من بنیابت من بگو عہد کردی با این ضعیف وباخواجۂ این
ضعیف وباخواجۂ خواجۂ من وبامشائخ طبقات رسول اللہ تعالیٰ علیہم
اجمعین چشم نگہداری زبان نگہداری برجادۂ شرع باشی ہمچنیں قبول کردی
آں عورت گوید قبول کردم تو دستار پیچہ بیفشاں تکبیر بگو در سر او بنہ وبگو برو
ودوگانہ نماز بگذار وبعدہ چیزے خوردہ پیش تو بیار وآنکہ آں را ہر درویشے
دہد بمن رسیدہ باشد وبگوید کہ پنج وقت نماز ناغہ نکنید۔ مگر بعذر شرع وبعداز
نماز شام شش رکعت نماز بگذارد بسہ سلام بخواند در ہر رکعتے بعد فاتحہ اخلاص
سہ بار بعد سلام سر بسجدہ نہد وبخواند کلمہ تمجید سہ بار یا پنج بار ویک دوگانہ
دیگر براے حفظ ایمان بخواند در ہر رکعتے بعد فاتحہ اخلاص ہفت بار ومعوذتین
یکبار بعد سلام سر بسجدہ نہد سہ بار یاحی یاقیوم ثبتنی علی الایمان گوید وبعد
نماز خفتن یک دوگانہ گذارد وبخواند در ہر رکعت بعد فاتحہ اخلاص دوبار
وبعد سلام یَا وَھَّاب ہفتاد بار بخواند در ہر ماہے سہ روز روزہ دارد سیزدہم
چہاردہم پانزدہم ایام بیض این قدر ناغہ نکند ودر رضاے شوہر باشد وجہاں
خالی از شادی وغم نیست در غمی باید چنانچہ رسم عورات است نوحہ کردن
گلہ کندیدن بدن جہیدن بعد ازین این چنین نباشد ہرکہ این چنین کند از دائرہ پیوند بیروں
آمدہ باشد۔ کاتب حروف خادم درویشاں سراج شہر یار محمد منشی سلام
دعا تعریض کردہ نمود انشاء اللہ یکبار چیزے جامۂ ملبوس حضرت مخدوم جہانیاں

جہد کردہ فرستادہ آید و قتے کہ نغزے دیگر مخصوص بیاید باروش داما تلقین بغیر حضور ممکن نیست تا معلوم گردد انشاء اللہ دوست دہد والسّلام۔

مکتوب شصت و چہارم

بجانب مولانا سلیمان

فرزند دینی مولانا سلیمان دعاے محمد حسینی مطالعہ کند و محقق داند انچہ برآں عزیز نبشتن مطلوب بود آں جملہ در فرمایش مولانا اسحق مکتوب شدہ است دوم بازنبشتن حاجت نباشد و آں چہ تو واقعہ نبشتہ بودی نیکو است امید وار بشارتے است اما دل برآں بستن بازماندن از مقصود باشد مطلوب ما عزتے دارد کہ بہ ہرزہ در کتابت نتواں آورد آہ تا بندہ باخداے یکے نگردد چنانچہ جز خداے را نہ بیند و نداند و نشاسد نتواند گفت چیزے و بجاے رسید وایں کارے بس عزیز و اعزالاشیا است ترا امید واری شدہ است۔ والسلام۔

مکتوب شصت و پنجم

بجانب امیر چندہ

فرزندم میر چندہ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند۔ چہ است کہ مرد چید کارہاے گزیدہ نکند اینچنیں زود نباشد امید وارم کہ تو آں کنی کہ چشم و دل دوستانت شاد گردد کارے کہ خوندمیر کند تو چرا ہماں نکنی با تو نیز استعداد آں مرکب است۔ والدہ خوندمیر دعا خواند بیشتر احوال در عبادت و طاعت گذارند عورتے کہ کار مرداں کند او مردے است بصورت عورت

واگر مردے کار عورتاں می کند یعنے ہوا پرست باشد او رعورتے است بر صورت مرد بلکہ بدتر ازاں۔ حدیث۔ خواجہ امیر چندہ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند ازاں برادر عزیز متوقع کہ ہماں در عبادت گذراندبہ اقاز وعشا یر زندگانی کہ باید ہماں کند ماراوشمارا ازین جہاں جز عمل نیک بردن چیزے دیگر صورت ندارد۔ والسلام

مکتوب شصت و ششم

حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب سید محمد حسینی گیسو دراز نور اللہ مرقدہ بجانب مسعود بک

میگوید ضعیف محمد حسینی وفقہ اللہ تعالیٰ علی طریق الصواب کہ انبیا علیہم السلام نخست از خداوند تعالیٰ تقدس مقام ولایت کہ عبارت از قرب حق و معرفت خداے و اطلاع برحقایق است باقصی الغایات کہ ورآے آن ولایت درجتے و مکانتے نباشد یافتند۔ پس آں ہر کرا از میاں این اولیا حق تعالیٰ بعنایت بغایت براے نبوت و دعوت خلق را برگزید۔ وہم ازین جا گفتہ اند کہ انتہاے مقام ولایت ابتداے مقام نبوت است پس ہیچ نبی نباشد کہ اوّل بدرجہ ولایت باقصی الغایات نہ رسیدہ بود پس آں درجہ دولت نبوت یابد وبعضے صوفیاں متالہہ کہ ایشان اولیاے امت محمد را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر انبیاے سابق فضل نہند بدو وہم یکے آں کہ گویند اصل ولایت قربت است و معرفت و اطلاع برحقایق است نبوت کاریست برخلق خدا بندہ را میفرستد ازین جا معلوم نمی شود کہ تفضیل ولی برنبی کردہ اند کہ این رکنے است بنائے نبوت براں رکن است

چناں کہ گفتیم آں اصل کار نیست۔ درمیاں این مرداں این وہم رفت کہ مگر تفضیل ولی بر نبی می کنند و دوم وہم میان متعلماں علی العموم است۔ ہر کہ بود و نہ نام خواندہ باشد رُبَّ شیئ یثبت ضمنا ولا یثبت قصدا بسا چیزے بود کہ بضمن ثابت شود باصالت ثابت نشود چنانکہ گویند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآل صلی اللہ گفتن نتواں اما بضمن روا باشد اگر این معنی فہم کردی اکنوں بداں کہ صوفیاں متالہہ میگویند بعضے از امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از دولت اتباع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آں دولت یابند کہ شاید انبیائے من قبل را نبودہ باشد چنانکہ مہتر موسیٰ علیہ السلام گوید اللھم اجعلنی من امۃ محمد وبداں کہ دراں شب کہ عزیز بمن آمد واز ولایت ونبوت سخن گفتہ ام ومیگویم و ہر کہ این سخن خواہد پرسید ہمیں خواہم گفت این را دستگیر ہر کرا خواہی بکنا اگر مرداں گویند کہ ولایت بر نبوت فضل میدہد بگویم سخن این است ھذا مذھبی ومعتقدی وعلیہ الی وجدی والسلام

مکتوب مسعود بک رح

جواب نامۂ رقعۂ حضرت قطب الاقطاب خواجہ حضرت محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ روحہ

الحمد للہ الذی رفع درجۃ النبوۃ علی الولایۃ باقصی الغایات والصلوٰۃ علی نبیہ محمد افضل الانبیاء بالختم والنھایات وعلی آلہ من الاولیاء الذین حققہم بشرف المتابعۃ والھدایات اما رقعہ آں عزیز رسید مضمون مفہوم کشف فرمودند کہ ولایت عبارت است از قرب حق ومعرفت خدائے۔ واطلاع بر حقایق باقصی الغایات انبیا دارند درین شکے نیست پس گفتہ اند

بعد آن حق تعالی ایشان را دولت نبوت روزی گردانید و هم ازین جا
مشایخ گفته اند نهایت درجه ولایت بدایت درجه نبوت است
این معنی دلالت می کند آن مراتب که در نهایت ولایت حاصل آست
بدایت در نبوت باشد اما نهایت نبوت در ادراک یکی از اولیا نیاید
که آن را غایتی نیست چنان که در تعرف از خواجه بایزید مرویست اول
احوال الانبیاء آخر نهایت الاولیاء و لیس لنهایت الانبیاء علیهم السلام
غایت مدارک پس نبوت مجرد تبلیغ شرایع نباشد که نبوت بمعرفت واستعلا
است یعنی پایهٔ قدر آن مقام ولایتی که داشت رفیع شد در مرتبهٔ رسید که هیچ
یکی را غیر انبیا با ولیا دران گذر نبود و آن انباء حق است در نفس نبی بتائید
وحی این بیان غایت قربت و اطلاع بر حقایق است که نبی منبئ مشتباه
عن الله تعالی است و این اثبات بر حقایق بود که اصل نبوت است و لهم
منبئ للخلق و این اثبات دعوت و تبلیغ شرائع باشد که فرع آنست پس قربت
و معرفت باقصی الغایات در مقام نبوت باشد و هر شخصی را که آن مرتبه
باصالت دادند پس اگر آن مرتبه را که عبارت از قربت است چو تائید
ندارد و در و بعد را گنج بود زیرا که قربتی که تائید نبوت ندارد و در و بعد را گنج
بود همچنان معرفت و اطلاع بر حقایق بی تائید نبوت محقق نگردد و آنکه انبیا
علیهم السلام واجب العصمت اند بتائید نبوت و آنکه ایشان را پیش ازان که
مبعوث بنبوت شوند از گناه معصوم میدارند اثبات آن معنی نیز بعد ثبوت
نبوت است پس آن عصمت را اثر نبوت باشد که اصل نبوت نوریست
از عالم الهی بر ارواح تافته و ایشان را منور گردانیده عصمت ایشان هم بدان
نوراست که اول ما خلق الله نوری و کنایت ازان مقام است در

حجۃ الاسلام این جزرا بیان نور نبوت داشتہ است و این قول در کنوز الجواہر است
چوں قالب معنوی محی گردد و عقل کامل شود آں نور بر ایشاں تجلی میکند و ایشاں
آں را بتائید وحی در می یابند و روا باشد کہ پیش از نزول وحی و بلاغت دریابند
چنانکہ در باب مہتر یحییٰ علیہ السّلام گفت یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ وَّآتَیْنٰہُ
الْحُکْمَ صَبِیًّا و مراد ازاں حکم نبوت است و در باب عیسیٰ علیہ السّلام نیز فرمودہ
در ولایت او طعن کردند صدیقہ رضی اللہ عنہا اشارت بمہتر عیسیٰ کرد ایشاں گفتند
کودک چگونہ در گہوارہ سخن گوید عیسیٰ علیہ السلام گفت اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتَانِیَ
الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا ازاں جا معلوم شود کہ نبوت انبیا
بہ وحی است ہمہ وقت دارند اما دعوت ایشاں موقوف ست باذن اللہ تعالیٰ
ہر وقت کہ او باشد بکند چنانکہ در باب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وداعیًا
باذن اللہ مصطفیٰ گفت کنت نبیا وآدم بین الماء والطین این جزاست
از مقام نبوت در عالم روحیت پس بر حکم این حدیث روشن گردد کہ اصل
نبوت معاملہ ایست با حق در غایت قربت و رفعت و تبلیغ شرایع فرع
چوں آں است این معنی ثابت شد ہمہ حال نبوت از ولایت چہ در نفس نبی و چہ در نفس
غیر نبی افضل باشد ہم بر قول آں عزیز وانبیاے پیشیں آنانکہ مبعوث بنوت
شدند باتفاق مشایخ و علما ولی بودہ اند پیش کہ از درجہ ولایت بمرتبہ رسیدہ اند
وآں از دو حال بیروں نیست یا بر سبیل ترقی یا بر سبیل انحطاط و در حق انبیا انحطاط
جایز نیست ماند ترقی وآں خود اثبات تفضیل نبوت بود بر ولایت ہم در
نفس ایشاں اگر ولایت را بر نبوت فضل وہند انحطاط بر انبیا لاحق شود و
آں کفر است نعوذ باللہ منھا واین معنی کودکے کہ شناسا حرف شدہ باشد
نہم تواند کرد دلیل دیگر آنکہ انبیا پیش ازاں کہ مبعوث نبوت شوند عصمت

ایشان از ذنب صغیره و بنز و یک بعض از کبیره هم هست روا باشد از ایشان
بزاید و لبعد وصول بدرجه نبوت از صغیره و کبیره معصوم اند عصمت ایشان بیان قربت
است که با وجود اتیان ذنب کمال تحمل قربت باشد پس این معنی ولایت
میکند بر قربتے که او را در مقام نبوت حاصل باشد در مقام ولایت نبوده باشد
و این فضل نبوت باشد بر ولایت هم در نفس او و حق تعالیٰ در اصل خلقت بعض
بر بعضے فضل نهاده است و هر یکے درجه عالی ترنیست قوله تعالیٰ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
إِذْ بَعَثَ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ و این آیت بیان فضل انبیا است بر اولیا ایات الله
نبوت ایشان و مشهود انبیا بواسطه حق تزکیه نفس ایشان از حق و تعلیم
با ولیا از ایشان و تعلیم انبیا از حق مراد از کتاب تبلیغ شرایع است و از
حکمت اطلاع بر حقایق و نبوت آنرا جامع است که نهایات مقامات است
چون ثابت کردیم مقامے که مفضول دارد در فضائل هست اما مفضول بمقام
فاضل نرسد در انبیا و صفت آمد ولایت و نبوت که او بدان تخصیص
یافته است روا باشد که همه انبیا را ولی توان گفت چنانکه همه انسان را
حیوان توان گفت اما هیچ یکے از حیوانات را انسان نتوان گفت پس هر که
ولایت در نفس نبی از نبوت افضل گوید چنان باشد که حیوانیت در نفس
انسان از انسانیت افضل گفته باشد و این اقرار بود بحیوانیت و اعرض
عن الجاهلین و آن که آن عزیز گفت صوفیان منالهه که ایشان بعض اولیاے
امت محمد را صلی اللہ علیه وآله وسلم را فضل نهند بر انبیا بدو وهم یکے آنکه اصل
ولایت قربت و معرفت و اطلاع بر حقایق است نبوت کاریست بر
خلق خداے بنده را میفرستد این قول همین مقدمه آن عزیز است که

بالا ذکر رفت پس گفت ازین جا معلوم نشود که تفضیل ولی بر نبی کرده اند عجب
ازین سخن وگرچه معلوم شود یعنے بتاویل که کرده اند درست چنانکه بران سخن دلیل
امامت کردند آن رکنے است که بنای نبوت بر آن رکنے است معنی
ولایت چنان که گفتیم که آن اصل کار است پس ازین معنی اثبات دلیل آن
متاله بود و تفضیل ولایت بر نبوت ازینجا معلوم شود که اعتقاد آن عزیز آن
قول است و این بچه ثابت شود که ولایت اصل کار نیست پس نبوت
رکنے است زاده بود چنانکه اقرار نیست تصدیق که آن بضرورت می خیزد
و این خود هیچ نسبتے نگوید که نبوت از هر دو سبب معلوم نوم و بعد موت و در آخرت
او نبی باشد که آنجا تبلیغ شرایع موجود نیست و این خلاف مذهب سنت و
جماعت است بلکه او در نوم و یقظه و موت و حیات و بدنیا و آخرت نبی است
و آن که آن عزیز گفت که درمیان مردمان این وهم رفتند گر تفضیل میکنند
ازین بیان که از جهت متاله گفته اند هر که بشنود او را یقین گردد که بدان وهم
تفضیل ولایت بر نبوت می کنند و آن عزیز بتاویل ثابت میدارد راست
که این اعتقاد سوائے وهم بیش نیست که ایشان را در غلط افگند چه ازین سخن معلوم
شود که ایشان نبوت را کارے زاده میدارند موجب بعد که حق تعالی بخلق
مشغول می کند بل چنانستے که می گویند ولی را که آن بعد نیست افضل باشد از انکه
آن بعد دارد یعنی نبی الا از جهت ولایت. هر دو را متساوی گفته اند پس وهم
تفضیل جز این نبود و این به اتفاق مشایخ و علما کفر است. بل دعوت انبیا
ثبت قربت است و اینجا نگفته است که تکلم بحق در مقام قربت اعلی تر
از ان است که تکلم با حق کما حکی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اللہ
تعالی ما زال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا احببته

کنت لہ سمعاً و بصراً و یداً و لساناً فبی یسمع وبی یبصر وبی یبطش و بی ینطق و این بیان دعوت بود در عین قربت پس با حق گفتن لی مع اللہ وقت چہ اینجا شعور اثنینیت باقی است و آں جا در باقی آں جا مقبول قول حق است و او بصفت حق قایم و این جا مقبول قول اوست و او بصفت خود قایم پس بحق گفتن و با حق گفتن افضل بود کہ بیان قربت بداں گردد و این دعوات الی اللہ باللہ کہ خاصہ انبیا است اولیا را بمتابعت ایشاں این جا قوے ہست چناں کہ حق تعالیٰ از مقام دعوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر میدہد وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى و جاے دیگر گفت وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى تا بداند کہ قول و فعل انبیا بحق است با خلق و این اعلیٰ مقام است از مقامات قربت و اطلاع بر حقایق باشد اگر در حالت تبلیغ نفی قربت از ایشاں بر انبیا لاحق شود و این باجماع کفر است چناں کہ آں وہمیہ بروش معکوس قرب راعیں بعد میدانند و ایشاں در دعوی خود نیز کاذب اند چہ زیرا کہ روش وہم بود قربت و اطلاع بر حقایق او نیز وہمی و تصوری باشد و وہم خود ہیچ چیزے اثبات نکند و این از اں قبیل باشد وَمَا یَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا وَّ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا۔ عزیزے گوید۔ بیت

خواجہ پندارد کہ دارم حاصلے ٭ حاصل خواجہ بجز پندار نیست

پس آں عزیز کہ ایشاں را صوفیہ نما لہ گفت و اگر وہمیہ گفتہ بودے بہتر کہ اہل را تمیز مفات نبود پس فضل خود از دیگرے چوں کند تمیز فاضل و مفضول از عالم عقل بود و آنکس کہ دلیل بتوہم دوم اقامت کردند رُبَّ شیئٍ یثبت ضمناً ولا یثبت قصداً و آں را نیز نظیرے آوردند صلی اللہ مر آل مصطفیٰ را قصداً نگویند اما ضمناً صلی اللہ علی محمد و علی آلہ تواں گفت از این تقاضا کنند

اولیاے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را انبیاے من قبل قصداً افضل نہ نہند اما ضمناً
توان گفت یعنی نتوان گفت کہ اولیاے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
افضل اند از انبیا و این توان گفت کہ محمد و اولیاے امت او افضل اند از انبیا
و این عقاید نیز خلاف مذہب سنت وجماعت است بل مخالف نص و
خبر و اجماع کما قال اللہ تعالیٰ فی تفضیل الانبیاء علی سائر الناس وکلا
فضلنا علی العالمین و ہر کہ ہست از اولیا در عالمین داخل بود رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیز در اثبات این معنی گوید واللہ ما طلعت
الشمس ولا غربت علی احد بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر و در خبر دیگر
ہذان سید ان کہول اہل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین

بعد النبیین

والمرسلین و نقل این ہر دو چیز از تعرف است پس ہیچ ولی بہ تفضیل و درجہ
ابی بکر رض و بعد ابی بکر رض بدرجہ عمر رض نرسد از انبیا چون فاضل تواند بود کہ
انبیا بحکم نص و خبر نیز از ابی بکر رض افضل اند در غایت فضل و بدین قول کل مشائخ
صوفیہ و علما را اجماع است و این نیز در تعرف مذکور است واجمعوا علی
ان الانبیاء علیہم السلام افضل ولیس یوازی الانبیاء لا صدیق
ولا ولی ولا غیرہم وان جل قدرہ وعظمتہ پس ہر کہ از ان جمع نبود
باجماع از اولیا نباشد اگر ولی ہم گویند از وہم بود کہ وہم تختگاہ شیطان است
قولہ تعالیٰ اولیاءہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات
الوہم وادخلنی بنور الفہم پس آنکہ بوہم اولیاے امت محمد را از جہت
متابعت او درجہ تصور کند کہ در انبیاے من قبل نباشد درست بود در مرتبہ
کہ متابعت رسید آن مقام او نباشد پس فضل بر انبیا علیہم السلام محمد را کہ
متبوع است و اولیا را کہ تابع اند ہیچ وجہ تفضیل نباشد اما از جہت شرف

متابعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او را فضل بود بر امم انبیاے دیگر چناں کہ در کلام مجید است کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ونظیر این باشد کہ آئینہ مقتبس از نور ہلالیت و ادوار دیگر قمر است اما ہیچ نوع آئینہ افضل از قمر نباشد اگر بدر تجلی نور قمریت از ہلال و از کل ادوار دیگر افضل بود این را نیز انفس شاہد است تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اما از روے آں کہ ہمہ انبیا از یک نور اند کہ آن نبوت است فرق از میاں ایشاں نفی کرد لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ چنانکہ بدر و ہلال و ہمہ ادوار دیگر قمر یک نور اند ہیچ نظیر در اثبات فضل انبیا بیکدیگر کرد نفی فرق بینہم و افضل امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم از امم ماضیہ بہتر ازین نباشد و آں کہ براے ثبوت دلیل ایشاں قول مہتر موسی علیہ السلام نظیر آرند کہ گفت اللھم اجعلنی من امة محمد ازین فضل اولیاے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بر وے ثابت نشود بل این سخن غایت خلق بود از و چنانکہ رسول صلعم در حق او گفت لا تفضلونی علی اخی موسی و جاے دیگر در حق یونس گفت لا تفضلونی علی یونس ازین معنی کہ محمد فاضل از موسی و یونس نباشد فالحال اصل نبوت غایت رفعت است عند اللہ کہ بدان مقام ہیچ یکے از اولیا نرسد اما مقامے کہ پیش از نبوت داشت روا بود کہ ولی را بحکم متابعت دراں گذر بود و آں حفظ ولایت است چنانکہ ایشاں را نیز پیش از اں کہ مبعوث نشوند باتفاق از کفر عصمت است و این اول مقامے است از مقامات نبوت کہ آں را ولایت خاص گویند اگرچہ حفظ ولایت اولیا بشہادت او موقوف است اما عصمت انبیا از حق است بیواسطہ پس نہایت ولایت ایشاں اول پایۂ نبوت باشد۔ ہم ازاں مشائخ گفتہ اند کہ یکقدم صدق بہتر است از کل مقاماتِ اولیا

چنانکہ درین معنی قول بایزید است کہ در صدر صحیفہ ذکر رفتہ است یعنے مقامے کہ اول احوال انبیا بود آخر نہایت اولیا باشد این طائفہ در امعراج نیز ہم گویند کہ دراں ذکر کردہ است سر من از کل مقامات کہ متعارف میان اولیاست درگذشت چوں در نہایت نظر کردم سر خود زیر پاے یکے از انبیا دیدم علیہم السّلام وکسے از تبع تابعین آں دم نہ زدہ است کہ مقول بدین صورت است پس صوفیہ متالہہ از و برتر بود کہ گوید اولیاے امت محمد را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آں مقام بمتابعت شود کہ انبیاے من قبل را بود باشد ازین جا معلوم شود کہ سخن بدمذہباں بر اولیا می بندند شیخ محمد کالاباذی در شرح تعرف ذکر کردہ است یعنے ملاحدہ کہ نتوانستند الحال خویش پیدا کردن خود را برین طایفہ بستند باز درین چیزہا کہ ایشاں را بدین خواستند نمودن یکے از سخنان ایشاں اینست کہ مقام ولایت افضل است از مقام نبوت پس بحکم اجماع این قول ملاحدہ است درین تاویل گفتن وآنرا قبول کردن بدمذہبی باشد و این ہمہ متعلماں را روشن است مثلاً کہ از کسے استفسار کند یا لاادری گوید یا یجوز ولایجوز ولاادری درین رقعہ کہ فضل ولایت بر نبوت میگویند مذکور نماند یجوز امامع التاویل وآں خود باطل است اے عزیز دلیل کتاب از حق الیقین است و دلیل آں وہمہ تصوری و وہمی کہ نمایت وہمی و تصوری کشد وآں خلاف یقین است باطل بود کہ یقین منزل وہم است نہ منزل یقین ہرکہ اورا یکے از تو دو نہ نام باری تعالی تحقیق شود این چنیں وہم در حق انبیا نبرد و این کہ گفت ہذا مذہبی ومعتقدی وعلیہ الی وجدی اگر این اشارت عاید بسوے آں وہم است نعوذ باللہ من اعتقاد السوء مبحث و مدعا کلمات فصوص الحکم بود کہ مبناے عقاید او بر قواعد حکما است

کہ از اصل نبوت منکر اند و آنکہ فضل ولایت بر نبوت می نہند تلبیس ایشان
است و در ہیچ کتاب از کتب مشائخ سلف نیست بل این قول را بالحاد
ذکر کردہ اند و بعضے نصوص دین افتادہ بر وے باز اربل در ہر میخانہ پیش ہر فاحشہ
و امردے سجدہ میکنند و میگویند این تجلی حق است و تصور کردہ اند کہ در معاصی
تعذیب نخواہد بود و کفرہ و موبدہ در جہنم نباشد بل کفر و ایمان یکے است
پس عذاب جہنم کرا بود و خلد نعیم کرا اگر ہمہ اشخاص خدا است این را عشق و
ولولہ نام کردہ اند مسئول این درویش اہم این بود آں را ذکر نہ کردہ اند۔
ہمیں و ہم صوفیہ متالہہ بیان فرمودہ اند بارے در ہیچ کتابے از کتب مشائخ
و خلف صوفیہ متالہہ کسے ذکر نکردہ است مگر امرداں را صوفیہ این وقت
خواہد کہ خود را از آہ بے سوز و نعرۂ بے درد و گریۂ بے اشک بستم می نمایند و
بعض عوام را از دست می برند کہ نالہ از باب نہ عقل است و استعمال آں
برائے تکلف است و اہل تصوف بریئ عن التکلیف کما قال النبی صلی اللہ تعالیٰ
انا و اتقیاء امتی بریٔ عن التکلف اے برادر آں کہ ابجد شرح خواندہ
بود در موضع وہم ذکر اب وجد نکند کہ در وہم غلبہ خطا است و احتمال صواب
اگر صواب است خود اعتقاد آں عزیز پسندیدہ بود اگر خطا است چناں کہ
ثابت کردیم خود این ظن سو ریکہ باز گردد و مردم بعنہم صواب از وہم خطا
باز آید اما اموات گردند باز گشت ایشاں لا یمکن پس ہمہ حال درین معنی ذکر
اب وجد لغو بود این قول بجائے کشد کہ بعضے روافض علی کرم اللہ وجہہ را
بوہم از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فضل نہند کہ مظہر ولایت بود
و این مطلع نبوت و ولایت مردود واں فضل است از نبوت چناں کہ ناصر
خسرو گوید مصرع

در قبلۂ محمدؐ مقصود علی بود

و بعضے از ایشاں ہم بدیں وہم علی را از ابی بکر افضل گویند کہ ولایت
خاص از نبی بدو رسیدہ است و بعضے گویند ایشاں از غایت ریاضت
بحد اتحاد می یابند آں قربت را ولایت گیرند نبوت کاریست زایدہ
پس ولی حقیقت بصفت حق قایم بود و نبی بصفت خود و بعضے از ایشاں
بدین وہم علی را خدا گویند و موت از و نفی کنند یعنی الولی اسم اللہ است
و در مذہب سنت وجماعت اوہام باطل است و ایشاں ہمہ از دین
بدین بے حاصل کہ ہرگز حادث بصفت قدیم موصوف نگردد چنانکہ قدیم
بصفت حادث و میان وجود واجب و ممکن اتحاد ممتنع است و لبطلان
ایشاں در سبق اثبات کردیم و آں را نص و خبر و دلیل آوردہ است۔ واللہ
اعلم بالصواب والسلام۔

دوازدہ مکتوب مخدوم زادگان قدس اللہ ارواحہم

مکتوب اوّل

(مخدوم زادہ بزرگ)

بجانب شیخ علاء الدین کالپوی

بیت

اے پیک نامہ برکہ تو حرفے بری بدوست
اے کاشکے بجاے تو من بودمے رسول

یار عزیز دوست بے نظیر محب مخلص مولانا علاء الدین کالپوی ضوعف قدرہ وزید بقاءہ ودولتہ دام عزہ وتمکینہ سلام وافر ودعاے متکاثر محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند والحمد للہ علی ذلک

بیت

آنہا کہ خواندہ ام ہمہ از یاد ما برفت
الا حدیث دوست کہ تکرار میکنم

گر بپرسی از محمد چونی چگونۂ ؎ ہیچوں چگوں چہ گوید چونم چگونہ ام

بسیار بیندیشیدم کہ چیزے بنویسم اما چیزے دست یاونیامد باقی مکتوب از صحیفہ دل خود خوانند قرار ہر جا کہ نصیب باشد جز بعد مرگ دیگر نمی بینم امانند

چندر وزے نمی دانم شب کجا خواہم ماند چہ نویسم۔ والسّلام

مکتوب دوم

از اں مخدوم زادۂ بزرگ

بجانب شیخ علاءالدین کالپوی

برادر عزیز شفیق مولانا علاء الملۃ والدین سلام و دعاے محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند الحمد للہ علی ذالک مقصود کلی مطلوب اصلی لطف و مرحمت پیر است خمیر مایۂ سعادت ہمیں است فقط و آن کمال و تمام حق تعالیٰ بغیر طلب و سبب براے آں برادر مہیا کردہ۔ حکایتے میگویم ازاں مقصود مکتوب معلوم شود۔ راے قنوج آب حوض کنپمیل کہ موازنۂ دو بست کردہ باشد میجوز دے۔ عاشقے بود در کنپمیل و معشوقہ در قنوج۔ برابر شتر از آنکش کہ روز در رہ می برد آں عاشق پیغام میگفت۔

قصۂ عشق را نہایت نیست

دنبال گرفتہ می آمد تا بحصار قنوج رسید درون شد تقدیر اللہ ز است مقصود قرب و بعد نشست ہمیں اعتبار کردہ اند۔ ملک اسمٰعیل یحییٰ این جا رسیدہ کیفیت آمدن آں برادر و نیت آمدن گفت دل نیک خوش شد حق تعالےٰ عنقریب ملاقات آں برادر میسر گرداند بمنہ و کرمہ طاقیہ مخدوم مرحمت ارسال افتاد بشرایطے کہ معلوم شدہ است بپوشند۔

والسّلام

مکتوب سوم

ازان مخدوم زادۂ بزرگ ہم

بجانب شیخ علاء الدین

یار مخلص محب مخلص مولانا امامنا علاء الدین لازال کاسمہ علائی الدارین
دعاے متکاثر و ثناے متوافر محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ
بصحت اند والحمد للہ علی ذالک غرض صحیفہ درین معنی آنکہ مولانا بدرالدین
آرندۂ صحیفہ بست و پنج سال باشد کہ شرف پیوند حضرت بندگی مخدوم دارد
بیشترے اوقات ملازم درگاہ می باشد چنانکہ بارہا ہم شما در خانقاہ دیدہ باشید
درین وقتہا کہ شور شدہ مولانا مذکور در جہاں پناہ مانند شیخ زادہ فخرالدین نبسۂ
سید جلال بخاری کہ در ظلم و بیدادی نامور شدہ و از جملہ ظلمہ قدم پیشتر کردہ
وہمہ را علیہ الرحمہ گویا یندہ چنیں شہرت شد کہ شیطان چندیکے او باش
مسکین مولانا را بناحق گرفتہ چنداں لت و شدت کردند پوست اندام او
بر آمد مسلمانے درمیاں در آمد دو بیست تنکہ داد و مولانا را با زن و بچہ بر ما
آورد آں شخص دو بیست تنکہ میطلبد و حالت شہر و ملوک این مقام ہم شمارا
معلوم است اگرچہ چنینست تدبیر مبلغ مذکور نشد مخصوص ہم بجہت آں حال
کہ آں مسکیں از جہت مولانا دادہ آں مرد را زن و بچہ گروگاں گرفتہ
بجانب شما فرستادہ شد بدانچہ توانند در کار آں مولانا سعی جمیل نمایند
از توزیع و از تقسیم و از خزانہ چنانکہ دست دہد تقصیر ننمایند بر ملک کوتوال
و بر ملک نائب کوتوال و بر ملک نصیر سالار و فرید خاں بدروازہ کافر و
مسلم از ہر کہ بدانند کہ غرض حاصل خواہد شد کیفیت این مسکین باز نمایند

کہ زن و فرزند این مسکین در بند افتادہ اند رہا کنند اگر مزید می توانید ہرچہ درباب آن مسکین از عنایت و رعایت رود خاصہ منت آں بر ما باشد خداوند تعالیٰ جزاے وافر فی الدارین روزی کند مطلوب تو بدامن مراد تو رساند بر مولانا علاء الدین مارا اعتماد تمام است زیادت نبشتن مصلحت نیست وراں گوشد کہ وجہ بباقی شود تا ماشرمندہ نشویم و آں مرد بے غرض باز نگردد کہ جز مرون دیگر حیلہ نباشد و بعد از بذل مجہود ہرچہ باشد مطلوب ہمانست والسّلام

مکتوب چہارم

ہم ازاں مخدوم زادہ بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز یار شفیق دوست مخلص محب مختص مولانا علاء الدین لازال کاسمہ علاء عالیا مستعلیا علی العالمین دعاے وافر و ثناے سدکارش محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند می باید دانست کہ ایام رضاع است و ایام فطام جدائی۔ ارام در وقتے ہہلک بود و در وقتے زیاں کار نباشد اگرچہ از کمال باز دارد این معنی بمشاہدہ معلوم است چنانکہ باشند وفیہ اشارۃ وقیل نظر الشیخ تفاح یترلی بہ المرید الرضیع واذا قول یترلی بہ المرید العظیم قال اللہ تعالی اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی ولا نہایت رب العلی الاعلی فلا نہایت للسر والسری فکل سالک واصل وکل واصل طالب مرید شمس امس طلعت الیوم علی الشخص فھو فی غلط من الحسرانہ الظل امر العکس فلیتوھم اجود العذ لعدل العذی فی النفس کَلَّا بَلْ ھُوَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ وما

و للمرید

سواہ ہوس فی راس و طمس فی طمس المقصود انه بغیر الصحبة ودوامها لا یحصل مقصود و لاہوس شنیدہ شد رعایت مولانا بواجبی کردند جزای آں مزید دارین متوقع است او را ایں سو روانہ دارند فرزندان او نیک متعلق اند والسلام۔

مکتوب پنجم

ازاں مخدوم زادہ بزرگ

ہم بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز یار شفیق مولانا معظم علاء الملة والدین سلام و دعاے محمد محمد حسینی مطالعہ فرمایند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند والحمد للہ علی ذالک مدت سال نزدیک کہ ازاں برادر عزیز جدا شدیم ہیچ از حال او معلوم نیست سبب آں خاطر نیک متعلق می باشد وما التی والیتا از قصبہ لساده در بروده رسیدیم مقطع بروده ملک آدم سلیمان و خیلخانہ او ہمہ و خلق قصبہ جملہ کمر بندگی محکم بستند و ما در ماندہ بودیم و کوفتہ راہ بودیم سبب آں ہمانجا قرار گرفتیم مدت چہار ماہ است درین قصبہ ہستیم اما امروز باز حوادث از جوانب عالم سر باز زدہ سبب آں نیک متعلق بودہ می آید چوں روزے چند بگذرد جانب پٹن و گجرات رفتہ شود و ما ہر جا کہ ہستیم و خواہیم بود مارا از ہیچ جنس سیکے نیست اما عجب این است کہ آں عزیز ہیچ عرضداشت نہ نبشتہ می باید کہ اوقات را معمور دارید و بلکہ با ما باشید و مارا از خود دور نداند فرصت نہ بود کہ بیشتر چیزے نبشتہ شود وقتے اجازت کرد حق املا نفرمود مارا معذور بباید داشت ملک رکن الدین و ملک شرف الدین و سادات

جمله و یاران کل از ما سلام و دعا خوانند خدمت برادرم سید یوسف دعا رسانیده
و در ذکر محامد شاهی باشد مولانا شیخو نیز سلام و دعا رسانیده است درخانه نبود
والا مکتوب علیحده نبشتے والسلام ۔ و خدمت برادرم سید ابن رسول و سید
بضع رسول و سید پسر رسول و سید سالار و یاران همه دعا رسیده اند والسلام

مکتوب ششم

ازان مخدوم زاده بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز یار شفیق دوست مخلص یار محقق مولانا علاء الدین کالپوی
دام ورعه و زید تقواه به سلام و دعاے محمد محمد حسینی مطالعه فرماید احوال
بخیر است اعزه بصحت اند والحمد لله علی ذلک صحابه بحضرت رسالت
پناه صلی الله علیه وآله وسلم نالیدند نافقنا یا رسول الله فسالهم رسول الله
عن ذلک فقالوا السنا کما نحن بین یدیک اذ کنا غائبین عنک
فقال علیه السلام لو کنتم عندی ابداً لصافحتکم الملئکة فی السکک
اگر شما دایم بصفت حضور من باشید شما را ملک در کوچها مصافحه کنند
یعنی حضور پیر محاذات شمس حقیقت است چشم دل را بنور آفتاب حقیقت
که دل پیر است مستنیر می شود وهو غالب علی غیره کا تجلی ما سواه عند
سطوع برهانه آن را نه بینی که چشم چون مقابل آفتاب می افتد هیچ نورے
جز آفتاب در نظر نمی آید همه مقارن کشف شود کشفے که قابل استتار نبود حضور علوی
را باسم ملائکه اگر خوانند هم درست تر باشد الاسم مختلف والمسمی واحد
اینجا چند سخنے نبشتم اما وقت وفا نکرد هیچ ازان مکتوبات که گفته شده بود

در راہ کردہ شدہ بود نرسید موازنہ یکساں بلکہ زیادہ ازاں گذشتن گرفتہ
مانع بخیر باد وکیفیت خدمت ملک الاسارا بندگی مخدوم مولانا خواجگی اطال اللہ
عمرہم معلوم نشد وازاں قصبہ نیز ہیچ کیفیتے نیامد آرے دیگراں چوں برند
توچناں شکستہ بخاطر کہ چوں جاں در بدنی ہر عبادتے کہ کنی بکن جز حضور پیر
ہمہ بے تدبیر باشد و فایدہ ندہد ع

ہیچ ناوردی یاد میدار این فراموشی

المقصود جاروب زدن مقام پیر بہتر از ہمہ عبادتست ہر عبادتے
کہ باشد کہ طشت خانہ پیر پاک کردن بہتر است

خود کلاہ وسرت حجاب تو اند ✽ تو میفزاے برکلہ دستار

ہرچند کہ آن عزیز نہ ازین جملہ مقصود است اما عَبَسَ وَتَوَلّٰی
اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰی مرشدے عظیم است ومعلمے جسیم خاک مارا در زمین
دہلی بسپار مارا زندہ و مردہ بجاے دیگر مگذار بحرمۃ النبی وآلہ الاطہار والسلام

مکتوب ہفتم

ہم ازان مخدوم زادہ بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین

یار چیدہ و دوست برگزیدہ صوفی باصفا عارف باوفا مخلص بے ریا
دوست بے ہمتا مولانا علاء الدین اعلاہ اللہ دائما فی الدین والدنیا
سلام وافر ودعاے متکاثر محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ
نیز بے مثال بصحت اند والحمد للہ علی ذلک اے یار عزیز واے دوست پر تمیز زمانہ آخر
شدہ کارہا ہمہ حبط گشتہ قوانیں ہمہ مضمحل اند رسوم ہمہ ناپدید شدہ از کارہا جز ہیچ

نماندہ واز اسم ما ہم رسمے نبودہ علی الخصوص ما در دیارے افتادہ ایم کہ وصف
آں دیار در قلم نیاید و در بیان نگنجد شطیئہ ازاں مطالعہ آں برادر شدہ است
و چیزے ازاں خوند پیر ہم معائنہ کردہ یومًا فیومًا ساعۃً فساعۃ
اقبح و اشنع میشود ولابدی ولاحیلۃ کہ در ہر زمانے و ہر زمینے قسمتے از ہر چیزے
رفتہ است ہمراں می رود واکنوں عزم مصمم می نماید کہ آں سوے باز مراجعتے
شود العبید یدبّر واللّٰہ یوفق اما علایق و عوائق چنداں است کہ در تحریر
آں قلم عاجز و زباں گنگ است المقصود برگزیدہ از میاں اصحاب
ہمہ تو ئی تو ئی برچیدہ از جملۂ اصحاب ہم تو ئی تو ئی و جملہ جز
بر مسند مشائخ عظام و احیاء سنت حضرت پیر
بالجد والالتزام دیگر ہیچ راہے نہ و ہیچ سبیلے نہ ظاہرًا و باطنًا جز معاملات
پیر خود ہیچ التفاتے بچیزے نکردہ واگرچہ فرض کنیم مطلوب مطلوب
آنجا پیدا بر آید کہ آں ہمہ غرور باشد ہر چہ کہ جز راہ پیر بود ہمہ ضلال و
وبال چند سالے و چند گاہے تحمل نامے ہم بجہاں قایم ماند من کبر سواد
قوم فھو منھم باشد بایزید آمد شرح مفتاح رسانیدہ اما سخت سقیم بود.
احوال و اخبار آں جانب آنچہ باشد تا آنچہ باشد متواتر در قلم آرد فلا لک
الکلام باید کہ ترک تجرید و فقر و فاقہ اختیار باشد تا آنچہ آید من اللّٰہ مبارک بود
بگوشۂ خانہ با قطع صحبت مردم دنبال مراقبہ و ذکر و زباں گرد آوردہ با صد
حاصل و با صد کرامت یک سخن بگوید و باکس نفس نگوید کہ نفس شوم باشد
و این راہ خواجہ ما نیست و ہر کہ کند عاقبت شرمندہ باشد و قطع صحبت
مردم واگر از دحام شود بے اختیار مبارک باشد فرزنداں خود را سلام و
دعا برسانند بندگی مخدوم لطف بے قیاس براں برادر دارند بباطن پاک و

ظاہر صاف وخوش باشد کہ این عاجز معاملت نیز و تسبیح ارسال افتاد باکل
باکل الکل بگوید و در ہر ذرہ نظر کند کہ آن قول بالفعل باشد۔ للہ الحمد دائما
والسلام

مکتوب ہشتم

(مخدوم زادہ خورد)

بجانب شیخ علاء الدین گوالیری

بیت

بسیار خواستم کہ نہاں عشق بازمے
بوالفتح خودستائی گواہ از زبان تست

از کالپوی — محب وافر مخلص قدیم برادر دینی مولانا علاء الدین نصیر گوالیری لازال کاسمہ
عالیاً فی الدین والدنیا سلام و دعا از محمد اصغر بن محمد حسینی استماع فرمایند
معلوم باد ہیچ کارے بالاتر و رفیع تر از توجہ پیر نیست علی الخصوص مرد
صوفی را کہ او جز توجہ پیر کارے ندارد نخواہد کہ باشد مریدی پیر پرستی است
وزنار در پیش داشتن است قاضی عین القضاۃ در تمہیدات چنین میفرمایند
مرید در جان پیر خدا بے را بیند پیر در جان مرید خود را بیند۔ رباعی
گفتم کہ پیامبری تو یا پیر ٭ گفتا کہ دوئی ز راہ برگیر
چون نیک بدیدم این نکو بود ٭ من وا و پیر ہر سہ او بود
و پیر آنچہ فرماید از اوراد و اذکار و مراقبات ملازمت شرط کار است
باہتمام و کوشش تمام تا آثار و ثمرات مشاہدہ و معائنہ شود گفتہ اند۔
المشاہدات مواریث المجاہدات و در تذکرۃ اولیا چنین میفرمایند

شیخ ذوالنون مصری را مریدے بود سی سال شیخ را خدمت کردہ بود بد انچہ شیخ
فرمود ملازمت نمودہ و ہیچ رہ روی این کار باوے نکشودہ روزے پیش شیخ
آمد عرضداشت کرد اے شیخ سی سال است انچہ تو فرمودی من آن کردم روز
را طعام برخویش حرام کردہ ام و شب را خواب ہیہات ہیہات ہیچ رہ رجی
مقصود و مطلوب پدید نمی آید ترسم عمر من چندین سال با ضاعت گذشت
نباید کہ بیشتر با ضاعت بگذرد شیخ ہاے ہاے بگریست سپس آن فرمود اے
عزیز امشب نماز خفتن نگذاری پاے دراز بکن بخسپ ببین خدا را چہ پیش
آرد مرید ہمچناں بکرد ناگاہ مرید ہمدراں شب خدا اے را در خواب دید
خوشاں و خورماں پیش شیخ آمد گفت یا شیخ امشب خداے را در خواب
دیدم مرا گفت ذوالنون را بگوے چہ رہ زنی دوستان من میکنی انگہ من کہ
ترا پیش ہر درے نضیحت و رسوا گردانم و در ہر فضیحتے و رسوائی کردن او را
مریدے و دولتے بود این بازیہا و کارسازیہا و عشق بازیہا میان این
کارکنان بود و اللہ علیم حکیم کہ اشفاق و الطاف حضرت بے نیازی بندگی
مخدوم جہانیاں بر مولاناے ما آں قدر است کہ در تحریر و تقریر نیاید
او فرزند حقیقی است قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لن یلج ملکوت
السموات والارض من لم یولد مرتین رموزے ہم بداں است
و ما نعرہ ہل من مزید برمی آریم و دعاے اللھم زد ولا تنقص فرو میخوانیم
و مولانا اسحاق آراستہ کس است ہر آنچہ در حق ایشاں میکند و ہر آنچہ در
حق ایشاں بندگی مخدوم جہانیاں کردہ اند آں نیز بر محل است ۔

والسلام

مکتوب نہم

هم از ان مخدوم زادهٔ خرد

بجانب شیخ علاء الدین

بیت

این توانی که نیائی بر سعدی هرگز ❊ لیک بیرون شدن از خاطر او نتوانی

محب وافر مخلص قدیم برادر ما مولانا علاء الدین نصیر کالپوی کان مثال
کاسمه عالیا فی الدین والدنیا سلام و دعای محمد اصغر بن محمد حسینی استماع
فرماید معلوم باد شفقت و لطف بندگی مخدوم جهانیان ساعةً فساعةً لیلاً و نهاراً
مزید بر مزید است ما نعرهٔ هل من مزید بر می آرم و دعای اللهم زد ولا تنقص
فرو میخوانیم مولانا را میگوییم بیشتر اوقات در یاد خدا و در یاد پیر باشد و التفات
بدین جهان و بدان جهان نکند و اگر کسی بد بختی و شیطانی تشویش در وقت
و یادگار تو شکی و شبهی پیش می آرد آن روز بد خویش است که می کند گفته اند که
الحسود لا یسود تو خدا را باش اگر همه عالم دریا است بخدای که سر موی
قدمت تر گردد این زمانه آخرین است اینچنین حوادث بسیار پیش آید اما بلک
لا حول بیک خف بزن همه بیکساعت نیست و نابود خواهند شد مولانا
را میگوییم اصلاً و راساً وجود کسی را در جهان تصور نفرماید زیرا که همه هیچ اند و نیست اند
و نابود اند و این ضعیف این هنگام بیشتر پیش حضرت بندگی مخدوم جهانیان می باشد
هر وقت که کسی سخنی فرد بالا میگوید چنان سزا داده می شود که یادگار می ماند
نمی تواند کسی پیش بندگی مخدوم جهانیان سخنی فرد بالا تواند گفت و گفته ما را
منتظر ملاقات خویش تصور فرماید امروز یا فردا ما بشما خواهیم رسید معامله خانه

بندگی مخدوم جہانیاں آں برادر نیکو میداند کہ با ما چہا کردہ اند اما از برکت حضرت مخدوم ہمہ مخذول و مقہور اند و ہر روز این بیشتری شود اللھم سلط علیہ کلبا من کلابک جا حضم در کار است مولانا میگویم اصلا التفات بکسے نکند با خدا خوش باش چوں ترا دارم ہمہ دارم دگرم ہیچ نباید۔ والسلام والاکرام

مکتوب دہم

از ان مخدوم زادہ خرد

بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز دوست خاص مولانا علاء الدین صوفی با صفا پیر و حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعاے محمد اصغر بن محمد حسینی مطالعہ فرمایند آرندۂ عریضہ مولانا بدر الدین کیفیت او روشن کنند از مکتوب خدمت برادرم سید حسین او را بر حسب مطلوب وحصول غرض بازگردانند زیادہ نبشتن بر ہیچو تو سے بغیر فائدہ افتد و اہتمام مخدوم زادہ بزرگ وبندگی مخدوم درین کار بیشتر است بجد تمام وجہد بلیغ سعی نمایند از خود وازجملہ آشنایاں چنانکہ بحصول غرض بازگردد و شکر آں بر ما واجب آید کن للہ کان اللہ لہ والسلام

مکتوب یازدہم

آں مخدوم زادۂ خرد

بجانب فقیر ابو الفتح علا بعد نقل حضرت مخدوم قدس سرہٗ

برادر دینی مولانا امام ہمام عالم عارف سالک ناسک صاحب الکشف والیقین خلیفہ قطب العارفین ابو الفتح زید فتحہ وفتوحہ دعاے

محمد اصغر بن محمد یوسف حسینی مطالعہ کند خبر ناگوار شنیدہ باشد رحلت ایشان
بعد اشراق روز دوشنبہ شانزدہم ماہ ذی القعدہ بود ہیہات ہیہات چہ
توان کرد جز صبر چہ چارہ الغرض فقیرے اسمہ جلال باد و پسر از پایان شیخ الاسلام
نظام الدین از غیاث پور قصد کردہ بجہت پیوند حضرت قطبی آمدہ بود سہ دختر
و سہ نبسہ دارد میگوید کہ برین سبب آمدہ شدہ بود و چیزے قرض بسیار ہم
میگوید ہمچنان حضرت قطبی را نیافت حصول غرض او چیزے نشدہ مولانا
بدانچہ دست دہد از یاران توزیع کردہ او را بخوشی روان کند و خدمت
برادر دینی خواجہ بدہ را دعا برسانند و را لبیا رازین فقیر برسد و بگوید کہ این
آیندہ را بطریق بہتر روان دارد احیاناً مکتوبے با خبر سلامتی خود ارسال فرماید
والسّلام

مکتوب دوازدہم

قاضی سراج الدین خادم مخدوم

بجانب فقیر ابو الفتح بعد نقل حضرت مخدوم

برادر دینی مولانا امام ہمام بارع وارع محب عارف صاحب الکشف
والکرامات شیخ ابو الفتح کہ موصوف بصفات اللہ و متخلق باخلاق اللہ است
خدمت و دعا از بندہ واماندہ پس افتادہ از اوبار خود ہیچ رہ روی ندیدہ
سراج شہر یار مطالعہ فرمایند و اگر دست رسے باشد دستگیری کنند والحمد للّٰہ
کہ حق تعالیٰ فرزند دینی شائستہ حضرت قطبی را اینچنیں برگزیدہ بتاثیر نظر قطب
المشائخ کہ بعد او نام را قایم داشت۔ بیت

زندہ است کسیکہ در دیارش ٭ ماند خلفے بیادگارش

المقصود واقعہ صعب نزاد شانزدہم ماہ ذی قعدہ اول وقت چاشت روز دوشنبہ سنہ خمس وعشرین وثمانمایۂ حضرت قطبی بحضرت اعلیٰ رجعت فرمودند جز صبر چہ چارہ واویلا مصیبتا گواین مصیبت دین است اینجانب مخدوم زادہ خرد ومیاں سیف اللہ ومیاں ید اللہ وجملہ اعزہ دیگر بصحت وسلامت اند حضرت قطبی قدس سرہ میاں خرد را درمقام خویش بجائے خود نصب کردند ایشاں ہم درخانقاہ بجائے مخدوم می باشند بیعت میدہند ومیاں سیف اللہ مجاور ت حضرت قطبی میکنند ہم درحظیرہ متبرکہ سکونت کردہ اند باقی اصحاب گرد میاں خرد می باشند وجملہ یاراں مولانا بہاء الدین ومولانا قطب الدین وشیخ حمید ومولانا نورالدین ویاراں ہمہ بصحت و سلامت اند سلام ودعا رسانیدہ اند مولانا سالار غریب یار عزیز است سالہا بحضرت مخدوم ملازم خانقاہ درمطبخ وکندوری یاری دادے بجہت دیدن پدر میرود بدانچہ دست دہد دررعایت او تقصیر نخواہند کرد چنانچہ رسم پسندیدہ است اِنَّ ولی اللہ است۔ والسلام

لنہ میاں ید اللہ را اخو

خلافت نامہ

خدمت شیخ علاء الدین از حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ

کتب ہذہ الحروف باذن عبد اللہ الاصغر من عبد اللہ الاکبر الاذن منی والتوفیق والاتمام من اللہ الوہاب الجلیل والرفیق والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی تفرد بالوحدانیۃ الازلیۃ وتوحد بالفردانیۃ الابدیۃ واکمل بعنایتہ البہۃ الدین القویم واظہر برعایتہ الشارع الصراط المستقیم واسس قواعد الارشاد باولیاءہ واحکم مبانی الرشاد باصفیائہ وخص اہل الوداد بالفضل العظیم وفتح علیہم بحظ جسیم نحمدہ علی الوسع والامکان ونستعینہ علی وجدان اسباب الرضوان ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ دعت صاحبہا الی جنان الوجدان وخفضت قائلہا عن نیران الفقدان ونشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ الذی علا بہ سلالیم الاسلام وقوی بہ ایمان الایمان وارتفع شرف الشرف وامتلاء قدور القدر ووصل رحام الرحمۃ

نسخہ: مشارع

وطلع شفق الشفقة وغاب فجر الفجور ونصلی علیه وعلى آله الذين
لم تستر اقمار دینهم بغمام الشك والمراء ولم يحجب انوار
يقينهم بالمام البدعة والهواء صلوة تكون جزاءً لفضلهم ن تكفيه
ومكافاتا بعليهم ما طلع في الخضراء نجم نجم في غبراء طلع ـ
امابعد فقد جرت سنت الله ان لاطريق لاحد اليه
ولاسبيل لواحد بان يقف بين يديه الا بابتغاء الوسيلة ن ان
وجعل الامام الامام يضامين عليه نصب الوصل ما ما السادات
القوم حتى بقيت تلك الطريق الى اليوم حتى تسلسلت السلسلة
فيه الى الشيوخ حتى اليوم وانصب بالشيخ الامام قدوة
الانام قائد الكرام داعي العظام نصير الحق والدين محمود
بن يوسف الاودهي ثم الجيشي قدس سره ونور ضريحه و
اشار باشارة خفي ورموز مني وذلك ان كان اشارة
ورمز للكسر تلك الاشارة وذلك الرمز ليس مما يميز البتة
والغمز بل كان اظهر من الصريح وابين بينهم من التنبيه لعل ان
كان قولا صريحا وكلاما صحيحا واشار ايضا الى ان عليك ان
ترشد القابل وتوصل الطالب الناهل ـ اللهم الزمان زمان الفترة
والاوان اوان النقصة كنت مترددا وبقيت مترصداً اهل
يتيسر لي ان امضي هذا الامر بقولي وحالي حتى رايت شخصا
تتنسم شيئا من نصيبنا هذا حيث يصح ان يقول هو الذي
ولد من سري ونتيجتي الذي برز من ضري صالحا تاركا هذا امتعبدا
يلبس الخرقة لقابليها ويلقن الطريقة لمواليها بشرط ان يفهم

التعریفات الالٰھیة ولیطلع علی الامور الاخرویة کشف القبور
وصحبة الارواح والعلم بالصراط والحوض والنجاة من النار
ودخول الجنة والفوز وان لا یختلف علی اھل الدنیا الا یطلبھم
بالقھر والغلبة او لمصلحة لمرات کالنصح والعظة وان لا
یرکن الی اسبابھما واحیا بھا ویکون فارغ الوقت مشغولا
بمصلحته وان یغتنم لیلة الفاقة وان نزل نزیل ولیس عنده
شیء ولیضیف بقلیل ویغتنم تلک الحالة کل الاغتنام کما ھو دأب
سادات الانام یا علاء بن النصیر علیک ان یکون لبریة القدیر
ھادیا ومرشدا بوصف النذیر والبشیر بتوفیق اللّٰہ ان فعلت
کما امرت فانت خلیفتی علی المسلمین والا فاللّٰہ خلیفتی رب العلمین
بالحق الیقین والصلوٰة علی رسوله سید العارفین وقائد المحبین
والسلام

ن: الا یطلبھم
ن: والمصلحة

خلافت نامہ ابوالفتح علائی کالپوی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ المبدی المعید الفعال لما یرید ذی الفضل السدید
والبطش الشدید والصلوٰة علی رسوله محمد الحمید المبعوث الی
خیر الامم انھم یأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر بالجھد
الجھید والسعی الاکید ثم بالوعد والوعید واصحابه
القائمین بالسنة واوامر الرشید وآله وعترته الدعاة

المهداة الى الواحد الفريد - وبعد فقد اجتمعت الاديان و اتفقت
الاذهان ان اجل المقاصد واعز المطالب معرفة الله تعالى
عن العيب و النقصان والمعرفة معرفتان معرفة بالفكر
والاستدلال بالنظر والتقليد على السماع والخبر و معرفة
معاينة بالعيان ومشاهدة بنعت البيان هذا هو الاصل في الباب
والمطلوب عند الارباب ولا يحصل ذلك الا بارشاد المرشد
وبهداية الولى المويد الواصل بكوا من الاسرار الفايز بتجليات الواحد
القهار و هو العارف المعارف والسالك المسالك والواصل
الفاضل والقايم العامل ومع ذلك كلمة الهمة ربه وامر شيخه
مرشده ان يبسط اليد لطلاب رب الارب والتائبين
ايضا ليتحققوا به من حيث اللطف من الله التواب فاما الطلاب
فهم الذين يسلكون مسالك القوم ويكتفون من الدنيا بما هو اقل
من المطعم والشراب و ما التايبون فهم الذين من ارباب العادات
المستمسكون بذيل هؤلاء السادات في خرقة المتبركة مبذولة
لكل طالب و خرقة الارادة ممنوعة الا عن السالك الناسك
الذى عرف نفسه عن الدنيا واهلها وارباها واحبائها فلتعلم
ايها الولد الذى ولد من سرى ابو الفتح ركن الدين ابن علاء الكالپوى
ان انت تسلك مسلكي وتصير مضطجعا ولا تختلف على اهل الدنيا وارباها
ولا تخطر ببالك غير الرب تعالى فانت خليفتي ان يبسط اليد للبيعة
وتجلس على تكرمة الشيخوخية والا فالله خليفتي على المسلمين وارجو و
اظن فيك ان تقتدى بي وتحفظ مذهبي ولاكن عليك التعرف ان لا

ن والتع
ن المسالك
ن التبرك
ن عن الدنيا
ن فلتفهم

ن عز — تلقن الذکر والمراقبہ الا من عرف عن الدنیا وصغر نفسہ وھواہ
باذل ھیئۃ وتشرع فی تقلیل الطعام والشراب وتدرج الی الخلوۃ
ن وکان — عن صحبت الخواص والعوام وتقلیل الکلام وابدا یکون یداہ ولسانہ
ومقلتاہ ناسون الی المضغۃ الصنوبریہ المعلقۃ فی الجانب الایسر
ن اتیک — المسمی بالفواد والقلب۔ ایھا المسترشد خذ ما ارسلت الیک
وامض الی ما اشرنا تکن من القوم واحتسب من الغدو والامس
والیوم اللھم ھذا الدعاء ومنک الاجابۃ ومنی الجھد وعلیک
التکلان ولا حول ولا قوۃ الا بک وصلی اللہ علی محمد و ذریتہ
واتباعہ اجمعین والسلام۔

خلافت نامہ عام برائے یاران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی علمنی اطلعت علی خفایا الالوھیۃ واقفت
علی اسرار الربوبیہ بحسب العبادۃ وطاقۃ العبودیۃ والصلوٰۃ علی رسولہ
ن الوصلۃ — صاحب لواء الحمد ومالک مقام الوسیلۃ بالطاقۃ الشرعیۃ وعلی
الہ وعترتہ ذوی الاخلاق السنیۃ المرضیۃ واصحابہ المتصفۃ
بالانوار القدسیۃ المشتملۃ بصفات النزاھۃ السبوحیۃ۔
امابعد فایھا العباد لیس الطریق الی اللہ الا بابتغاء الوسیلۃ
والاتصاف بالاوصاف الربوبیۃ والتقدیم بالاقدام علی محو الآثام

والخصال الدنية وتلقين شيخ مرشد كامل مهذب واقف على
تنوع طريق الوصول تبلك العقبة العلية والتلقين مفوض الى راى	ن طرق
شيخ العالم الواقف بالعلوم اللدنية لهذا باب فيما يبدؤ له من عالم
الغيب بالظهور في عالم الشهادة من الالوان المتلونة كالصفرة
والحمرة والخضرة والزرقة والبياض والسواد ثم الراس ثم الانوار
لا يحس فيها لون وشكل وجهة من القبلية والبعدية ثم الهواتف	ن والبعدة
واستماع الاصوات الخارجة عن جز الحروف من المخارج والاسنان	ر حد
واللهات فيها الكلمات فيها التعليمات فيها الاشارات لا يتعرف
عليها الا هولاء السادات ثم كشف الارواح والقبور بخاصيت
دوام التوجه ولزوم الحضور ثم الصور التى مما يناسب ويوافق
طباع البشرية حتى يظن فيها الظانون على فهم تلك المضغة	ح
الصنوبرية ثم اللوائح ثم الطوالع ثم البوادة ثم الحقايق ثم المعارف	ن البوارق
ثم الصناعات ثم الكرامات ثم المشافهات ثم البوادى ثم الفلوا	ن المقامات
ثم المشاهدات ثم المعاينات ثم المحاضرات ثم المعاسبات ثم	ن المكاشفات
المنازلات ثم المراسلات ثم المواصلات ثم المحاديات ثم المسامرات
ثم المتملقات ثم المعانقات ثم الاتصالات ثم الدلالات ثم المعاودات
ثم الاجمالات ثم التفصيلات ثم الاطلاقات ثم المراجعات ثم الحيرة
ثم العشرة ثم الحيوة لا مزيد هنا ولا حيرة فى الحقيقة فان الحيرة
هذه هى نفس ما فيه الحيرة كل هذه شرط اقتسام الولايات	ر شطر
ثم يقال هو مما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب
بشر اى لم تبق عين حتى ترى ولا اذن حتى تسمع ولا قلب حتى تخاطر

ن عن — ولا انس ولا جن ولا ملك ولا نبی ولا رسول ثم بل أشطبة من
حقایق الصمدیة وههنا لا فقد ولا وجد ولا قرب ولا بعد ولا فصل
ولا وصل فاذا تحققت العبودیة برزت الانیه فاذا تحققت
الانیة رضی الرب بكل العبد ففنی ما بقی وبقی ما فنی فنی ما فنی وبقی
ن فهذا — مابقی وهذا الواصل الفاضل وهذا العالم الناهل وهذا العالم
ز علی المتشابهات — الربانی المطلع علی كیفیة علی المتشابهات الواقف علی الخفیات
والعارف علی كیفیة سر التخلیق والتكوین یری انه یصور كما
ن المباشرة — یصور المصور بیده ولیس بدون المناثرة والملاقات وان كان
یری هكذا فانه من صفات التشكلات والتمثیلات هذه
بالنسبة الی الرائی والمرئی وانه سبحانه منزه عن النسب
والاضافات واما من اراد الله یرقیه علی درجات الانبیاء
ویجعله علی صفات الاصفیاء یبعثه لدعوة الخلق الی الحق و
یجلسه مجلس الصدق ویقربه بمقر العین فیكون عینا بلا
عین ولا یلحقه شین فهو اللائق الحاذق وهو لاحق السابق
ثم العلامات الظاهرة والمعاملات المشاهدة ان لا یركن الی
الدنیا وارباب بها ولا یتعلق بالانها واسبابها وان لا تختلف
علی اهل الدنیا ولا یتردد ولا یود ویكون بالشرائع كثیرها
وقلیلها حقیرها وجلیلها متشبثا حق التشبث متعلقا حق
التعلق بحیث لا یفوت عن سنة من سنن النبی صلی الله
ن اجازها — علیه وآله وسلم وسیرة من سیرته الا بضرورة اختیارها
الفقهاء ومضی علیها العلماء وهو من سیر السلف الصالح و

سنة النبی الفاتح فیقول الملقب بگیسودراز
محمد بن یوسف الحسینی بالتحقیق الحقیقی
والعلم الیقینی اللهم من کان من تلامذتی ومسترشدی
یتصف بصفتی هذه ومضی علی سیرتی وسریرتی
هذه وسلك ضیعتی وضیعتی هذه فهو ولدی الذی ولد
من سری وابنی الذی برز من ضری هو قرتی وقرینی و
خلیفتی ومن لم یکن فانا والله تعالی وشیخی براء منه
والله خلیفتی علی اهل ملتی
والسلام

تمت

المکتوبات حضرت قطب الاقطاب عاشق شہباز
سرفراز خواجہ صدر الدین ابو الفتح ولی الاکبر
الصادق جعفر ثانی مخدوم جہانیاں سید

محمد حسینی گیسو دراز

رضی الله عنہ

وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا

کتاب مستطاب

مکتوبات

امام العارفین قدوۃ الواصلین شہباز بلند پرواز لامکان غواص بحر لاتناہی
عشق و عرفان قطب الاقطاب فرد الاحباب جعفر ثانی حضرت خواجہ
صدر الدین ابو الفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی
قدس اللہ سرہ العزیز

بہ حسن توجہ

جناب معلی القاب نواب محمد امیر علی خان بہادر دام اقبالہم ایچ سی ایس
صوبہ دار (کمشنر) صوبہ گلبرگہ شریف و ناظم جاگیرات صدر نشین مجلس انتظامی کتبخانۂ و مدارس روضتین

و بہ تصحیح و اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ایم اے، سی ای
ناظم تعمیرات (وظیفہ یاب) سررشتۂ تعمیرات سرکار عالی

در [illegible] پریس حیدرآباد دکن طبع شد
شوال المکرم سنہ ۱۳۶۲ھ

وبسلسلۂ برکات عہد عثمانی خلدہ اللہ تبارک و تعالی شایع شد